علیؑ ولی اللہ

تہذیب و ترجمہ

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

مؤلف :-

حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محب الدین

طبری شافعی مکی متوفی ۶۹۴ھ

مترجم :-

فاضل جلیل مولانا محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی

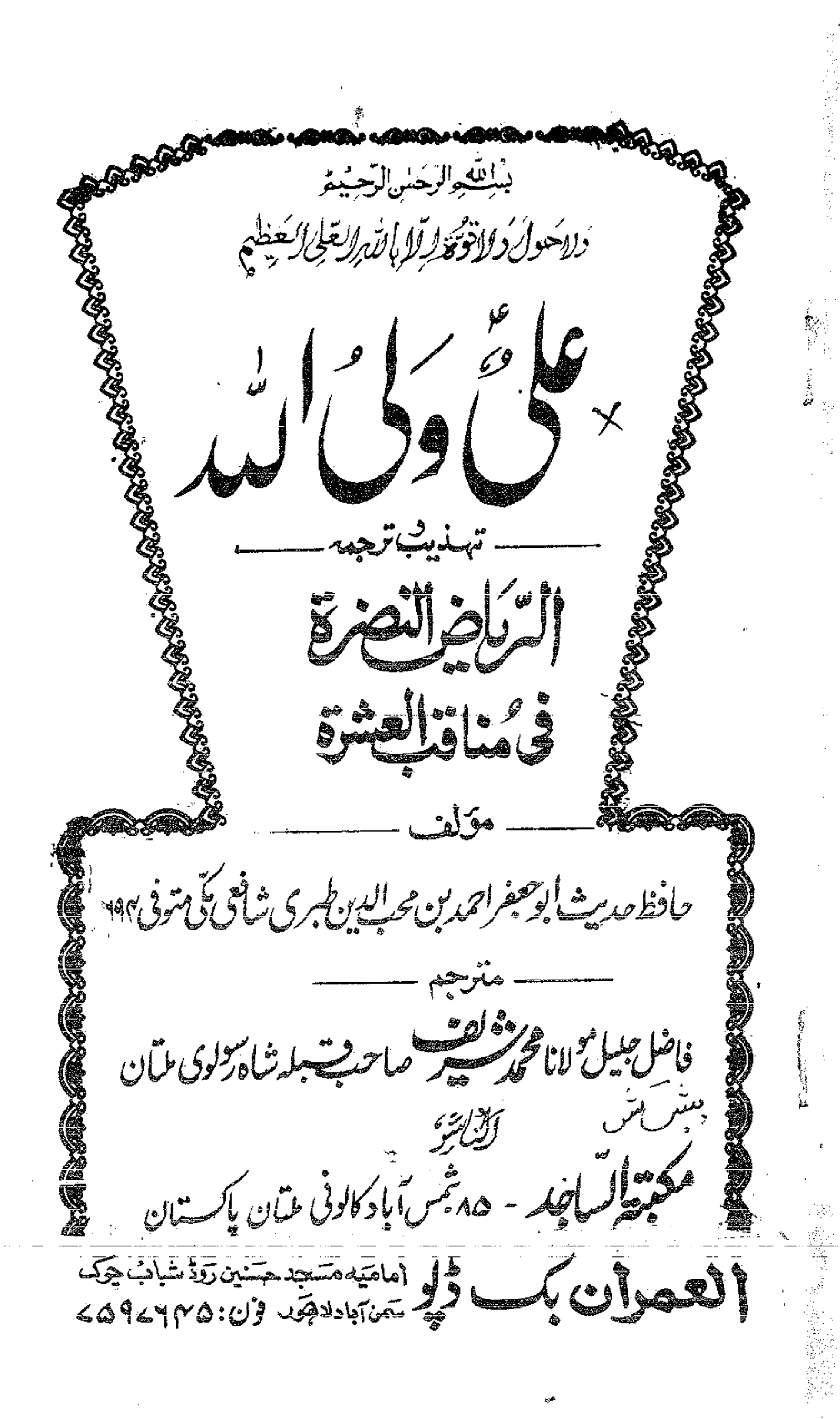
ملتان

ناشر: العمران بک ڈپو

امامیہ مسجد شباب چوک سمن آباد، لاہور

ملنے کا پتہ : حق برادرز

انار کلی، لاہور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

علی ولی اللہ

تہذیب ترجمہ

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

مؤلف

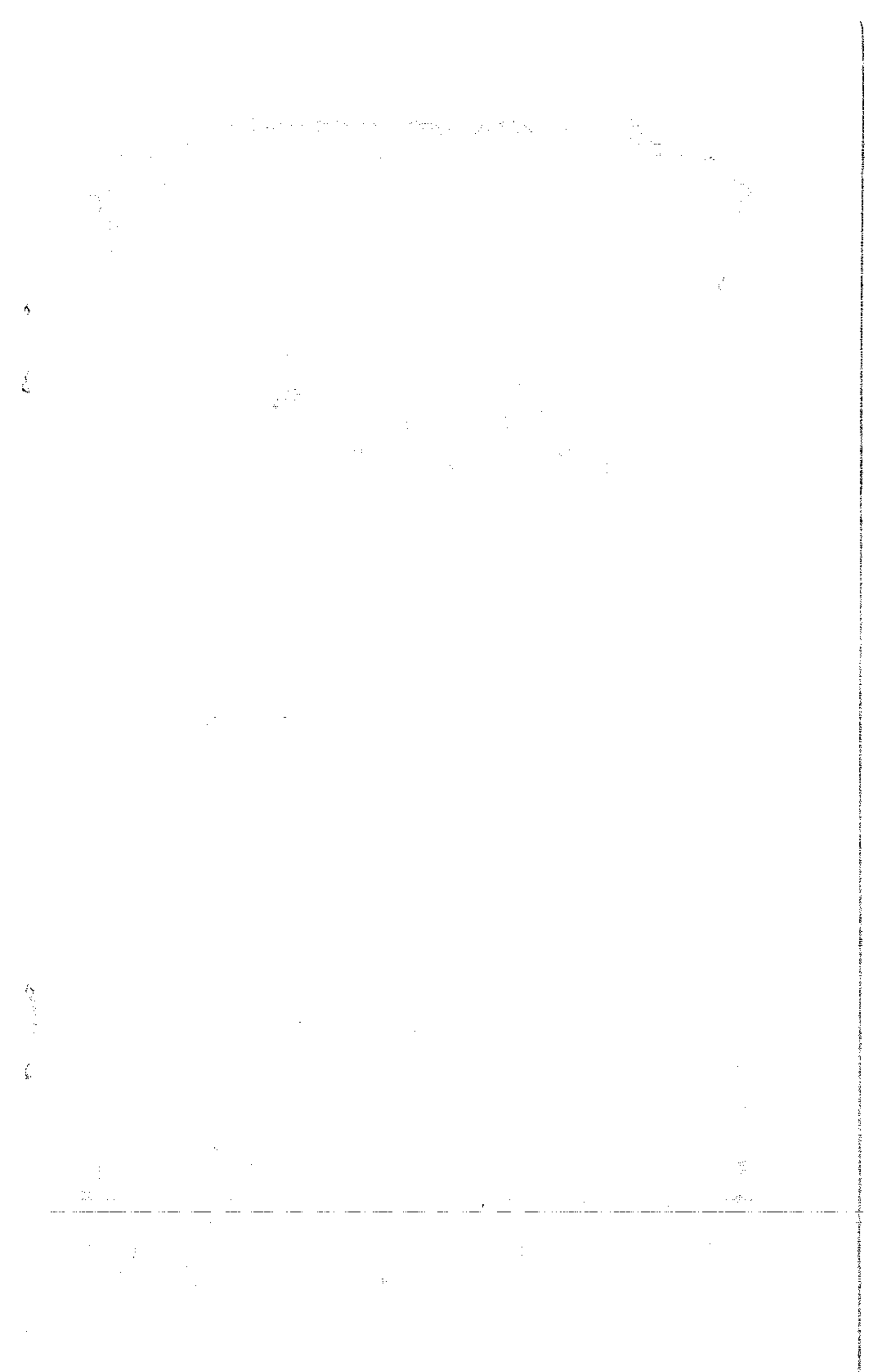
حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محب الدین طبری شافعی مکی متوفی ۶۹۴ھ

مترجم

فاضل جلیل مولانا محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی ملتان

پیش کش
الناشر
مکتبۃ المساجد - ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

العمران بک ڈپو امامیہ مسجد حسنین روڈ شاب چوک سمن آباد لاہور فون: ۷۵۹۷۶۴۵



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حرفِ اوّل

کتاب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

* حافظ محب الدین الطبری ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد المکی الشافعی فقیہ الحرم و محدث الحجاز متوفی ۶۹۴ھ کی تالیف ہے۔ جو بلادِ اسلامیہ میں کئی بار چھپ چکی ہے۔ نہایت مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ ہم نے اس کے باب چہارم کا ترجمہ مع اصل متن کے ساتھ مومنین کے لگاتار اصرار پر اردو میں کیا ہے۔ جو حضرت علی علیہ السلام کے حالات پر مشتمل ہے اردو ترجمہ کا نام علیؑ ولی اللہ رکھا ہے۔ اس لاجواب کتاب میں آپ امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پڑھ کر خود اندازہ لگائیں کہ کیا آنحضرتؐ کے کسی صحابی میں ایسے خصوصیات موجود ہیں جو صرف علیؑ کی ذات میں بیک وقت موجود ہیں اگر ایسے خصوصیات کسی فرد میں موجود نہیں ہیں تو پھر ان کا علیؑ سے مقابلہ کیوں کیا جاتا ہے۔ برا ہو تعصب کا جو انسان کو صحیح و سقیم کی تمیز کرنے سے اندھا کر دیتا ہے۔ مؤلف کتاب شافعی المذہب اور سنی عالم ہیں اور آپ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ لا یجوز احد الصراط الا من کتب لہ علی الجواز کہ پل صراط اس وقت تک کوئی شخص عبور نہیں کر سکے گا جب تک علی علیہ السلام اس شخص کو جنت کا ٹکٹ نہیں دیں گے۔ کیا یہ ایک ہی حدیث علیؑ کی برتری کے لئے کافی نہیں ہے؟ آپ نے ایک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں بھنا ہوا پرندہ لایا گیا۔ آپ نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی کہ "پالنے والے میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو"۔ تو اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو بھیجا جس نے آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھ کر بھونا ہوا گوشت کھایا۔ یہ دونوں احادیث

کو پڑھ کر ذرا انصاف سے کام لیں. اگر آپ نے انصاف سے کام لیا تو ہمیشہ کے لیے علیؑ کے ہو جائیں گے. خداوند عالم کی ذات کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے مجھے اس کتاب اور تفسیر فرات کے ترجمہ کرنے اور شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس کمر توڑ دینے والی گرانی کے زمانے میں کسی کتاب کا شائع کرنا معجزہ سے کم نہیں اس مشکل میں الحاج زائر چہاردہ معصومین علیہم السلام جناب ملک **محمد حیات صاحب** بوسن سلمہ تعالیٰ رئیس اعظم ملتان نے دل کھول کر میری مدد فرمائی، میں آپ کا شکر گزار ہوں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر جزیل عطا فرمائے اور آپ کی اس نیکی کو قبول فرمائے آمین ثم آمین۔ اَللّٰھم تقبل مِنا بجاہ محمد و آل محمد لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاھرین ٭

کمترین

محمد شریف

عفی اللہ عنہ و من اھالیہ

۵۸۔شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

۲۳ رشوال المکرم ۱۳۹۸ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۷۸ء

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"الباب الرابع في مناقب امير المومنين علی ابن ابی طالبؓ فيه اثنا عشر فصلاً

اول في نسبه ÷ الثاني في اسمه وكنيته ÷ الثالث في صفته ÷ الرابع في اسلامه ÷ الخامس في معجزاته ÷ السادس في خصائصه ÷ السابع في افضليته ÷ الثامن في الشهادة له في الجنة ÷ التاسع في فضائله ÷ العاشر في خلافته ÷ الحادی عشر في مقتله ÷ الثاني عشر في ولده ÷

الفصل الاول في ذكر نسبه :-

تقدم ذكر آبائه في ذكر الشجرة في انساب العشرة و هو اقربهم من رسول الله صلی الله عليه وسلم نسباً يجتمع مع رسول الله صلی الله عليه وسلم في عبد المطلب الجد الاولیٰ وينسب الی هاشم فيقال القرشي الهاشمي ابن عم رسول الله لابيه

چوتھا باب

امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے مناقب میں

اس میں بارہ فصلیں ہیں

فصل اول ۔ آپ کے نسب میں ÷ دوم ۔ آپکے نام اور کنیت میں ÷ تیسری آپکی صفت میں ÷ چوتھی آپکے اسلام لانے میں ÷ پانچویں آپ کی معجزات میں ÷ چھٹی خصائص میں ÷ ساتویں آپکے افضل ہونے میں ÷ آٹھویں اس بات میں کہ آپ جنتی ہیں ÷ نویں فضائل میں ÷ دسویں خلافت میں ÷ گیارھویں آپکی شہادت میں ÷ بارھویں آپ کی اولاد کے بارے میں ÷

(فصل اول)

آپکے نسب کے بارے میں

عشرہ بشرہ کے انساب میں آپکے آباؤ اجداد کا نسب نامہ بیان ہو چکا ہے ۔ آپ نسب کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب ہیں آپکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شجرہ نسب جد قریب عبد المطلب میں جا کر ملتا ہے ۔ ہاشم کی طرف منسوب ہیں ۔ آپ قریشی ہاشمی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین

وتوفيت مسلمة بالمدينة وشهدها
النبي صلى الله عليه وسلم وتولى
دفنها وأشعرها قميصه واضطجع في
قبرها ذكره الجندي وذكر السلفي انه
صلى الله عليه وسلم صلى عليها وتمرغ
في قبرها وذكر الطائي في الاربعين
انه صلى الله عليه وسلم نزع قميصه
والبسها اياه وتولى دفنها واضطجع
في قبرها فلما سوى عليها التراب سئل
عن ذلك فقال البستها لتلبس من
ثياب أهل الجنة واضطجعت معها
في قبرها لاخفف عنها من ضغطة
القبر انها كانت احسن خلق الله
صنيعاً الي بعد ابي طالب وبكى وقال
جزاك الله من أم خيرا فلقد كنت
خير ام قال وكانت ربت النبي صلى الله
عليه وسلم قال وولدت لابي طالب
طالباً وعقيلاً وجعفراً وعلياً وأم
هاني واسمها فاختة وجمانة قال
ابن قتيبة وابو عمر وكان علي أصغر
ولد ابي طالب كان أصغر من جعفر

کی طرف سے ہیں۔ آپکی والدہ فاطمہ بنت اسد
بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ ابو عمر وغیرہ نے
کہا کہ آپ پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جس نے ہاشمی
فرزند پیدا کیا۔ اسلام لائیں۔ اسلام کی حالت
میں مدینہ میں انتقال فرمایا جن کی نماز جنازہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہوئے
تدفین کے امور خود انجام دیئے۔ اپنی قمیض
پہنائی۔ آپ کی قبر میں لیٹے جندی اور سلفی نے ذکر
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کی نماز
جنازہ پڑھائی۔ آپ کی قبر میں لیٹ گئے طائی
نے اربعین میں نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے اپنی قمیض اتار کر آپ کو پہنائی
تدفین کے امور خود انجام دیئے۔ آپ کی قبر
میں لیٹ گئے۔ قبر کی مٹی برابر کی۔ آنحضرت سے
اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا اپنی قمیض اسلئے
پہنائی تاکہ آپکو جنت کا لباس پہنایا جائے۔
اور قبر میں آپ کے ساتھ اس لئے لیٹا تاکہ آپ
پر ضغطۃ القبر کے عذاب میں تخفیف ہو۔
آپ حضرت ابو طالب کے بعد سب لوگوں سے زیادہ
میرے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتی تھیں۔ یہ کہکر
رسول اللہ رو پڑے کہا خدا تمہیں ماں کی جانب

بعشر سنين وكان جعفر أصغر من عقيل
بعشر سنين وكان عقيل أصغر من طالب
بعشر سنين.

سے بہترین پڑوسی تو ایک بہترین ماں تھیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش آپ نے کی تھی۔ جناب
ابوطالب سے آپکی مندرجہ ذیل اولاد پیدا ہوئی۔
طالب، عقیل، جعفر، علی، ام ہانی جسکا نام فاختہ تھا
اور جمانہ، ابن قتیبہ اور ابو عمر نے کہا حضرت علی ابو
طالب رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے
آپ دس سال جعفر سے چھوٹے تھے اور جعفر عقیل
سے دس سال چھوٹے تھے۔ اور عقیل طالب سے
دس سال چھوٹے تھے۔

الفصل الثاني في اسمه وكنيته

ولم يزل اسمه في الجاهلية عليا وكان يكنى
أبا الحسن وسماه رسول الله صلى الله عليه وسلم صديقا
عن ابن أبي ليلى عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال الصديقون ثلاثة
حبيب بن مري النجار هو من آل
ياسين الذي قال يا قوم اتبعوا المرسلين
وحزقيل مؤمن آل فرعون الذي
قال اتقتلون رجلا أن يقول ربي
الله وعلي بن أبي طالب الثالث وهو
أفضلهم خرجه أحمد في المناقب وكناه
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا

دوسری فصل

آپ کے نام اور کنیت کے بارے میں۔
اسلام سے قبل آپ کا نام علی اور کنیت ابوالحسن
تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ
کا نام صدیق رکھا۔
ابن ابی لیلی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا
صدیق تین ہیں۔ ایک حبیب مری نجار مومن
آل یاسین جنہوں نے کہا اے میری قوم رسولوں کی
اتباع کرو۔ دوسرے حزقیل مومن آل فرعون
جس نے کہا تھا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے
ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

بأبى الريحانتين . عن جابر من عبد الله
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلى ابن طالب سلام عليك أبا الريحانتين
فعن قليل يذهب ركناك والله خليفتى
عليك فلما قبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال على هذا أحد الركنين
الذى قال صلى الله عليه وسلم فلما مات
فاطمة . قال هذا الركن الآخر الذى
قال صلى الله عليه وسلم خرجه أحمد
في المناقب وكناه رسول الله صلى الله
عليه وسلم أيضا أبا تراب . وعن
سهل بن سعد ان رجلا جاء ه
فقال هذا فلان أمير من أمراء
المدينة يدعوك لتسب عليا
على المنبر قال أقول ماذا قال تقول
له أبا تراب قال فضحك سهل
وقال والله ما سماه اياه الا رسول
الله صلى الله عليه وسلم والله
ما كان لعلى اسم أحب اليه منه
دخل على على فاطمة ثم خرج فأتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة

تیرے علی بن ابی طالب علیہ السلام جو ان سب
سے افضل ہیں۔ اس روایت کو امام احمد بن
حنبل نے اپنی کتاب مناقب میں بیان کیا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی
کنیت دو پھولوں کا باپ رکھی (دو خوشبوئیں)
جابر بن عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ بن ابی طالب سے فرمایا
سلام ہو تم پر اے دو پھولوں کے باپ (مراد
حسنؑ اور حسینؑ ہیں) تھوڑے عرصے کے بعد
تمہارا رکن رخصت ہو جائیگا۔
خدا کی قسم میرے خلیفہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد علی علیہ السلام
نے فرمایا۔ ایک رکن رخصت ہو گیا۔ جس کے
بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تھا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی وفات
کے بعد فرمایا یہ آخری رکن ہے جسکے بارے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تھا۔ احمد نے اسکو مناقب میں بیان
کیا ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی کنیت ابو تراب رکھی۔ سہل بن سعد
سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک شخص آیا

فقال این ابن عمك؟ قالت هو ذا
مضطجع في المسجد فخرج النبي
صلى الله عليه وسلم فوجد رداءه
قد سقط عن ظهره فجعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يمسح التراب عن
ظهره ويقول اجلس أبا تراب والله
ما كان اسم أحب اليه منه ما سماه
اياه الا رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخرجاه وأبو حاتم واللفظ
له وقال البخاري بعد قوله فوجد
رداءه قد سقط عن ظهره وخلص
التراب الى ظهره فجلس يمسح عن
ظهره ويقول اجلس أبا تراب مرتين
وعنه قال استعمل على المدينة رجل
من آل مروان قال فدعا سهل بن
سعد فأمره أن يشتم عليا فأبى
فقال أما اذا ابيت فقل لعن الله
أبا تراب فقال سهل ما كان لعلي اسم
أحب اليه من أبي التراب ان كان
يفرح اذا دعي بها فقال له اخبرنا

کہنے لگا مدینہ کا فلاں امیر آپکو بلاتا ہے۔
تاکہ تم منبر پر بیٹھ کر علیؑ کو گالیاں دو۔ آپ کو
معلوم ہے کہ میں علی کو کیا کہوں گا۔
کہا آپ اس کو ابوتراب کہو گے۔ یہ سن کر کھل
ہنس پڑا۔ کہا خدا کی قسم یہ لقب آپکا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا تھا۔ علیؑ کو
یہ لقب سب سے زیادہ پسند تھا ایک روز
علی علیہ السلام جناب فاطمہ کے پاس آئے پھر
کہیں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جناب سیدہ کے پاس تشریف لائے
دریافت کیا تمہارے ابن عم کہاں ہیں۔ عرض
کیا وہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے
دیکھا کہ علیؑ کی پشت سے چادر الگ ہو چکی
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پشت
سے مٹی صاف کرنا شروع کر دی۔ اور فرماتے
تھے۔ اے ابوتراب اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ یہ نام
آپ کو بے حد پسند تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا یہ نام رکھا تھا۔ اس
حدیث کو بخاری مسلم اور ابوحاتم نے بیان کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت
فاطمة فلم یجد علیا فی البیت فقال
أین ابن عمك فقالت کان بینی
وبینه شئ
فغاضبنی فخرج ولم یقل عندی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لانسان انظر این ھو فقال یارسول
اللہ ھو فی المسجد راقد فجاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مضطجع
قد سقط رداءہ عن شقه وأصابه
تراب فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم یمسحه ویقول قم أبا تراب قم
ابا تراب أخرجاہ وعن عمار بن یاسر
قال کنت أنا وعلی رفیقین فی غزاة
ذی العشیرة فلما نزلها رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم فأقام بها رأینا
ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین
لھم فی نخل فقال علی یا أبا الیقظان
ھل لك ان تأتی ھؤلاء فتنظر کیف
یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملھم
ساعة ثم غشینا النوم فانطلقت

بخاری نے بیان کیا کہ چادر پشت مبارک
سے اتر چکی تھی۔ اور پشت پر مٹی لگ گئی تھی۔
رسول اللہ بیٹھ گئے۔ اور پشت سے مٹی صاف
کرتے اور دو مرتبہ فرمایا اے ابو تراب اٹھ
کر بیٹھ جاؤ۔ آپ نے روایت کیا کہ مدینہ کا
گورنر اولاد مروان کا ایک شخص مقرر رہا۔ اس
نے سہل بن سعد کو بلا کر حکم دیا کہ علی کو گالیاں
دو۔ اس نے ایسے کرنے سے انکار کر دیا۔ کہو
خدا ابو تراب پہ ۔ (معاذ اللہ) لعن کرے
(خدا کہنے والے پر لعنت کرے) سہل نے کہا
علی کو اس سے بڑھ کر اور کوئی لقب زیادہ
پسند نہیں تھا۔
کوئی شخص آپ کو جب اس نام سے یاد کرتا
تو آپ بہت خوش ہوتے کسی نے پوچھا اسکی
وجہ کیا ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
فاطمہ کے گھر آئے مگر علی کو گھر میں نہ پایا فاطمہ سے
پوچھا تیرے ابن عم کہاں ہیں؟
عرض کیا میرے اور آپ کے درمیان تلخ کلامی
ہو گئی۔ اسلئے آپ کہیں چلے گئے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص
سے کہا دیکھو علی کہاں ہیں عرض کیا یا رسول اللہ

أنا وعلي فاضطجعنا في صور من النخل
في دقع من التراب فنمنا فوالله
ما انبهنا الا رسول الله صلى الله
عليه وسلم يحركنا برجله وقد
تتربنا عن تلك الدقعاء فيومئذ
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي يا أبا تراب لما رأى عليه
من التراب قال ألا احدثكما
بأشقى الناس فقلنا بلى يا رسول
الله قال أحيمر ثمود الذى عقر
الناقة والذى يضربك في هذه
يعني قرنه حتى تبتل منه هذه
يعني لحيته خرجه أحمد -

(شرح) الصور - بفتح الصاد و
تسكين الواو النخل المجتمع لصغا
والدقعا - التراب ودقع بالكسر أي
لصق بالتراب ، وأحيمر تصغير أحمر
وهو لقب قدار بن سالف عاقر
ناقة صالح عليه السلام - قال
الجندي وكان يكنى أبا قصم ويلقب
بيعسوب الامة وبالصديق الاكبر

مسجد میں سوئے ہوئے ہیں ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف
لائے ۔ آپ لیٹے ہوئے تھے آپکی چادر اتر گئی جسم کے
اُس حصے کو مٹی لگ گئی تھی ۔ رسول اللہ مٹی صاف
کرتے فرماتے اٹھو اے ابو تراب اٹھو اے
ابو تراب اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
روایت کیا ہے ۔
عمار بن یاسر سے روایت ہے ۔ کہ میں اور
علی جنگ ذی العشیرہ میں ساتھی تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہاں قیام کیا ۔ ہم
نے بنو مدلج کو دیکھا کہ کھجوروں کے باغ کے چشمہ
پر کام میں مصروف تھے علی نے کہا اے ابو الیقظان
کیا ان لوگوں کے پاس چل کر دیکھ گے ۔ کہ
کام کیسے کرتے ہیں ۔ ہم وہاں گئے ایک گھنٹے
تک ان کے کام کو دیکھا ۔ پھر ہمیں نیند نے گھیر
لیا ۔ علیؑ اور میں چل کر چھوٹی کھجوروں کے جھنڈ کے
تلے مٹی پر سو گئے ۔ خدا کی قسم ہم اس وقت بیدار نہ
ہوئے جب تک رسول اللہ نے اپنے قدم سے
ہمیں ٹھوکر نہ دی ۔ ہمارے جسم خاک آلودہ ہو چکے
تھے ۔ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے علیؑ سے فرمایا ۔ اے ابو تراب جب آپکے جسم پر

وعن معاذة العدوية قالت
سمعت عليا على المنبر منبر البصرة
يقول أنا الصديق الاكبر خرجه
ابن قتيبه. وعن علي انه كان يقول
أنا عبد الله وأخو رسوله وأنا الصديق
الاكبر خرجه القلعي وعن أبي ذر
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لعلي أنت الصديق الاكبر وأنت
الفاروق الذي تفرق بين الحق والباطل
وفي رواية وأنت يعسوب الدين
خرجهما الحاكمي.

(شرح) يعسوب الدين. سيده و
رئيسه ومنه الحديث الآخر هذا
يعسوب قريش واصله فحل النحل
ويلقب أيضا ببيضة البلد وبالامين
وبالشريف وبالهادي والمهتدي
وذي الاذن الواعي وقد جاء في
الصحيح من شعره أنا الذي سمتني
أمي حيدره. وسيأتي في الخصائص
ان شاء الله تعالى وحيدرة اسم
الاسد وكانت فاطمة أمه لما ولدته

مٹی کر دیکھا۔
فرمایا کیا میں تم دونوں کو آگاہ کردوں۔ کہ سب
لوگوں سے زیادہ بدبخت کون ہوگا؟
عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا (ایک)
ثمود جس نے ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں (دوسرا)
وہ شخص ہوگا جو تیرے جسم کے اس حصہ پر یعنی سر
کے فرق پر ضرب لگائے گا۔ جس سے تیری ریش
تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے
بیان کیا۔ خجندی نے کہا آپ کی کنیت ابو فصم تھی
اور لقب یعسوب امت اور صدیق اکبر تھا۔

معاذہ عدویہ کہتی ہے۔ کہ میں نے علی کو مسجد
کوفہ کے منبر پہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ میں صدیق
اکبر ہوں۔ اس حدیث کو ابن قتیبہ نے بیان کیا۔
علی سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ
کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صدیق
اکبر ہوں۔ قلعی نے اس کو بیان کیا۔ ابوذر رض
سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو علی سے فرماتے سنا۔ آپ
صدیق اکبر اور فاروق ہیں۔ جو حق اور باطل
کو الگ کرو گے۔
ایک روایت میں ہے کہ تم دین کے یعسوب ہو

سمته باسم أبيها فلما قدم أبو طالب
كره لاسم فسماه عليا۔

الفصل الثالث في صفته

وكان رضي الله عنه ربعة
من الرجال أدعج العينين عظيمهما
حسن الوجه كأنه قمر ليلة البدر
عظيم البطن وعن أبي سعيد
التيمي أنه قال كنا نبيع الثياب
على عواتقنا ونحن غلمان في السوق
فإذا رأينا عليا قد أقبل قلنا بزرك
أشكم قال علي ما تقولون قال
تقول عظيم البطن قال أجل
أعلاه علم وأسفله طعام وكان
رضي الله عنه عريض المنكبين
لمنكبيه مشاش كمشاش السبع
الضاري لا يبين عضده من
ساعده قد أدمج ادماجا ششن
الكفين عظيم الكراديس أغيد
كأن عنقه ابريق فضة أصلع
ليس في رأسه شعر الا من خلفه
عن أبي لبيد قال رأيت علي بن

(سردار ہو) ان دونوں حدیثوں کو حاکمی نے
بیان کیا ہے۔

فصل ۳ آپ کا حلیہ مبارک

حضرت امیر درمیانے قد کے انسان تھے۔ آپکی
آنکھیں سیاہ اور چوڑی تھیں۔ خوبصورت چہرے
کے مالک تھے۔ جو چودھویں رات کے چاند کی
مانند روشن تھا۔ اور بڑے شکم والے تھے (مراد
بڑے علم والے) ابوسعید تیمی کا بیان ہے۔
ہم لوگ اپنے بچپن کے زمانے میں اپنے کندھوں
پر کپڑے رکھکر بازار میں فروخت کیا کرتے ایک
روز ہم نے علیؑ کو روا تے دیکھا۔ ہم نے کہا۔
بزرگ شکم والے۔ علیؑ نے کہا کیا کہتے ہو۔ ہم
نے کہا ہم کہتے ہیں۔ بڑے پیٹ والا۔ فرمایا ٹھیک
کہتے ہو جس کے اوپر والے حصہ میں علم ہے۔ اور
نچلے حصہ میں خوراک ہے۔
آپ کے دونوں کندھے چوڑے تھے۔
ایک گردن چاندی کے آفتابہ کیطرح تھی آپ
کے سر پر صرف پچھلے حصہ کی طرف بال تھے۔ ابولبید
نے کہا کہ میں علی کو وضو کرتے دیکھا۔ آپ نے
سر سے عمامہ اتارا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا سر ہری
ہتھیلی کی طرح تھا۔ اس پر نشان تھا۔

ابن اسحاق نے اس بیان کیا قیس بن عیلی نے

أبي طالب يتوضأ فحسر العمامة
عن رأسه فرأيت رأسه مثل راحتي
عليه مثل خط الاصابع من الشعر
خرجه ابن الضحاك وعن قيس بن
عباد قال قدمت المدينة أطلب
العلم فرأيت رجلا عليه بردان
وله ضفيرتان وقد وضع يده
على عاتق عمر فقلت من هذا قالوا
علي خرجه ابن الضحاك وأيضا ولا
تضاد بينهما اذ يكون الشعر انحسر
عن وسط راسه وكان في جوانبه شعر
مسترسل جمع فظفر باثنتين وكان
كثير شعر اللحية لم يصفه احد بالخضاب
الا سوادة بن حنظلة وروي أنه
كان أصفر اللحية والمشهور أنه
كان أبيضها ويشبه أن يكون خضب
مرة ثم ترك وعن الشعبي أنه قال
رأيت علي بن أبي طالب ورأسه و
لحيته قطنة بيضاء خرجه ابن الضحاك
وكان اذا مشى تكفأ واذا أمسك
بذراع رجل أمسك بنفسه فلم

کہا کہ میں علم کی تلاش میں مدینہ میں آیا۔ ایک
شخص کو جو دو چادریں اوڑھے ہوئے تھا۔ اسکی
دو گیسیں تھیں۔ جس نے اپنا ہاتھ عمر کے کندھے پر
رکھا ہوا تھا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا۔ یہ کون
شخص ہے۔

انہوں نے کہا یہ علیؓ ہیں۔ اس حدیث کو ابن ضحاک
نے بیان کیا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تضاد
نہیں ہے کیونکہ سر پہ بال کا اطلاق اس وقت
ہوتا ہے۔ جب سر کے درمیان بال ہوں۔ مگر
سر کے اطراف میں بال تھے جن کو جمع کر کے دو گیسیں
بنا لی گئیں۔ ڈاڑھی کے بال گھنے تھے کسی نے
بیان نہیں کیا کہ آپ ڈاڑھی پر خضاب لگاتے
تھے۔ صرف سوادہ بن حنظلہ اس بات کا قائل ہے
روایت ہے کہ آپکی داڑھی کے بال زرد تھے۔
مشہور یہ ہے کہ آپکی ریش مقدس سفید تھی۔
اس میں ایک دفعہ خضاب کیا پھر چھوڑ دیا شعبی
کا بیان ہے۔ کہ میں نے علی بن ابی طالبؓ کو آپکا سر اور
ریش مبارک کپاس کی مانند سفید تھے۔ اس
بات کو ابن ضحاک نے بیان کیا۔ جھک کر چلتے
تھے۔ آپ کا جسم مبارک قریب قریب موٹا تھا۔
کلائی اور ہاتھ بہت مضبوط تھے جب جنگ میں

يستطع أن يتنفس وهو قريب الى السمن شديد الساعد واليد واذا مشى الى الحرب هرول نبت الجنان قوى ماصارع أحدا قط الا صرعه شجاع منصور على من لاقاه۔

جاتے تو هرول چال سے جاتے تھے مضبوط دل والے تھے جس سے مقابلہ کیا ہمیشہ اُسے پچھاڑ دیا بہادر تھے جس سے لڑتے اس کو شکست دیتے تھے۔

(شرح) ربعة۔ أى مربوع الخلق لا طويل ولا قصير وجمعه ربعات بالتحريك وهو شاذ لان فعلة لا تحرك في الجمع اذا كان صفة وانما تحرك اذا كان اسما ولم يكن موضع العين واوا وياء۔ والدعج شدة سواد العين مع سعتها يقال عين دعجاء والادعج من الرجال الاسود۔ واشكم۔ بالعجمية البطن وبزرك۔ بضم الباء والزاى و سكون الراء عظيم۔ شثن الكفين بالتسكين عظيمهما يقول منه ششنت كفه ششنا بالتحريك اذا خشنت وغلظت۔ الاغيد۔ الوسنان المائل العنق والغيد النعومة وامرأة غيداء وغادة

أيضا ناعمة بينة العيد۔ المشاش۔
رؤس العظام اللينة الواحد مشاشة
ودمج الشئ دموجا اذا دخل في
الشئ واستحكم فيه وكذلك
اندمج وادمج بتشديد الدال
يريد والله أعلم أن عظمى عضدٌ
وساعدٌ للينهما قد اندمجا دهكذا
هو في صفة الاسد۔ والضاري المتعود
الصيد والضرو من اولاد الكلاب
والانثى ضروة۔ تكفأ۔ أي تمائل في مشيته

الفصل الرابع في اسلامه

فصل ۴ آپکے اسلام لانے میں۔

ذكر سنه يوم أسلم

اسلام لانے کے وقت آپکی عمر کیا تھی۔

عن أبي الاسود محمد بن عبد الرحمٰن
آنه بلغه ان علي بن أبي طالبؑ الزبير
أسلما وهما ابنا ثمان سنين ۔ وقال ابن
اسحاق وأسلم علي ابن عشرة وعن
الحسن أسلم علي وهو ابن خمسة عشر
سنه أو ستة عشر وقيل أربعة
عشر وهو مختلف الى الكتاب له
ذوابة حكاه الخجندي ۔ وعن
ابن عمر أنه أسلم وهو ابن ثلاث

ابوالاسود محمد بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ جب علی بن ابی طالبؑ اور زبیر اسلام لائے تو اسوقت دونوں کی عمر آٹھ سال تھی۔

ابن اسحاق نے کہا کہ علی دس سال کی عمر میں اسلام لائے۔ حسن سے روایت ہے۔ کہ علی پندرہ سال کی عمر میں اسلام لائے یا سولہ سال کی عمر میں ایک روایت میں چودہ سال بیان کیا گیا ہے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ تیرہ سال کی عمر میں اسلام لائے ۔ خجندی نے اس کو بیان کیا ہے۔

عشرة خرجه القلعي ٭ ومن ابی الحجاج
مجاهد بن جبر قال کان من نعمة
الله علی علی بن أبی طالب وما أراد
الله به من الخیر ان قریشا أصابتهم
أزمة شدیدة وکان ابوطالب ذا
عیال کثیرة فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم للعباس عم النبی صلی الله
علیه وسلم یا عباس ان أخاك أبا
طالب کثیر العیال وقد أصاب الناس
ما تری من هذه الازمة فانطلق بنا
الیه فلنخفف من عیاله فأخذ من
بنیه رجلا وتأخذ رجلا فنکفیهما عنه
فقال العباس نعم فانطلقا حتی أتیا
أبا طالب فقالا له انا نرید أن نخفف
عنك من عیالك حتی ینکشف عن
الناس ما هم فیه فقال لهما أبو طالب
اذا ترکتما لی عقیلا فاصنعا ما شئتما
وفی روایة اذا ترکتما لی عقیلا وطالبا
فاصنعا ما شئتما فأخذ رسول الله
صلی الله علیه وسلم علیا فضمه الیه
وأخذ العباس جعفرا فضمه الیه فلم

ابوحجاج مجاہد بن جبر سے روایت ہے۔ کہ
علی بن ابی طالب اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے
ایک نعمت تھی۔
قریش سخت قحط سالی کا شکار ہوگئے۔ ابوطالبؓ
بہت بڑے عیالدار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نے عباس سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کے چچا تھے اے عباس! تیرے بھائی ابوطالب
کثیر العیال ہیں۔ لوگ جس مصیبت میں گرفتار
ہیں۔ اسکا آپ کو بخوبی علم ہے۔
ذرا چلو ابوطالب کا بار ہلکا کر دیں۔ آپکا لڑکا میں
اور ایک تم لے لو اس سے آپ کا بوجھ ہلکا ہو
جائیگا۔ عباس نے کہا ہاں یہ تجویز مناسب ہے۔
دونوں حضرات ابوطالب کے پاس تشریف لائے
آپ سے کہا ہم آپکا بار کم کرنا چاہتے ہیں اس
وقت تک جب تک لوگ قحط کی تکلیف میں مبتلا
ہیں۔ ابوطالبؓ نے فرمایا عقیل کو میرے پاس رہنے
دو باقی جسکو چاہو لے لو۔
ایک روایت میں ہے۔ کہ عقیل اور طالبؓ کو رہنے
دو۔ باقی جسکو چاہو لے لو۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے علی علیہ السلام کو لے لیا۔ اور
عباس نے جعفرؓ کو۔

يزل علي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى بعثه الله نبيا فتابعه علي وآمن
به وصدقه ولم يزل جعفر عند العباس

ذكر انه اوّل من اُسلم

قد تقدم في نظير هذا الذكر من فضل اسلام ابي
بكر طرف صالح من ذلك وبيان الخلاف فيه وذكر المخالفين
عن عمر قال كنت انا وأبو عبيدة وأبو
بكر وجماعة من أصحابه اذ ضرب رسول
الله صلى الله عليه وسلم منكب علي فقال
يا علي أنت أول المؤمنين ايمانا وأول
المسلمين اسلاما وأنت مني بمنزلة
هارون من موسى خرجه ابن السمان
وعن زيد بن أرقم قال كان أول من
أسلم علي بن أبي طالب خرجه أحمد و
الترمذي وصححه * عن ابن عباس
قال كان علي أول من أسلم بعد خديجة
قال ابن عمر هذا حديث صحيح الاسناد
لا مطعن في رواته لاحد وهو
يعارض ما تقدم عن ابن عباس في
أبي بكر والصحيح أن أبا بكر أول من اظهر

علی علیہ السلام اس وقت تک ہمیشہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حتیٰ کہ اللہ
تعالیٰ نے رسول اللہ کو نبی بنایا۔ علیؑ نے آنحضرت
کی پیروی کی۔ آپ پر ایمان لائے۔ اور آپکی
نبوت کی تصدیق کی۔ جعفر ہمیشہ عباس کے پاس رہے

علی سب سے پہلے اسلام لائے

ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ میں خود، ابو عبیدہ
ابو بکر اور آنحضرت کے صحابہ کی جماعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھی
اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا
اے علیؑ اوّل المومنین اسے ایمان کے لحاظ سے ہو
اور اسلام کے لحاظ سے اوّل المومنین ہو۔ آپکو
مجھ سے وہ نسبت حاصل ہے۔ جو ہارونؑ کو موسیٰؑ
سے حاصل تھی۔ زید بن ارقم سے روایت ہے۔ کہ
سب سے پہلے علی بن ابی طالبؑ اسلام لائے۔ اس
روایت کو احمد بن حنبل اور ترمذی نے بیان کیا
اور اسکو صحیح قرار دیا۔ ابن عباس سے روایت ہے
کہ علیؑ خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے ابن
عمر نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اس میں کسی
نے اعتراض نہیں کیا یہ اس حدیث سے ٹکراتی ہے

الاسلام کما تقدم ذکرہ في بابه وبه قال
مجاهد ومن حكينا قوله من العلماء ثمة
ومن معاذة العدوية قالت سمعت
عليا على المنبر منبر البصرة يقول أنا
الصديق الاكبر آمنت قبل أن
يؤمن أبو بكر وأسلمت قبل أن يسلم
أبو بكر خرجه ابن قتيبة في المعارف
وعن أبي ذر قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لعلي أنت
أول من آمن بي وصدق خرجه الحاكمي
وعن سلمان انه قال أول هذه الامة
ورودا على نبيها صلى الله عليه وسلم
أولها اسلاما علي بن أبي طالب وقد
روي مرفوعا الى النبي صلى الله عليه
وسلم ولفظه أول هذه الامة
ورودا على الحوض الحديث وفي
رواية أولكم ورودا على الحوض
أولكم اسلاما علي بن أبي طالب خرجه
الملقي وغيره وعن أبي عباس
قال السباق ثلاثة سبق يوشع
بن نون الى موسى وصاحب ياسين

جو ابن عباس سے راوی ہے۔ کہ پہلے ابو بکر اسلام
لائے۔ مجاہد نے بھی یہی خیال کیا ہے، ہم نے علماء
کے اقوال کو وہاں نقل کر دیا ہے۔ معاذۃ العدویہ
بیان کرتی ہے۔ کہ میں نے علی علیہ السلام کو بصرہ کی مسجد
میں منبر پر فرماتے ہوئے سنا میں صدیق اکبر ہوں۔
میں ابو بکر کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا میں
ابو بکر کے اسلام لانے سے پہلے لایا۔ اسکو معارف
میں ابن قتیبہ نے بیان کیا ہے۔ ابو ذر سے راوی
ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو
علی علیہ السلام سے فرماتے ہوئے سنا۔ تم سب سے
پہلے مجھ پر ایمان لائے۔ اور میری تصدیق کی۔ اس
کو حاکمی نے بیان کیا۔ سلمان سے روایت ہے۔
اس وقت میں سب سے پہلے علی رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور سب سے پہلے اسلام
لائے ایک مرفوع حدیث رسول اللہ سے نقل
ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔
حوض کوثر پر سب سے پہلے علی وارد ہوں گے ایک
روایت میں ہے۔ کہ علی تم سے پہلے حوض پر وارد
ہوں گے۔ علی بن ابی طالبؑ تم سب سے پہلے اسلام
لائے۔ ملقی وغیرہ نے بیان کیا۔ ابن عباس سے
روایت ہے۔ سب سے پہلے سبقت کرنیوالے تین

الى عيسى وعلى الى النبى صلى الله
عليه وسلم خرجه ابن الضحاك في
الآحاد والمثانى ۔

ذكر انه اوّل من صلى :۔

عن ابن عباس أنه قال لعلى أربع
خصال ليست لاحد غيره وذكر منها
أنه أول عربي وعجمي صلى مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم خرجه أبو
عمر وخرج الترمذى منه ÷ عن ابن
عباس اوّل من صلى على رضى
الله عنه وخرج أبو القاسم في الموافقات
كذلك ÷ وعن أنس قال أستنبئ النبى
صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين و
صلى على يوم الثلاث خرجه الترمذى أبو
عمر وفي بعض طرقه بعث النبى صلى
الله عليه وسلم يوم الاثنين و سلم
على يوم الثلاث خرجه البغوى فى معجمه ÷ وعن الحكم
بن عيينة قال: خديجة أول من صدق، وعلى أول من
صلى الى القبلة خرجه الحافظ السلفى ÷ وعن رافع قال
صلى النبى صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وصلت خديجة آخر
يوم الاثنين وصلى على يوم الثلاث من الغد قبل أن يصلى مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم أحد سبع سنين وأشهر خرجه القلعى

اشخاص ہیں۔ یوشع بن نون نے موسےٰ پر ایمان
لانے میں سبقت کی۔ صاحب یاسین نے عیسٰی کیطرف اور
علیؑ نے نبی کیطرف اسکو ابن ضحاک نے احاد و مثانی میں بیان کیا۔

علیؑ نے سب سے پہلے نماز پڑھی

ابن عباس نے
کہا علی کی چار ایسی خصوصیات ہیں جس میں اور
کوئی آپکا شریک نہیں ہے۔ آپ پہلے عربی و عجمی
ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے
ساتھ نماز ادا کی۔ اسکو ابو عمر اور اس سے ترمذی
نے بیان کیا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی
علیہ السلام نے سب سے پہلے رسول اللہ کیساتھ نماز
پڑھی۔ اسکو ابو القاسم نے الموافقات میں بیان
کیا۔ انس سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم نے سوموار
کو اعلان نبوت کیا۔ علی نے منگل کو آپکے ساتھ نماز
ادا کی۔ ترمذی اور ابو عمر نے نقل کیا۔ ابو عمر کے
بعض سلسلہ روایات میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہٖ وسلم سوموار کو منصب رسالت پر فائز
ہوئے اور علی منگل کو اسلام لائے۔ بغوی نے اسکو
معجم میں ذکر کیا۔ حکم بن عیینہ نے کہا کہ خدیجہؓ نے
سب سے پہلے تصدیق کی۔ اور علیؑ سب سے پہلے
قبلہ رو ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کیساتھ

وعنه قال صليت قبل أن تصلى الناس بسبع سنين
وفي رواية أسلمت قبل أن يسلم الناس بسبع سنين وفي
رواية صليت مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثلاث سنين قبل أن
يصلى معه أحد من الناس خرجهن
أحمد في المناقب وعنه انه كان
يقول أنا عبد الله وأخو رسول
الله صلى الله عليه وسلم وأنا الصديق
الأكبر ولقد صليت قبل الناس
بسبع سنين خرجهن القلعي و
عن علي قال عبدت الله قبل أن
يعبده أحد من هذه الامة
خمس سنين خرجه ابو عمر. وعن
عفيف الكندي قال كنت امرأ
تاجراً فقدمت الحج فأتيت
العباس بن عبد المطلب لابتاع
منه بعض التجارة وكان امرأ
تاجراً قال فوالله اني لعنده بمنى
اذا خرج رجل من خباء قريب
منه فنظر الى السماء فلما رآها
قام يصلي ثم خرجت امرأة من ذلك

نماز پڑھی۔ حافظ سلفی نے ذکر کیا۔
رافع سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے سوموار کو نماز پڑھی۔ اور
خدیجہ نے سوموار کے آخری حصہ میں نماز ادا
کی۔ علی دوسرے روز منگل کو نماز پڑھی۔ صرف
علی ہی سات سال اور کچھ ماہ لوگوں سے پہلے آنحضرت
کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ اس کو قلعی نے
بیان کیا۔

علی نے فرمایا میں لوگوں سے سات سال پہلے رسول
اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ میں لوگوں سے سات
سال پہلے رسول اللہ پر اسلام لایا۔ ایک اور
روایت میں ہے کہ میں لوگوں سے تین سال پہلے
رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا۔

ان احادیث کو احمد نے مناقب میں بیان کیا۔
علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ آپ نے فرمایا
میں خدا کا بندہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں صدیق اکبر ہوں
میں سات سال لوگوں سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ
نماز پڑھتا رہا ہوں۔ ان احادیث کو قلعی نے
بیان کیا ہے۔

النجار فقامت خلفه فصلت ثم خرج
غلام حين راهق الحلم فقام معه
يصلي قال فقلت للعباس يا عباس
ما هذا قال هذا محمد بن عبد الله بن
عبد المطلب ابن اخي قال قلت من
هذه المرأة قال خديجة بنت خويلد
قال فقلت من هذا الفتى قال هذا
ابن عمه علي بن أبي طالب قال قلت
فما الذي يصنع قال يصلي وهو يزعم
انه نبي ولم يتبعه أحد على أمره
الا امراته وابن عمه هذا الفتى وهو
يزعم انه سيفتح عليه كنوز كسرى
وقيصر قال فكان عضيف وهو
ابن الاشعث بن قيس يقول واسلم
بعد ذلك وحسن اسلامه لوكان
الله رزقني الاسلام يومئذ فاكون
ثانيا مع علي بن ابن طالب ـ وعن
حبة العرني قال سمعت عليا يقول
أنا اول رجل صلى مع النبي صلى الله
عليه وسلم خرجهما الا احمد وعن
حبة ايضا قال رأيت عليا ضحك

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ میں نے
تمام اُمت سے پہلے پانچ سال خدا کی عبادت
کی۔ اسوقت اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں
کرتا تھا۔ ابو عمر نے نقل کیا۔ (دوسرے علی کا مقابلہ
کر سکتے ہیں؟)
عفیف کندی سے روایت ہے۔ کہ میں تاجر آدمی
تھا۔ میں حج کے زمانہ میں مکہ میں آیا۔ چونکہ عباس
بن عبد المطلب تاجر آدمی تھا۔ آپکے پاس کچھ
چیزیں خریدنے کیلئے حاضر ہوا۔ خدا کی قسم میں
آپکے پاس منیٰ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک قریب
کے خیمہ سے ایک شخص نکلا۔ آسمان کی طرف نگاہ
کی۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ اسی خیمہ سے ایک
ایک عورت نمودار ہوئی۔ وہ آپ کے پیچھے نماز
پڑھنے لگی۔ پھر ایک لڑکا باہر آیا۔ جو بلوغت
کے قریب تھا۔ وہ اس شخص کیساتھ کھڑے ہو کر
نماز پڑھنے لگا۔ میں نے عباس سے کہا یہ کون
شخص ہے۔ کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
میرے بھائی کے فرزند ہیں۔ میں نے کہا عورت
کون ہے۔ کہا یہ اس کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہیں
میں نے کہا یہ نوجوان کون ہے۔ کہا یہ اس شخص
ابن عم علی بن ابی طالب ہیں۔ میں نے کہا یہ لوگ کیا

على المنبر لم أره ضحك ضحكا أكثر
منه حتى بدت نواجذه ثم قال ذكرت
قول أبي طالب ظهر علينا أبو طالب
وأنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم ونحن نصلي ببطن نخلة قال
ماذا تصنعان يا ابن أخي فدعاه رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى الاسلام
فقال ما بالذي تصنعان أو الذي
تقولان بأس ولكن والله لا تعلوني
استي أبدا فضحك تعجبا من قول
أبيه ثم قال اللهم لا أعرف لك
عبدا من هذه الامة عبد لك قبلي
غير نبيك ثلاث مرات لقد صليت
قبل أن يصلي الناس خرجه أحمد
وخرجه في المناقب وزاد لقد
صليت قبل أن يصلي أحد سبعا
حبة العرني ضعيف - قال ابن اسحاق
وذكر بعض اهل العلم أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان اذا
حضرت الصلاة خرج الى شعاب
مكة وخرج معه علي بن ابي طالب

کر رہے ہیں۔ کیا نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس شخص
کا خیال ہے کہ میں نبی ہوں۔ اسوقت آپکا پیرو
صرف آپکی عورت اور آپ کے ابن عم یہ نوجوان
کر رہے تھے"۔

اسکو یقین ہے کہ عنقریب آپ کیلئے کسریٰ
اور قیصر کے خزانے نکل جائیں گے۔ عفیف
اشعث بن قیس کا فرزند ہے۔ بعد میں اسلام
لایا۔ جو اچھے اسلام والا تھا۔ کہتا ہے اگر مجھے
خدا اسوقت اسلام لانے کی نعمت سے نوازتا
تو میں علیؑ کیساتھ دوسرا اسلام لانیوالا ہوتا۔
حبۃ العرنی نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام
کو فرماتے سنا میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی
کریم صلعم کیساتھ نماز پڑھی۔ ان دونوں
حدیثوں کو ابو احمد نے نقل کیا۔ نیز حبۃ
العرنی نے ذکر کیا کہ میں نے علیؑ کو منبر پر اتنا
ہنستے دیکھا کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں
تھیں۔ ایسا میں نے آپکو کبھی ہنستے ہوئے
نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا مجھے ابوطالبؓ کی بات
یاد آگئی۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیساتھ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہے
تھے۔ ابوطالبؓ تشریف لائے۔ فرمایا تم لوگ کیا کر رہے ہو؟

مستخفيا من عمه أبي طالب ومن جميع
أعمامه وسائر قومه فيصليان
الصلوات فيها فاذا أمسيا رجعا
فمكثا كذلك ماشاء الله أن يمكثا
ثم ان أبا طالب عثر عليهما يوما وهما
يصليان فقال لرسول الله صلى
الله عليه وسلم يا ابن أخي ما هذا
أراك تدين به قال أي عم هذا
دين الله ودين ملائكته ودين
رسله ودين ابينا ابراهيم اوكما
قال صلى الله عليه وسلم وبعثني الله
به رسولا الى العباد وانت يا عم
أحق من بذلت له النصيحة و
دعوته الى الهدى وأحق من
أجابني اليه واعانني عليه اوكما
قال فقال أبو طالب اى ابن أخي اني
والله لا استطيع ان أفارق دين
آبائي وما كانوا عليه ولكن والله
لا يخلص اليك شئ تكرهه ما
بقيت + وذكروا انه قال لعلي
اى بني ماهذا الدين الذي انت عليه

اے میرے بھائی کے فرزند۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو طالب رض کو اسلام
کی دعوت دی۔ آپ نے کہا جو کچھ تم کر رہے ہو یا کہتے
ہو خطرے والی بات ہے (ہرگز نہیں حضرت
طالب مسلمان تھے اور اسلام پر انتقال فرمایا)
علی اپنے باپ کی بات سے تعجب سے ہنسنے لگے (ابو
طالب کامل الایمان انسان تھے) پھر فرمایا پالنے
والے میں اس امت میں کوئی ایسا بندہ نہیں
دیکھتا جو میرے اور تیرے نبی کے سوا تیری
عبادت کرتا ہو۔ تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے سب
لوگوں سے پہلے نماز پڑھی! احمد نے اسکو نقل
کیا۔ مناقب میں یہ الفاظ مزید تحریر کئے ہیں۔
میں نے تمام لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔
حبة العرانی ضعیف ہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بعض اہل
علم نے ذکر کیا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی گھاٹیوں
کی طرف تشریف لے جاتے۔
علی بن ابی طالب آپکے ساتھ ہوتے تھے۔
آپ اپنے چچا ابو طالب اور تمام اعمام اور
تمام قوم سے خفیہ جاتے وہاں جا کر نماز پڑھتے"۔

ابو طالب نے علی سے کہا بیٹے! یہ کونسا دین ہے جس پر عمل کرتے ہو

قال یا أبت آمنت برسول الله صلی الله علیه وسلم وصدقت بما جاء به وصلیت معه لله واتبعته نزعموا انه قال اما انه لم یدعك الا الی خیر فالزمه خرجه ابن اسحاق

عرض کیا باباجان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہوں آپ کے ساتھ خدا کی نماز پڑھتا ہوں آپ کا کہا مانتا ہوں حضرت ابوطالب نے فرمایا آنحضرتؐ آپ کو نیکی کی عزت دیں گے، آپ کا ساتھ نہ چھوڑو۔

الفصل الخامس فی هجرته

قال ابن اسحاق واقام علی بمکة لجد النبی صلی الله علیه وسلم ثلاث لیال وأیامها حتی أدی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الودائع التی کانت عنده للناس حتی اذا فرغ منها لحق برسول الله صلی الله علیه وسلم فنزل معه علی کلثوم بن هدم ولم یقم بقباء الا لیلة او لیلتین۔

فصل ۵ آپ کی ہجرت کے بارے میں:

ابن اسحاق نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے علیؑ مکہ میں تین دن اور تین راتیں قیام فرما رہے۔ رسول اللہ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں وہ لوگوں کو واپس کیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ کلثوم بن ہدم کے پاس قیام کیا۔ قبا میں ایک رات یا دو راتیں رہے۔

الفصل السادس فی خصائصه

(ذکر اختصاصه بانه اول من اسلم واول من صلی)

تقدم احادیث هذا الذکر فی الفصل قبله

ذکر انه اول من یجثو للخصومة یوم القیامة :- عن علی قال انا

فصل ۶ آپ کے خصوصیات:

آپ سب سے پہلے آنحضرتؐ پر ایمان لائے اور آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس قسم کی احادیث پہلے ایک فصل میں ذکر ہوئی ہیں۔ **قیامت میں سب سے پہلے آپ اپنا مقدمہ (اللہ کے حضور میں) پیش کریں گے۔** علی علیہ السلام نے فرمایا میں سب

اول من يجثو للخصومة بين يدي الرحمن يوم القيامة قال قيس فيهم نزلت هذان خصمان اختصموا في ربهم قال هم الذين تبارزوا يوم بدر علي وحمزة وعبيدة بن الحارث وشيبة بن ربيعة وعتبة بن ربيعة والوليد بن عتبة، وفي رواية ان عليا قال فينا نزلت هذه الاية وفي مبارزتنا يوم بدر هذان خصمان اختصموا في ربهم خرجه البخاري۔

پہلے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔ قیس نے کہا ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "یہ دو مخالف خدا کی بارگاہ میں اپنا جھگڑا پیش کریں گے یہ لوگ مندرجہ ذیل ہیں۔ جو جنگ بدر میں آپس میں مقابلہ کیا تھا۔ علیؑ۔ حمزہؓ۔ عبیدہ بنؓ حارث۔ ربیعہ اور ولید بن عقبہ، ایک اور روایت میں ہے کہ علیؑ نے فرمایا یہ آیت هذان خصمان في ربهم جنگ بدر کے موقعہ پہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ بخاری نے ذکر کیا"

ذكر انه أول من يقرع باب الجنة بعد النبي صلى الله عليه وسلم

"نبیؐ کے بعد سب سے پہلے آپ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے"

عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي انك اول من يقرع باب الجنة فتدخلها بغير حساب بعدي خرجه الامام علي بن موسى الرضى في مسنده۔

علیؑ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ! میرے بعد سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس میں بلا حساب داخل ہو گے۔ اسکو امام علی بن موسےٰ رضاؑ نے اپنی مسند میں بیان کیا۔

ذكر اختصاصه بمحبة الله تعالى له

"خداوند عالم کا محبوب ہونا"

عن انس بن مالك قال كان عند النبي

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی بأحب خلقك الیك یاکل معی ھذا الطیر فجاء علی بن ابی طالب فاء کل معه خرجه الترمذی وقال غریب والبغوی فی المصابیح فی الحسان وخرجه الحربی وزاد بعد قوله اُھدی الرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم طیر وکان مما یعجبه اکله و زاد بعد قوله فجاء علی بن ابی طالب فقال استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقلت ما علیه اذن وکنت احب ان یکون رجلا من الانصار وخرجه عمر بن شاهین ولم یذکر زیادۃ الحربی وقال بعد قوله فجاء علی فردوته ثم جاء فردوته فدخل فی الثالثة او فی الرابعة فقال له النبی صلی اللہ علیه وسلم ما حبسك عنی ادما ابطاء بك عنی یا علی قال جئت فردنی انس قال ما انس ما حملك علی ما صنعت قال رجوت ان یکون رجلا من الانصار فقال یا انس

علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھونا ہوا پرندہ موجود تھا۔ آپ نے فرمایا پالنے والے میرے پاس وہ شخص بھیج جو تمہارے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہو اور میرے ساتھ یہ پرندہ تناول کرے۔ حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ وہ پرندہ تناول کیا۔ ترمذی نے بیان کیا۔ کہا یہ حدیث غریب ہے۔ بغوی نے مصابیح میں اس حدیث کو حسان شمار کیا۔ حربی نے حدیث نقل کرنے کے بعد یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پرندہ بطور ہدیہ پیش ہوا۔ علی علیہ السلام تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جانے کی اجازت طلب کی۔ میں (انس) نے کہا اجازت نہیں ہے میں اس بات کو پسند کرتا تھا۔ انصار میں سے کوئی آدمی ہو۔ عمر بن شاہین نے حدیث بیان کی۔ لیکن حربی کی زیادتی بیان نہیں کی۔ انس کا قول نقل کیا کہ (رسول اللہ صلعم) کی دعا کے بعد علی علیہ السلام تشریف لائے۔

أدني الانصار خير من علي أو أفضل
من علي دخاجه النجار عنه وقال
قدمت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم طيرا فسمى وأكل لقمة وقال
اللهم ائتني بأحب الخلق اليك والي
فأتى علي فضرب الباب فقلت من
انت قال علي قلت ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم على حاجة ثم اكل
لقمة وقال مثل الاولى فضرب علي
فقلت من أنت قال علي قلت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
على حاجة ثم أكل لقمة وقال مثل ذلك
قال فضرب علي ورفع صوته فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا
أنس افتح الباب قال فدخل فلما رآه
النبي صلى الله عليه وسلم تبسم ثم قال
الحمد لله الذي جعلك فاني ادعو
في كل لقمة أن يأتيني الله بأحب
الخلق اليه والي فكنت أنت قال
فوالذي بعثك بالحق نبيا اني لاضرب
الباب ثلاث مرات ويردني أنس قال

میں نے آپ کو واپس لوٹا دیا۔ پھر تشریف
پھر لوٹا دیا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ آنحضرتؐ
کی خدمت میں تشریف لائے۔ رسول اللہؐ
نے علیؑ سے دریافت کیا "کیوں دیر لگائی
عرض کیا۔ میں حاضر ہونے کی نیت سے آتا لیکن
مجھے انس اندر آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔
انس سے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟
عرض کیا میرا مقصد تھا کہ آپ کے پاس
انصار میں سے کوئی آدمی آکر پرندہ تناول
کرے۔ فرمایا! انصار میں علیؑ سے اچھا یا
افضل آدمی موجود ہے؟ نجار نے انس سے
روایت کی ہے۔ انس نے کہا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھونا
ہوا پرندہ پیش کیا۔ آپ نے ایک لقمہ کھا
کر فرمایا پالنے والے میرے پاس وہ شخص
بھیج جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ محبوب
ہو۔ علیؑ نے دق الباب کیا۔ میں نے کہا کون
ہو؟ فرمایا علیؑ ہوں۔ میں نے کہا رسول اللہ
کام میں مصروف ہیں۔ رسول اللہؐ نے پھر لقمہ
تناول فرما کر وہی بات دہرائی۔ علیؑ نے دروازہ
کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہو؟ فرمایا

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما
رددته قال کنت أحب رجلا من
الانصار فتبسم النبی صلی الله
علیه وسلم وقال ما یلام الرجل علی
قومه - وعن سفینه قال أهدت
امرأة من الانصار الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم طیرین بین
رغیفین فقدمت الیه الطیرین
فقال صلی الله علیه وسلم اللهم
ائتنی بأحب خلقك الیك والی
رسولك ثم ذکر معنی حدیث البخاری
وقال فی آخره فأکل مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم من الطیرین
حتی فنیا ؛

میں علیؑ ہوں - میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کام میں مصروف ہیں - آنحضرتؐ نے لقمہ تناول
فرما کر پہلے کی طرح بات کی - علیؑ نے پھر دروازہ
کھٹکھٹایا اور اپنی آواز کو بلند کیا - رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس سے فرمایا
دروازہ کھول دو - انس کا بیان ہے کہ علیؑ تشریف
لائے - رسول اللہؐ نے آپکو دیکھکر مسکرا کر فرمایا
شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا میں ہر
لقمہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے کہتا تھا اس شخص کو میرے
پاس بھیج جو تمام مخلوق سے تیرے اور میرے
نزدیک زیادہ محبوب ہو - خدا نے تمہیں بھیجا - علیؑ
نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو برحق
نبی بنا کر بھیجا - میں نے تین دفعہ دروازہ
کھٹکھٹایا لیکن انس نے تینوں دفعہ مجھے اندر
آنے سے روکا ہے رسول اللہؐ نے انس سے فرمایا تم نے علیؑ کو کیوں
روکا؟ عرض کیا میں چاہتا تھا کہ یہ سعادت انصار کا کوئی
آدمی حاصل کرے رسول اللہؐ نے مسکرا کر فرمایا اپنی قوم کی محبت میں
آدمی پر ملامت نہیں کی جاتی سفینہ سے روایت ہے کہ انصار ی
عورت نے رسول اللہؐ کی خدمت میں دو پکے ہوئے پرندے دو روٹیوں کے
درمیان رکھکر بھیجے رسول اللہؐ نے فرمایا الٰہی میرے پاس شخص کو بھیج
جو تجھے اور رسول اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو - پھر راوی نے بخاری
کی حدیث کا مطلب بیان کیا اور آخر میں کہا کہ علیؑ نے رسول اللہؐ کیساتھ
دونوں پرندے کھائے حتیٰ کہ ختم ہو گئے -

ذکر اختصاص باحبیۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

عن عائشۃ سئلت ای الناس احب علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال
قالت زوجها ان کان ما علمت صواما قواما اخرجہ
الترمذی وقال حسن غریب وعنہا وقد ذکر عندها علی
فقالت ما رأیت رجلا کان احب الی رسول اللہ صلعم
منه ولا امرأۃ احب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من امرأتہ اخرجہ المخلص والحافظ الدمشقی۔
وعن معاذیۃ الغفاریۃ فقالت
کان لی انس بالنبی صلی اللہ علیہ
وسلم اخرج معه فی الاسفار و
اقوم علی المرضی واداوی الجرحی
فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی بیت عائشہ وعلی
خارج من عنده فسمعته یقول
یا عائشۃ ان هذا احب الرجال
الی واکرمهم علی فاعرفی له حقه
واکرمی مثواه اخرجه الخجندی۔
وعن مجمع قال دخلت مع ابی
علی عائشۃ فسألتها عن مسیرها
یوم الجمل فقالت کان قدرا من اللہ
وسألتها عن علی فقالت سألت عن

"رسول اللہ کا محبوب ترین آدمی"

عائشہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ کو
کون شخص زیادہ پیارا تھا۔ کہنے لگیں فاطمہ
پوچھا گیا۔ مردوں میں سے کون تھا۔ کہنے لگیں
فاطمہ کا شوہر تم نہیں جانتے۔ جو بڑا روزے
دار اور بہت تہجد گذار تھا۔ اس حدیث
کو ترمذی نے اپنی کتاب میں نقل کیا۔
اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے عائشہ
کے پاس علی کا ذکر ہوا۔ کہنے لگیں مردوں
میں علی اور عورتوں میں فاطمہ رسول اللہ
کو زیادہ محبوب تھیں۔ اس حدیث کو مخلص
اور حافظ دمشقی نے نقل کیا۔

أحب الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وزوج أحب الناس كان اليه وعن معاوية بن ثعلبة قال جاء رجل الى أبي ذر وهو في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا أبا ذر ألا تخبرني بأحب الناس اليك فاني أعرف ان أحب الناس اليك أحبهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اى ورب الكعبة احبهم الى احبهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم هو ذاك الشيخ وأشار الى علي خرجه الملاء ۔ وقد تقدم لابي بكر مثل هذا في المتفق عليه فيحمل هذا على ان عليا أحب الناس اليه من اهل بيته وعائشه أحب اليه مطلقا جمعا بين الحديثين ويؤيده ما رواه الدولدني ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة انكحتك أحب أهل بيتي الى وخرجه عبد الرزاق ولفظه انكحتك أحب اهلي الى

معاذیہ غفاریہ کا بیان ہے مجھے رسولؐ اللہ سے خاص انس تھا جب آپ جنگلوں میں تشریف لے جاتے تو میں آپکے ساتھ ہوتی مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی۔

میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ عائشہ کے گھر میں تھے۔ علیؑ آنحضرت کے پاس نہیں میں نے سنا رسولؐ اللہ عائشہ سے فرماتے تھے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ عزت والے علیؑ ہیں علیؑ کی منزلت کو جانو اور آپ کی تعظیم کیا کرو

جمیع نے کہا میں اپنے باپ کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا میں نے آپ سے جنگ جمل میں جانے کی وجہ پوچھی۔ فرمانے لگیں خدا کی تقدیر میں ایسا لکھا تھا۔ میں نے آپ سے علیؑ کے بارے میں پوچھا فرمانے لگیں "علیؑ رسولؐ اللہ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے، معاویہ بن ثعلبہ نے کہا کہ ابوذر مسجد رسولؐ میں تھے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا پسندیدہ شخص کون ہے؟ میں جانتا ہوں جو شخص آپ کا پسندیدہ ہوگا، وہ رسولؐ اللہ کا بھی پسندیدہ ہوگا۔ ابوذرؓ نے کہا "رب کعبہ کی قسم میرے نزدیک اور رسولؐ اللہ کے نزدیک فلاں بزرگ پسندیدہ ہیں آپ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔

ذکر اختصاصه بانه من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلة الراس من الجسد

رسول اللہ سے علیؑ کو وہ خصوصیت جو سر کو جسم سے ہوتی ہے

عن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلة رأسی من جسدی خرجه الملاء

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو میرے جسم سے سر کو حاصل ہے۔

ذکر اختصاصه بانه من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلة هارون من موسیٰ

علیؑ کو رسولؐ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی

عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی أنت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی أخرجاه وأخرجه الترمذی وأبوحاتم ولم یقولا الا انه لا نبی بعدی ؛ وعنه قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فی غزوة تبوك فقال یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان قال اما ترضی أن تکون منی بمنزلة

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بخاری، مسلم، ترمذی اور ابو حاتم نے اس حدیث کو روایت کیا۔

سعد سے روایت ہے جنگ تبوک کے موقع پر رسولؐ اللہ نے علیؑ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا۔ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بناتے ہیں فرمایا تم اس بات پر راضی نہیں

هارون من موسى الا انه لا نبي
بعدي خرجه أحمد ومسلم وأبو حاتم
وفي رواية غير انه ليس معي نبي
خرجهما ابن الجراح ۞ وعنه قال
لما نزل رسول الله صلى الله عليه
وسلم الجرف طعن رجال من المنافقين
في امرة علي وقالوا انما خلفه استثقا
لا فخرج علي فحمل سلاحه حتى أتى النبي
صلى الله عليه وسلم بالجرف فقال
يا رسول الله ما تخلفت عنك
في غزاة قط قبل هذه قد زعم
المنافقون انك خلفتني استثقالا
فقال كذبوا ولكن خلفتك بما ورائي
فارجع فاخلفني في أهلي أفلا ترضى
أن تكون مني بمنزلة هارون من
موسى الا انه لا نبي بعدي خرجه ابن
اسحاق وخرج معناه الحافظ الدمشقي
في معجمه ۞ وعن سفيان وقد قال
له المهدي حدثني بأحسن فضيلة
عندك لعلي قال حدثني سلمة بن كهيل
عن حجبة بن عدي عن علي قال قال

ہو کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے
جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ احمد، مسلم اور ابو حاتم
نے اس حدیث کو بیان کیا اور روایت
میں ہے کہ فرمایا میرے ساتھ کوئی نبی نہیں ہو
گا۔ دونوں حدیث کو ابن جراح نے بیان کیا۔
سعد سے روایت ہے جرف میں قیام کیا تو منافقین
نے علیؓ کی نیابت میں چہ میگوئیاں کیں کہ آنحضرتؐ
علیؓ کو بوجھ سمجھ کر ساتھ نہیں لے گئے۔ علیؓ ہتھیار لگا کر
رسول اللہؐ کی خدمت میں جرف میں گئے عرض کیا یا رسولؐ
اللہ میں اس جنگ کے سوا کسی اور جنگ میں پیچھے نہیں رہا۔
منافق کہتے ہیں کہ آپ مجھے ایک بوجھ سمجھ کر ساتھ نہیں لے
گئے۔ فرمایا جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے تمہیں اپنا قائمقام
بنایا ہے۔ واپس جاؤ۔ میرے اہل و عیال میں میرے
نائب تم ہو۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ
تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو
موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔
سفیان سے روایت ہے کہ مجھے مہدی نے کہا ہے علیؓ
کی وہ فضیلت بتایئے جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ
اچھی ہو۔ سفیان نے کہا مجھے سلمہ بن کہیل حجبہ بن
عدی وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں

رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي أنت مني بمنزلة هارون من
موسى الا انه لا نبي بعدي اخرجه
الحافظ السلفي في النسخة البغدادية
وعن أسماء بنت عميس قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
اللهم اني اقول لما قال اخي موسى
اللهم اجعل لي وزيرا من أهلي
أخي عليا اشدد به أزري وأشركه
في أمري كي نسبحك كثيرا ونذكرك
كثيرا انك كنت بنا بصيرا اخرجه
احمد في المناقب والمراد بالامر
غير النبوة بذكر ما تقدم وقد
تعلق بعض الرافضة بهذا الحديث
في انه الخليفة بعده ولا دلالة
فيه ؛ وقد سبق الكلام مستوفيا
في شرح لفظه ومعناه في فصل
خلافة أبي بكر ؛ وعن عمر وقد
سمع رجلا يسب عليا فقال اني
لا اظنك من المنافقين سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا۔ تم کو مجھ سے وہ
منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے
حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔
اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ میں نے رسولؐ
اللہ کو فرماتے ہوئے سنا پالنے والے میں وہی بات
کہونگا جو میرے بھائی موسیٰؑ نے کہی تھی میرے بھائی
علی کو میرا وزیر بنا۔ مجھے اسکے ذریعہ طاقت دے
میرے کام میں اسکو شریک بنا۔ تاکہ ہم تیری
تسبیح اور ذکر زیادہ سے زیادہ کریں تو ہمارے
حالات سے آگاہ ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس
حدیث سے علیؑ کی خلافت ثابت ہوتی ہے حالانکہ
یہ بات نہیں ہے۔

عمر سے روایت ہے کہ آپ نے
ایک شخص کو علیؑ کو گالیاں دیتے ہوئے
سنا۔ اس شخص سے کہا تم منافق
معلوم ہوتے ہو۔ میں نے رسول اللہؐ
کو علیؑ سے فرماتے ہوئے سنا تم کو
مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو
ہارونؑ کو موسیٰ سے حاصل تھی مگر
میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔
عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يقول لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي خرجه ابن السمان وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي ثلاث خصال لوددت ان لي واحدة منهن بينا أنا وابو عبيدة وابوبكر وجماعة من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اذ ضرب النبي صلى الله عليه وسلم منكب علي فقال يا علي أنت اول المومنين ايمانا واول المسلمين اسلاما وانت مني بمنزلة هارون من موسى خرجه ابن السمان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے بارے میں تین ایسی باتیں بیان فرمائیں میں چاہتا تھا ان میں ایک بات مجھے نصیب ہو جاتی۔ میں خود ابو عبیدہ ابوبکر اور صحابہ کی ایک جماعت رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھی۔ آنحضرتؐ نے علیؑ کے شانے پہ ہاتھ مار کر فرمایا یا علیؑ تم ایمان کے لحاظ سے پہلے مومن اسلام لانے میں پہلے شخص ہو۔ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسےٰ سے حاصل تھا۔

ذكر اختصاصه بانه من النبي صلى الله عليه وسلم بمنزلة النبي صلى الله عليه وسلم من الله عز وجل

علی کو نبی سے وہ مرتبہ حاصل تھا جو نبیؐ کو خدا سے تھا

قال جاء أبوبكر وعلي يزوران قبر النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته بستة ايام قال علي لابي بكر تقدم يا

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے چھ دن بعد ابوبکر اور علیؑ آنحضرتؐ کی قبر کی زیارت کرنے حاضر ہوئے علیؑ نے

خليفة رسول الله فقال ابو بكر ما كنت لاتقدم رجلا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على منى بمنزلتي من ربي خرجه ابن السمان في الموافقة ۔

ابو بکر سے کہا رسول اللہ کے خلیفہ آگے بڑھو۔ ابو بکر نے کہا میں ایسے شخص سے آگے کیسے جا سکتا ہوں جس کے بارے میں رسول اللہ نے کہا ہو علیؑ کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو میرے رب کو مجھ سے ۔

ذكر اختصاصه بأنه أقرب الناس قرابة من النبي صلى الله عليه وسلم

علی رسول اللہ کے سب سے زیادہ قریبی تھے

عن الشعبي ان أبا بكر نظر الى علي بن أبي طالب فقال من سره أن ينظر الى أقرب الناس قرابة من رسول الله صلى الله عليه وسلم وأعظمهم عنه غنا وأعظمهم عنده منزلة فلينظر وأشار الى علي بن أبي طالب خرجه ابن السمان ۔

شعبی سے مروی ہے کہ ابو بکر نے علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا جو شخص رسول اللہ کا زیادہ قریبی اور آپ کے نزدیک زیادہ منزلت والا شخص دیکھنا چاہیئے اُنکو علیؑ کی طرف سے دیکھنا چاہیئے۔ آپنے علیؑ کیطرف اشارہ کیا۔ خدا کی طرف سے جبرائیل کا آگاہ کرنا کہ علیؑ کو رسول سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارون کو موسٰی سے تھا

ذكر اخبار جبريل عن الله بأن عليا من النبي صلى الله عليه وسلم بمنزلة هارون من موسى

عن أسماء بنت عميس قالت هبط

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے جبرائیل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ عرض کیا یا محمد! خداوند عالم سلام کے بعد کہتا ہے کہ علیؑ کو تم سے وہ منزلت

جبریل علیه السلام علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد اَن ربكَ یقرئكَ السلام ویقول لكَ علی منكَ بمنزلة هارون من موسی لكن لا نبی بعدكَ خرجه الامام علی بن موسی۔

حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی ۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ اس کو امام رضا علیہ السلام نے بیان کیا ۔

ذکر اختصاصه باَن له من الاجر ومن المغنم مثل ما للنبی صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوكَ ولم یحضرها

جنگ تبوک میں علیؑ کو ثواب اور مال غنیمت رسول اللہ کی مانند ملا ۔ آپ جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے

عن اَنس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی یوم غزوة تبوكَ اَما ترضی اَن یکون لكَ من الاجر مثل مالی ولكَ من المغنم مثل مالی خرجه الخلعی۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ نے جنگ تبوک کے موقعہ پر علیؑ سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو ثواب اور مال غنیمت میری مانند ملے گا ۔

ذکر اختصاصه باَنه مثل النبی صلی الله علیه وسلم

علیؑ مثل نبیؐ ہیں

عن المطلب بن عبد الله اَبی

عبدالمطلب بن عبداللہ ابو حیطب سے

حیطب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو فد ثقیف حین جاوٗہ لتسلمن اوٗلا بعثن علیکم رجلا منی اوقال مثل نفسی فلیضر بن اعناقکم ولیسبین ذراریکم ولیاخذن اموالکم قال عمر فواللہ ماتمنیت الامارۃ الا یومئذ فجعلت انصب صدری رجاء ان یقول ہو ھذا قال فالتفت الی علی فاخذبیدہ وقال ھو ھذا ھو ھذا اخرجہ عبد الرزاق فی جامعہ وابو عمر وابن السمان ؛ وعن زید بن نفیع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھن بنو ربیعۃ اولا بعثن الیھم رجلا کنفسی یمضی فیھم امری یقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ قال فقال ابو ذر فما راعنی الا برد کف عمر فی حجرتی من خلفی فقال من تراہ یعنی قلت ما یعنیک ولکن یعنی خاصف النعل یعنی علیا اخرجہ احمد فی المناقب وعن انس بن مالک

سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے ثقیف کے وفد سے فرمایا۔ تمہیں اسلام لانا چاہیئے ورنہ میں تمہارے پاس اپنا آدمی بھیجوں گا۔ یا فرمایا اپنی مثل آدمی بھیجوں گا جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ تمہاری اولاد کو قید کرے گا تمہارا مال لے لے گا۔ عمر نے کہا مجھے اس روز سرداری کرنے کا شوق ہوا۔ میں سینہ تان کر رسول اللہ کے آگے ہوتا تھا تاکہ آپ یہ عہدہ مجھے عطا فرمائیں۔ رسول اللہ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر دو دفعہ فرمایا یہ وہ شخص ہے۔ زید بن نفیع سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بنو ربیعہ کو باز آجانا چاہیئے ورنہ میں انکے پاس اپنے نفس کی مانند آدمی بھیجونگا جو ان میں میرا حکم نافذ کریگا ان سے جنگ کریگا اور انکی اولاد کو قید کریگا۔ ابوذرؓ نے کہا۔ عمر نے پیچھے سے میری گود میں ہاتھ ڈال کر کہا اس سے کون مراد ہے۔ میں نے کہا آپ وہ شخص نہیں ہیں بلکہ جوتے کو ٹھیک کرنے والے علیؑ مراد ہیں۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من نبی الا و لہ نظیر فی اُمتہ
علی نظیری خرجہ الخلعی قد تقدم
مستوعبا فی مناقب الاعداد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
ہر نبی کی امت میں اس کا ایک
نظیر ہوتا ہے۔ میری نظیر علیؑ ہیں۔

ذکر اختصاص علی باُنہ قسیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نور کان علیہ قبل خلق الخلق

مخلوق کی پیدائش سے پہلے علیؑ نبیؐ کے نور کا ایک حصہ ہیں

عن سلمان قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول کنت أنا وعلی نورا بین یدی
اللہ تعالی قبل أن یخلق آدم بأربعۃ
عشر ألف عام فلما خلق اللہ آدم
قسم ذلک النور جزأین فجزء أنا و
جزء علی خرجہ احمد فی المناقب۔

سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا
کہ آدم کی خلقت سے چودہ ہزار سال
پہلے۔ میں اور علیؑ خدا کے سامنے نور
کی شکل میں موجود تھے جب آدم کو پیدا کیا
تو نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ
میںؐ ہوں۔ اور دوسرا حصہ علیؑ ہیں۔

ذکر اختصاصہ باُن کفہ مثل کف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیؑ کا ہاتھ نبیؐ کے ہاتھ کی مانند ہے

عن حبشی بن جنادۃ قال کنت
جالسا عند أبی بکر فقال من کانت
لہ عدۃ عند رسول اللہ صلی اللہ

حبشی بن جنادہ نے کہا میں ابوبکر کے پاس
موجود تھا آپ نے کہا جس شخص سے رسول
اللہ نے کوئی وعدہ کیا ہو بیان کرے ایک

علیه وسلم فقام رجل فقال یا خلیفة رسول الله وعد فی ثلاث حثیات من تمر قال فقال ارسلوا الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وعده بثلاث حثیات من تمر فاحثها له قال فحثاها قال ابو بکر عدوها فوجدوا فی کل حثیة ستین تمرة لا تزید واحدة علی الاخری فقال ابو بکر صدق الله ورسوله قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة الهجرة ونحن خارجون من الغار نرید المدینة یا ابا بکر کفی وکف علی فی العدد سواء خرجه ابن السمان فی الموافقة۔

شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ آنحضرت نے کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا کہا اس کو علی کے پاس لے جاؤ، کہا یا ابو الحسن یہ شخص کہتا ہے کہ آنحضرت نے اسکو تین مٹھی کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ تین مٹھی کھجوریں اسکو دے دو۔ آپ نے تین مٹھیاں بھر کر اسکو دے دیں۔ ابو بکر نے کہا اس کو گنو۔ لوگوں نے گنا ایک مٹھی میں ساٹھ کھجوریں ہوتی تھیں نہ کم نہ زائد۔ ابو بکر نے کہا خدا کے رسول نے سچ کہا۔ آنحضرت نے ہجرت کی رات مجھ سے کہا جب ہم غار سے نکل کر مدینہ جا رہے تھے میرا اور علی کا ہاتھ گنتی میں برابر ہے۔

ذکر اختصاصه بصلاة الملائکة علی النبی صلی الله علیه وسلم وعلیه لکونهما کانا یصلیان قبل الناس

علی اور نبی پر فرشتے درود بھیجتے تھے کیونکہ وہ دونوں لوگوں سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے

عن ابی ایوب قال قال رسول

ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد صلت الملائکۃ علی وعلی علی لانا کنا نصلی لیس معنا احد یصلی غیرنا خرجہ ابوالحسن الخلعی۔

فرشتے مجھ پر اور علیؑ پر درود بھیجا کرتے تھے کیونکہ ہم خدا کی نماز پڑھا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ اور کوئی شخص نماز نہیں پڑھا کرتا تھا۔

ذکر اختصاصہ بانہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ ارواحہما بمشیئتہ دون ملک الموت

علیؑ اور نبیؐ کی روح خدا خود اپنی مشیت سے قبض کریگا ملک الموت کا اسمیں دخل نہیں ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی مررت بملک جالس علی سریر من نور واحدی رجلیہ فی المشرق والاخری فی المغرب وبین یدیہ لوح ینظر فیہ والدنیا کلہا بین عینیہ والخلق بین رکبتیہ ویدہ تبلغ المشرق والمغرب فقلت یا جبرئیل من ھذا قال ھذا عزرائیل تقدم فسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی فقلت وھل تعرف ابن عمی علی قال وکیف لا اعرفہ وقد وکلنی اللہ بقبض ارواح الخلائق

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شب معراج میرا ایک فرشتے سے گذر ہوا جو نور کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اسکا ایک قدم مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا اس کے سامنے ایک تختی تھی جس میں دیکھتا تھا تمام کائنات اسکی آنکھوں کے سامنے اور تمام مخلوق اس کے گھٹنوں کے درمیان تھی اسکا ہاتھ مشرق اور مغرب میں پہنچ جاتا تھا میں نے جبرائیلؑ سے کہا یہ کون ہے کہا یہ عزرائیلؑ ہیں آپ جاکر اسکو سلام کریں میں نے جاکر سلام کیا اس نے کہا اے احمدؐ آپ پر سلام ہو۔ آپکے ابن عم علیؑ کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ میرے ابن عم علیؑ کو

ماخلا روحك وروح ابن عمك
علي بن أبي طالب فان الله يتوفاكما
بعشيته خرجه الملاء في سيرته.

ذکر اختصاصه بأن من آذاه

فقد آذى النبي صلى الله عليه
وسلم ومن أبغضه فقد أبغضه و
من سبه فقد سبه ومن أحبه
فقد أحبه ومن تولاه فقد تولاه
ومن عاداه فقد عاداه ومن أطاعه
فقد أطاعه ومن عصاه فقد عصاه
عن عمرو بن شاس الاسلمي وكان
من أصحاب الحديبية قال خرجت
مع علي الى اليمن فجفاني في سفري
حتى وجدت في نفسي عليه فلما
قدمت اظهرت شكايته في المسجد
حتى بلغ ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم في ناس من اصحابه
فلما رآني أبد أني عينيه يقول حدد
الى النظر حتى اذا جلست قال يا
عمرو والله لقد آذيتني قلت أعوذ

جانتے ہیں کہا میں علیؑ کو کیونکر نہ جانوں خداوند
عالم نے مجھے تمام مخلوق کی روحیں نکالنے کا حکم دیا ہے
آپکی اور آپکے ابن عم علی بن ابی طالب کی روح
نکالنے کا مجھے حکم نہیں ہے آپ دونوں کو اپنی مشیت سے مارے گا۔

جس نے علیؑ کو تکلیف دی اس نے نبیؐ کو تکلیف دی

جس نے علیؑ کو تکلیف دی اس نے نبیؐ کو تکلیف دی
جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے نبیؐ سے بغض رکھا
جس نے علیؑ کو گالیاں دیں اس نے نبیؐ کو گالیاں دیں
جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے نبیؐ کو دوست رکھا جس نے
علیؑ سے تولا کیا اس نے نبیؐ سے تولا کیا جس نے علیؑ سے
عداوت کی اس نے نبیؐ سے عداوت کی جس نے علیؑ کی اطاعت
کی اس نے نبی کی اطاعت کی جس نے علیؑ کی نافرمانی کی
اس نے نبیؐ کی نافرمانی کی۔ عمر بن شاش اسلمی جو صلح
حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہؐ کے ساتھ تھے نے کہا
میں علیؑ کے ساتھ یمن گیا آپ نے راستے میں میرے ساتھ
زیادتی کی میں نے یہ بات دل میں رکھی جب مدینہ میں
واپس آیا تو مسجد نبوی میں علیؑ کی شکایت کی
صحابہ کے ذریعہ رسول اللہؐ کو یہ بات معلوم ہوئی
جب مجھے دیکھا تو آنکھیں کھول کر دیکھا جب میں بیٹھ گیا
تو فرمایا تم نے مجھے اذیت دی ہے میں نے عرض کیا یا
رسول اللہؐ میں آپکو اذیت دینے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں

بالله أن آذيك يارسول الله قال
بلى من آذى عليا فقد آذاني خرجه
أحمد وخرجه أبوحاتم مختصرا ؛
وعنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من أحب عليا فقد
احبني ومن أبغض عليا فقد أبغضني
ومن آذى عليا فقد آذاني فقد
آذى الله خرجه أبو عمر ؛ وعن
أم سلمة قالت اشهد اني سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من أحب عليا فقد احبني
ومن احبني فقد أحب الله ومن
أبغض عليا فقد أبغضني ومن أبغضني
فقد أبغض الله عزوجل خرجه المخلص
وخرجه الحاكمي عن عمار بن ياسر
وزادني أوله من تولاه فقد تولاني
ومن تولاني فقد تولى الله ومن أحبه
الحديث ؛ وعن ابن عباس قال
بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى علي بن أبي طالب فقال له أنت
سيد في الدنيا سيد في الاخرة من

فرمایا ہاں تم نے مجھے اذیت دی ہے جس نے
علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی
نیز روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست
رکھا جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے
بغض رکھا جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے
مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اس نے
خدا کو اذیت دی۔

ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں خدا کو گواہ
کر کے کہتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے
ہوئے سنا جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے
دوست رکھا جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا
کو دوست رکھا جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے
مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے
خدا سے بغض رکھا۔ عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ
آپ نے اس حدیث کے شروع میں یہ الفاظ
زیادہ کئے ہیں "جس نے علی سے تولا اس نے مجھ سے
تولا کیا جس نے مجھ سے تولا کیا اس نے خدا سے
تولا کیا۔ الی آخرہ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے
کہ رسول اللہؐ نے مجھے علیؑ کے پاس بھیجا آپ نے ان
میں فرمایا تم دنیا میں اور آخرت میں سردار ہو۔

أحبك قد أحبني وحبيب الله و
عدوك عدوي وعدوي عدو الله
الويل لمن أبغضك بعده أحمد في
مناقب ؛ وعن ابن عباس أنه مر بعد
ما حجب بصره بمجلس من مجالس
قريش وهم يسبون عليا فقال
لقائده ما سمعت هؤلاء يقولون
قال سبوا عليا قال ردوني إليهم فرده
قال أيكم الساب الله قالوا سبحان الله
من سب الله فقد أشرك قال أيكم
الساب لرسول الله صلى الله عليه
وسلم قالوا سبحان الله من سب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد كفر
قال فأيكم الساب لعلي قالوا أما هذا
فقد كان قال فأنا أشهد بالله لسمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من سب عليا فقد سبني ومن سبني
فقد سب الله ومن سب الله عز وجل
أكبه الله على منخريه ثم تولى عنهم
فقال لقائده ما سمعتهم يقولون
قال ما قالوا شيئا قال فكيف رأيت وجوههم

جس نے تم کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔
تمہارا دوست خدا کا دوست ہے۔ تمہارا
دشمن میرا دشمن۔ میرا دشمن خدا کا دشمن ہے
جس نے آپ سے بغض رکھا اسکے لیئے ہلاکت ہے
جب ابن عباس نابینا ہو گئے تو آپ کا قریش
سے گذر ہوا وہ لوگ علیؑ کو گالیاں دے رہے
تھے آپ نے اپنے قائد سے کہا کہ یہ لوگ کیا
کہہ رہے ہیں۔ کہا علیؑ کو گالیاں دے رہے ہیں۔
فرمایا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ آپ کو انکے
پاس لے گیا۔ فرمایا خدا کو کون گالیاں دیتے ہا
تھا۔ انہوں نے کہا پناہ بخدا خدا کو گالیاں
دینے والا مشرک ہے فرمایا رسول اللہ کو کون
گالیاں دیتا تھا کہنے لگے معاذ اللہ رسول اللہؐ
کو گالیاں دینے والا تو کافر ہے فرمایا علیؑ کو کون
گالیاں دے رہا تھا کہنے لگے ہاں یہ کام ہو رہا تھا فرمایا
میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ
صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے علی کو گالیاں دیں
اس نے مجھے گالیاں دیں جس نے مجھے گالیاں دیں
اس نے خدا کو گالیاں دیں ایسے شخص کو خداوند
نتھنوں کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔ پھر آپ نے
انکو چھوڑ دیا اور اپنے قائد سے فرمایا یہ لوگ کیا

حيث قلت ما قلت قال
نظروا اليك بأعين محمرة
نظر التيوس الى شفار الجازر
قال زدني فداك أبي
جزر الحواجب ناكسوا أذقانهم
نظر الذليل الى العزيز القاهر
قال زدني فداك أبي قال عندي
غيرهما قال لكن عندي
أحياؤهم خزي على أمواتهم
والميتون مسبة للغابر
خرجه أبو عبد الله الملاء وعن
أبي عبد الله الجدلي قال دخلت
على أم سلمة فقالت لي أتسب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقلت معاذ الله قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من سب عليا فقد سبني خرجه
أحمد وعن أبي ذر الغفاري قال
قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لعلي من أطاعك فقد
أطاعني ومن أطاعني أطاع الله

کہتے تھے۔ اس نے کہا۔ کچھ نہیں کہا۔
فرمایا میرے کہنے کے بعد اُن کے چہروں
کی کیا حالت تھی۔ کہا۔ آپ کو سرخ
آنکھوں سے اس طرح دیکھتے تھے۔
جس طرح مینڈھا قصاب کے چھرے
کو دیکھتا ہے۔ کہا اور فرمائیے۔ کہا گردنیں
نیچے کئے ہوئے ابرو چڑھائے ہوئے
اس طرح دیکھتے تھے جس طرح کمزور
مضبوط ظالم کی طرف دیکھتا ہے۔
کہا اور فرمائیے۔ کہا ان دو اشعار کے
سوا کچھ نہیں۔ لیکن یہ شعر ملاحظہ ہو۔
زندہ مردوں کا غم کرتے ہیں مردہ زندوں
کو گالیاں دیتے ہیں۔
ابو عبداللہ جدلی نے کہا میں ام سلمہ
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے فرمایا
تم رسول اللہ کو گالیاں دیتے ہو۔ میں نے
عرض کیا۔ خدا کی پناہ۔ فرمایا۔ میں
نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا
جس نے علیؑ کو گالیاں دیں۔ اس
نے مجھے گالیاں دیں۔
ابوذر غفاریؓ نے رسول اللہؐ
سے روایت کی ہے۔ آپ نے علیؑ
سے فرمایا۔ جس نے تمہاری
طاعت کی اس نے میری طاعت
کی۔ جس نے میری طاعت کی۔
اس نے خدا کی طاعت کی۔

ومن عصاك عصاني خرجه أبوبكر
الاسماعيلي في معجمه وخرجه
الخجندي بزيادة ولفظه من
أطاعني فقد أطاع الله ومن
أطاعك فقد أطاعني ومن
عصاني فقد عصى الله ومن عصاك
فقد عصاني * وعنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول يا علي من فارقني فقد فارق
الله ومن فارقك فقد فارقني
خرجه أحمد في المناقب والنقاش *
وعن عروة بن الزبير ان رجلا
وقع في علي بن أبي طالب بمحضر
من عمر فقال له عمر أتعرف صاحب
هذا القبر هذا محمد بن عبدالله
بن عبد المطلب وعلي بن أبي طالب
بن عبد المطلب لا تذكر عليا الا
بخير فانك ان تنقصه آذيت
صاحب هذا في قبره صلى الله
عليه وسلم خرجه أحمد في المناقب
وابن السمان في الموافقة *

جس نے تمہاری نافرمانی کی۔ اس نے
میری نافرمانی کی۔ خجندی نے زیادہ
بیان کیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ جس
نے میری طاعت کی۔ اس نے خدا
کی طاعت کی۔ جس نے تمہاری
طاعت کی۔ اس نے میری طاعت
کی۔ جس نے میری نافرمانی کی۔ اس
نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس
نے تمہاری نافرمانی کی۔ اس نے
میری نافرمانی کی۔ ابوذر سے
روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علیؑ
جو شخص آپ سے جدا ہوا وہ
خدا سے جدا۔ جو تم سے جدا ہوا
وہ مجھ سے جدا ہوا۔

عروہ بن زبیر سے مروی ہے
کہ ایک شخص نے عمر کی موجودگی
میں علیؑ کے حق میں گستاخی کی
آپ نے اس شخص سے
کہا۔ اس قبر والے کو جانتے
ہو۔ یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب
ہیں۔ اور علی بن ابی طالب بن
عبدالمطلب ہیں۔ علیؑ کو اچھائی
سے یاد کیا کرو۔ اگر علی کی شان
میں گستاخی کرو گے تو قبر میں سونے
والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دو گے۔

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي حبيبك حبيبي وحبيبي حبيب الله وعدوك عدوي وعدوي عدو الله والويل لمن أبغضك بعدي خرجه الحاكمي -

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا۔ "تیرا دوست میرا دوست ہے میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ تیرا دشمن میرا دشمن۔ میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ میرے بعد جس شخص نے تم سے بغض رکھا۔ اس کے لئے ہلاکت ہے"

ذكر اختصاصه بإخاء النبي صلى الله عليه وسلم

رسول اللہؐ کا علیؑ کو بھائی بنانا

عن ابن عمر قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصحابه فجاء علي تدمع عيناه فقال يا رسول الله آخيت بين أصحابك ولم تؤاخ بيني وبين أحد قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت أخي في الدنيا والآخرة خرجه الترمذي وقال غريب والبغوي في المصابيح في الحسان :: وعنه قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصحابه حتى بقي علي وكان رجلا شجاعا ماضيا على أمره إذا أراد شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما ترضى

ابن عمر سے مروی ہے۔ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ علیؑ اس حالت میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ علی اکیلے رہ گئے۔ علیؑ بہت بہادر تھے۔ جس کام کو کرتے تھے۔ اُسے کر کے ہی چھوڑتے تھے۔

ان أكون أخاك قال بلى يا رسول الله
رضيت قال فأنت أخي في الدنيا والآخرة
خرجه الخلعي * وعن علي انه كان يقول
أنا عبد الله وأخو رسوله لا يقولها
أحد غيري الا كذاب خرجه أبو عمر
وخرجه الخلعي وزاد وأنا الصديق
الاكبر ولقد صليت قبل الناس
بسبع سنين * وعن علي قال طلبني
النبي صلى الله عليه وسلم فوجدني
في حائط نائماً فضربني برجله وقال
قم فوالله لأرضينك أنت أخي وأبو
ولدي تقاتل على سنتي من مات على
عهدي فهو في كنز الجنة ومن مات
على عهدك فقد قضى نحبه ومن
مات يحبك موتك ختم الله له بالا
من والايمان ما طلعت شمس أو
غربت خرجه أحمد في المناقب * وعن
علي قال جمع رسول الله صلى الله عليه
وسلم أو دعا بني عبد المطلب فيهم
رهط كلهم يأكل الجذعة ويشرب
الفرق قال فصنع لهم مداً من طعام

آنحضرتؐ نے آپ سے فرمایا۔
تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ
تم تمہارا بھائی ہوجاؤں۔ عرض کیا
یا رسول اللہؐ راضی ہوں۔ فرمایا۔ تم
دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو
علیؑ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔
میں خدا کا بندہ ہوں۔ اس کے رسول
کا بھائی۔ میرے سوا اس بات کا
دعوی کرنے والا کذاب ہے خلعی نے
حدیث کے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے
ہیں "میں صدیق اکبر ہوں۔ سب
لوگوں سے سات سال پہلے میں
نے نماز پڑھی ہے۔ علیؑ سے مروی
ہے۔ رسول اللہ نے مجھے تلاش کیا
مجھے ایک باغ میں سوتے ہوئے پایا۔
اپنے پاؤں سے جگایا۔ فرمایا۔ اٹھو۔ تم
میرے بھائی ہو۔ میرے فرزندوں کے
باپ ہو۔ تم میری سنت پر جہاد کروگے
جو شخص میرے عہد پر مر گیا وہ جنت
میں جائیگا جو شخص تمہارے عہد مر گیا۔ اس نے
اپنا عہد پورا کیا۔ تیری موت کے بعد جس نے
تم کو دوست رکھ کر انتقال کیا۔ اس کا اللہ
تعالی خاتمہ امن اور ایمان کے ساتھ کریگا
علیؑ سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے
اولاد عبد المطلب کو جمع کیا یا بلایا ایک
گروہ تھا۔ جو پورا اونٹ کھا جاتا تھا۔ اور پانی

کی مشک پی جاتا تھا۔ آنحضرتؐ نے ایک مد کا کھانا تیار کیا۔ انہوں نے کیا

فأكلوا حتى شبعوا قال وبقي الطعام
كما هو كأنه لم يمس ثم دعا بغمر فشربوا
حتى رووا وبقي الشراب كأنه لم يمس
أو لم يشربوا فقال يا بني عبد المطلب
اني بعثت اليكم خاصة والى الناس
عامة وقد رأيتم من هذا الآية
ما رأيتم فأيكم يبايعني على ان يكون
أخي وصاحبي فلم يقم اليه أحد قال
فقمت وكنت اصغر القوم قال
اجلس ثم قال ذلك ثلاث مرات
كل ذلك أقوم اليه فيقول اجلس
حتى كان في الثالثة فضرب بيده
على يدي خرجه أحمد في المناقب ؛
وفي طريق آخر قال لما نزل قوله
وأنذر عشيرتك الاقربين دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم
رجالا من أهله ان كان الرجل
منهم لآكلا جذعة وان كان
لشاربا فرقا فقدم اليهم رجلا
فأكلوا حتى شبعوا فقال لهم من
يضمن عني ديني ومواعيدي ويكون

کھانا ویسے کا ویسا باقی رہا۔ پھر پانی طلب فرمایا۔ جسکو پی کر سب سیراب ہو پانی ویسے کا ویسا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی نے اس کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ پیا تک نہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے اولاد عبدالمطلب میں خاص طور پر تمہاری طرف اور عام طور اور لوگوں کے پاس نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ حضرات نے یہ معجزہ دیکھ لیا ہے کہ کھانا اور پانی استعمال کرنے کے بعد ویسے کا ویسا موجود ہے۔) آپ میں سے کون شخص اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ وہ بھائی اور ساتھی ہو۔ کوئی شخص اس بات پر تیار نہ ہوا۔ صرف میں اس بات کے تیار ہوا۔ حالانکہ میں سب سے عمر میں چھوٹا تھا۔ آنحضرت نے مجھے فرمایا۔ تم بیٹھ جاؤ۔ رسول اللہ نے تین مرتبہ یہ اعلان فرمایا۔ میں ہر مرتبہ ساتھ دینے کے لئے تیار ہوتا تھا۔ مگر آنحضرت مجھے بٹھا دیتے تھے۔ تیسری مرتبہ آنحضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا (مجھ سے بیعت لی)

ایک اور سلسلہ روایت میں لکھا ہے کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا نازل ہوئی رسول اللہ نے اپنے رشتہ داروں کو بلایا۔ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے کھانا کھا کر سیر ہوئے تو انہوں سے فرمایا اس بات کا کون ضامن ہوتا ہے کہ وہ میرا قرض ادا کریگا۔ اور میرے وعدے پورے کریگا۔ وہ شخص میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

معي في الجنة ويكون خليفتي في أهلي
فعرض ذلك على أهل بيته فقال أنا
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تقضي ديني وتنجز مواعيدي خرجه
أحمد في المناقب ؛ وعن ابن عباس
وقد سئل عن علي قال كان أشدنا
برسول الله صلى الله عليه وسلم
لزوما وأولنا به لحوقا خرجه ابن
الضحاك ؛ وعن عمر بن عبد الله
عن أبيه عن جده ان النبي صلى الله
عليه وسلم آخى بين الناس وترك
عليا حتى بقي آخرهم لا يرى له أخا
فقال يا رسول الله آخيت بين الناس
وتركتني قال ولم تراني تركتك إنما
تركتك لنفسي أنت أخي وأنا أخوك
فإن ذاكرك فقل أنا عبد الله و
أخو رسوله لا يدعيها بعدي إلا
كذاب خرجه أحمد في المناقب ؛
وعن جابر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم على باب الجنة
مكتوب لا إله إلا الله محمد رسول الله

میرے رشتہ داروں میں میرا
خلیفہ ہوگا۔ آنحضرتؐ نے اپنے
رشتہ داروں پر یہ چیز پیش کی
صرف علیؓ نے عرض کیا میں یہ کام
سرانجام دوں گا۔ رسول اللہؐ
نے فرمایا۔ تم میرے قرض لوٹاؤ گے
اور میرے وعدے پورے کروگے۔
ابن عباس سے مروی ہے آپ
سے علی کے بارے میں پوچھا گیا۔
آپ نے کہا اکثر رسول اللہ کے
ساتھ رہا کرتے اور سب سے پہلے
رسول اللہ کا ساتھ دیا۔
عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے وہ
آپ کے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہؐ نے لوگوں میں بھائی
چارہ قائم کیا اور علی کو کسی کا بھائی نہ بنایا
علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے
لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا
مگر مجھے چھوڑ دیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا
میں نے تجھے اپنی ذات کیلئے بچا رکھا
ہے تم میرے بھائی ہو اور میں تیرا
بھائی ہوں۔ تم کہو میں خدا کا بندہ
ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں
میرے بعد اس بات کا دعویٰ صرف جھوٹا شخص
ہی کریگا جابر سے روایت ہے رسول اللہؐ
نے فرمایا جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔

على أخو رسول الله ؛ وفي رواية
مكتوب على باب الجنة محمد رسول
الله على أخو رسول الله قبل
أن يخلق السموات بألفي سنة
خرجهما أبو أحمد في المناقب ؛
وخرج الاول الغساني في معجمه
وقد تقدمت احاديث المؤاخاة
بين الصحابة مستوعبا في باب
العشرة

ذكر اختصاصه بأن الله جعل ذرية نبيه في صلبه

تقدم في الذكر قبله قوله صلى الله
عليه وسلم أنت أخي وأبو ولدي ؛
وعن عبد الله بن عباس قال كنت
أنا والعباس جالسين عند رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذ دخل
علي بن أبي طالب فسلم فرد عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم السلام
وقام اليه وعانقه وقبل بين عينيه
وأجلسه عن يمينه فقال العباس

علیؑ رسولؐ اللہ کے بھائی ہیں۔
ایک اور روایت میں ہے کہ
جنت کے دروازے پر یہ
عبارت لکھی ہوئی ہے محمدؐ رسول
اللہ ہیں۔ اور علیؑ رسول اللہ
کے بھائی ہیں۔ آسمانوں کو پیدا
کرنے کے دو ہزار سال پہلے۔

خدا نے رسول کی اولاد علیؑ کی صلب میں قرار دی

رسولؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ تم
میرے بھائی ہو اور میرے
فرزندوں کے باپ ہو۔ یہ حدیث
پہلے ذکر ہو چکی ہے۔
عبداللہ بن عباس سے
مروی ہے کہ میں اور عباس
رسول اللہؐ کی خدمت میں
حاضر تھے۔ علیؑ تشریف لائے
آنحضرت کو سلام کیا۔ آپ
نے سلام کا جواب دیا۔ اٹھ
کر آپ کو گلے لگایا۔ آنکھوں
کے درمیان بوسہ دیا۔
دائیں طرف بٹھایا۔

یارسول اللہ اتحب ھذا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا عم واللہ للہ اشد حبا لہ منی
ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی
صلبہ وجعل ذریتی فی صلب ھذا
خرجہ ابو الخیر الحاکمی

عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ
اس شخص کو دوست رکھتے ہیں۔
آپ نے اپنے چچا سے فرمایا۔ خدا مجھ
سے زیادہ آپ سے محبت
کرتا ہے۔ خدا نے ہر نبی کی اولاد
اس کی صلب میں قرار دی ہے
اور میری اولاد (اس شخص (علیؑ)
کی صلب میں قرار دی ہے۔

ذکر اختصاصہ بانہ مولی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مولاہ

جس کا نبیؐ مولا علیؑ اس کا مولا

عن رباح بن الحارث قال
جاء رھط الی علی بالرحبۃ فقالوا
السلام علیک یا مولانا قال و
کیف اکون مولاکم وانتم عرب
قالوا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من
کنت مولاہ فعلی مولاہ قال
رباح فلما مضوا تبعتھم فسألت
من ھولاء قالوا نفر من الانصار
فیھم ابو ایوب الانصاری خرجہ
احمد وعنہ قال بینا علی جالس
اذ جاء رجل فدخل علیہ اثر السفر

رباح بن حارث سے مروی
ہے کہ مسجد کوفہ کے صحن میں ایک
گروہ حضرت علیؑ کی خدمت میں آیا
عرض کیا مولا آپ پر سلام ہو۔ فرمایا
تم عرب ہو میں تمہارا مولا کیسے ہو
گیا ہوں عرض کیا ہم نے غدیر خم
کے روز رسول اللہؐ سے سنا تھا۔
جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا
ہیں۔ رباح نے کہا جب یہ لوگ
چلے گئے تو میں ان کے پیچھے چلا گیا۔
میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون
لوگ ہیں تو انہوں نے کہا۔ یہ
انصار ہیں ان میں ابو ایوب
انصاری بھی ہیں۔ رباح سے مروی
ہے۔ کہ میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا
ایک شخص خدمت میں حاضر ہوا جس پر سفر کے آثار
نمایاں تھے۔

فقال السلام عليك يا مولاي
قال من هذا قال أبو أيوب الأنصاري
فقال علي افرجوا له ففرجوا فقال
أبو أيوب سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه
فعلي مولاه خرجه البغوي في معجمه

وعن البراء بن عازب قال كنا عند
النبي صلى الله عليه وسلم في سفر
فنزلنا بغدير خم فنودي فينا
الصلاة جامعة وكسح لرسول
الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرة
فصلى الظهر وأخذ بيد علي و
قال ألستم تعلمون اني أولى
بالمؤمنين من أنفسهم قالوا بلى
فأخذ بيد علي وقال اللهم من كنت
مولاه فعلي مولاه اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه قال فلقيه
عمر بعد ذلك فقال هنيئا لك يا
ابن أبي طالب اصبحت وأمسيت
مولى كل مؤمن ومؤمنة ؛ وعن
زيد بن أرقم مثله خرجه أحمد في

عرض کیا میرے مولا آپ پر سلام
ہو۔ پوچھا کون ہے کہا ابوایوب
انصاری ہیں۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔
آپ کو جگہ دے دو۔ انہوں نے
جگہ دے دی ابو ایوب انصاری نے
کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے
سنا جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ
مولا ہیں۔

براء بن عازب کا بیان ہے۔ میں
رسول اللہؐ کے ساتھ سفر میں تھا غدیر خم
کے مقام پر قیام کیا۔ نماز جامعہ کا
اعلان ہوا۔ درخت کے نیچے رسول
اللہؐ کے لئے جگہ صاف کی گئی۔ آپ نے
ظہر کی نماز پڑھی۔ علیؑ کے ہاتھ پکڑ کر
فرمایا کیا تم نے جانتے کہ میں مومنین
کی جان کا مالک ہوں عرض کیا ایسا ہی ہے" فرمایا
جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں
اے معبود! تو اس کو دوست رکھ جو
علیؑ کو دوست رکھے۔ جو علی کو دوست
رکھے۔ اور اس کو دشمن رکھ جو علیؑ
کو دشمن رکھے۔ اس کے بعد علیؑ سے
عمر نے عرض کیا۔ ابوطالب کے
فرزند آپ کو مبارک ہو۔ آپ
ہر مومن اور مومنہ کے مولا
ہو گئے۔

مسنده وخرج الاول ابن السمان و
خرج أحمد في كتاب المناقب معناه
عن عمر وزاد بعد قوله وعاد من
عاداه وانصر من نصره وأحب من
أحبه قال شعبة أو قال أبغض من
أبغضه وخرج ابن السمان عن
عمر منه من كنت مولاه فعلى
مولاه وخرجه المخلص الذهبي
عن حبشي بن جنادة وقال بعد وانصر
من نصره وأعن من أعانه ولم يذكر
ما بعده ؛ وعن أبي الطفيل قال قال
علي أنشد الله كل امرئ سمع رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم
غدير خم لما قام فقام ناس فشهدوا
انهم سمعوه يقول ألستم تعلمون
أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم
قالوا بلى يا رسول الله قال من كنت
مولاه فان هذا مولاه اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه فخرجت وفي
نفسي من ذلك شئ فلقيت زيد بن
أرقم فذكرت ذلك له قال قد سمعنا

زید بن ارقم نے اس طرح بیان
کیا۔ عمر کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ
ہیں "تو اس کو دشمن رکھ جو علیؑ کو
دشمن رکھے اسکی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے
اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے
شعبہ نے کہا یا یہ کہا اس سے بغض رکھ
جو علیؑ سے بغض رکھے"۔
ابن سمان نے عمر سے روایت کی
ہے جس کا میں مولا ہوں اس کے
علیؑ مولا ہیں۔ حبشی بن جنادہ سے
مروی ہے کہ آپ نے اس کے بعد فرمایا
اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے۔
اس کی اعانت کر جو علیؑ کی اعانت
کرے۔ اس کے بعد کچھ بیان نہیں کیا
ابو طفیل نے کہا کہ علیؑ نے فرمایا میں ہر
آدمی کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں
جس نے غدیر خم کے مقام پر رسول اللہؐ
کا اعلان سنا ہو وہ اس بات سے آگاہ
کرے، گواہوں نے گواہی دی کہ ہم نے
رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا تھا "کیا تم
نہیں جانتے کہ میں مومنین کی جان کا مالک ہوں۔
انہوں نے کہا ہاں ایسا ہے یا رسول اللہ فرمایا
جسکا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں۔
اے معبود! تو اسے دوست رکھ جو اسے
دوست رکھے تو اسے دشمن رکھ جو اسے
دشمن رکھے میرا دل یہ سن کر مطمئن نہ ہوا تھی
میں زید بن ارقم سے ملا اس سے یہ واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے یہ حدیث آنحضرت

من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک لہ قال ابو نعیم قلت لفطر یعنی الذی روی عنہ الحدیث کم بین القول وبین موتہ قال مائۃ یوم خرجہ ابوحاتم وقال یرید موت علی بن ابی طالب وخرج الترمذی عنہ من ذلک من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقال حسن غریب وخرجہ احمد عن سعید بن موھب ولفظہ قال نشد علی فقام خمسۃ او ستۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشھدوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ وعن زید بن ارقم قال استنشد علی الناس فقال انشد اللہ رجلا سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام ستۃ عشر رجلا فشھدوا ۔ وعن زیاد بن ابی زیاد قال سمعت علی بن ابی طالب ینشد الناس فقال انشد اللہ

حدیث سنی ہے۔ ابونعیم کا بیان ہے کہ میں نے راوی حدیث فطر سے پوچھا کہ اس حدیث کے بیان کرنے اور حضرت علی کی مدت کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ کہا سو دن کا وقفہ ہے۔ ابوحاتم نے کہا مدت سے علیؑ کی موت مراد ہے۔ ترمذی نے من کنت مولاہ کی حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔ سعید بن وھب نے کہا۔ کہ حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا۔ پانچ یا چھ صحابی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ ہم نے من کنت مولاہ والی حدیث رسول اللہ صلعم سے سنی تھی۔ زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس کس نے یہ حدیث سنی تھی جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔ اے اللہ تو اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے۔ اور تو اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی کرے سولہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے یہ حدیث سنی تھی۔

رجلا مسلما سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال فقام اثنی عشر رجلا بدریا فشهدوا ومن بریدة قال غزوت مع علی الیمن فرأیت منه جفوة فلما قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکرت علیا فتنقصته فرأیت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر وقال یا بریدة الست اولی بالمومنین من انفسهم قلت بلی یا رسول الله قال من کنت مولاه فعلی مولاه خرجه احمد ؛ ومن عمر انه قال علی مولی من کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مولاه ؛ ومن سالم قیل لعمر انک تصنع بعلی شیأ ما تصنعه باحد من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه مولای ؛ ومن عمر قد جاءه اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض بینهما یا ابا الحسن فقضی علی بینهما فقال احدهما هذا یقضی بیننا فوثب الیه عمر واخذ بتلبیبه وقال ویحک

زیاد بن ابی زیاد سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا۔ فرمایا میں مسلمان آدمی سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ غدیر خم کے مقام پر کس کس نے رسول کو (من کنت) فرماتے ہوئے سنا تھا۔ بارہ بدری صحابہ نے کھڑے ہو کر کہا ہم نے رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی تھی۔ بریدہ سے روایت ہے میں نے علیؑ کے ساتھ مل کر یمن کی جنگ لڑی تھی۔ آپ نے میرے ساتھ زیادتی کی۔ جب میں جنگ سے واپس ہوا تو رسول اللہؐ سے آپکی شکایت کی شکایت کے بعد رسول اللہؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا اے بریدہ کیا میں تم لوگوں کی جان کا مالک نہیں ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ مالک ہیں۔ فرمایا جس کا میں مولا ہوں اُس کے علیؑ مولا ہیں۔ عمر نے کہا جس کے رسول اللہ مولا ہیں۔ اس کے علیؑ مولا ہیں حضرت عمر سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ جسقدر علیؑ کی عزت کرتے ہیں اسقدر کسی اور صحابی کی نہیں کرتے کہا اس لئے کہ آپ میرے مولا ہیں حضرت عمر کے پاس دو دیہاتی جھگڑا لے کر آئے آپ نے علیؑ سے کہا دونوں کا فیصلہ کیجئے آپ نے فیصلہ کیا۔ ایک کہنے لگا یہی فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عمر نے لپک کر اس شخص کا گریبان پکڑ لیا۔ کہا تمہارے لئے ہلاکت ہو جائے۔

أتدري من هذا هذا مولاي ومولى
كل مؤمن ومن لم يكن مولاه فليس
بمومن ؛ وعن وقد نازعه رجل في
مسألة فقال بيني وبينك هذا الجالس
واشار الى علي بن ابي طالب فقال
الرجل هذا الابطن فنهض عمر عن
مجلسه واخذ بتلبيبه حتى شاله من
الارض ثم قال اتدري من صغرت
مولاي ومولى كل مسلم خرجه ابن السمان

شرح :- غدير خم موضع بين
مكة والمدينة بالجحفة وبيان معنى
الحديث بيان متعلق من ذهب الى
امامة علي رضي الله عنه والجواب
عنه وحمل الحديث على المعنى المناسب
لما تقدم في امامة أبي بكر قد تقدم
في فصل خلافة أبي بكر

ذكر اختصاصه بأنه من النبي صلى الله عليه وسلم وانه ولي كل مؤمن بعده

قد تقدم طرف من أحاديث انه

. یہ کون شخص ہے۔ یہ میرے
اور ہر مومن کے مالک ہیں۔ جو شخص
آپ کو اپنا مالک تصور نہ کرے
وہ مومن نہیں ہے۔ ایک شخص
نے کسی مسئلہ میں حضرت عمرؓ سے
جھگڑا کیا۔ آپ نے کہا میرے
اور میرے درمیان یہ بیٹھنے والا
شخص فیصلہ کرے گا۔ آپ نے
علیؓ کی طرف اشارہ کیا۔ اس شخص
نے کہا یہ بڑے پیٹ والا
(فیصلہ کرے گا۔) حضرت نے
اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس
کا گریبان پکڑ کر اُچھال کر
زمین پر گرا دیا اور کہا یہ
میرے اور ہر مومن کے آقا
ہیں۔ توضیح غدیر مکہ اور مدینہ
کے درمیان جحفہ میں ایک
جگہ ہے۔

رسول اللہؐ کے بعد آپ
ہر مومن کے آقا ہیں۔

من النبي صلى الله عليه وسلم ٭ وعن
عمران ابن حصين قال بعث رسول
الله صلى الله عليه وسلم سرية واستعمل
عليها عليا قال فمضى على السرية فاصاب
جارية فانكروا عليه وتعاقد أربعة
من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
وقالوا اذا لقينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم أخبرناه بما صنع علي فقال
عمران وكان المسلمون اذا قدموا
من سفر بدؤا برسول الله صلى الله
عليه وسلم وسلموا عليه ثم انصرفوا الى
رحالهم فلما قدمت السرية سلموا
على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام أحد الاربعة فقال يا رسول
ألم تر ان عليا صنع كذا وكذا فاعرض
عنه ثم قام الثاني فقال مثل مقالته
فأعرض عنه ثم قام الثالث فقال
مثل مقالته فأعرض عنه ثم قام
الرابع فقال مثل ما قالوا فأقبل
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
والغضب يعرف في وجهه فقال

عمران بن حصین سے مروی
ہے۔ کہ آنحضرت نے ایک
لشکر علیؑ کی سرکردگی میں روانہ
فرمایا۔ اس جنگ میں ایک
لونڈی دستیاب ہوئی۔
جس کو حضرت علیؑ نے لے
لیا۔ مگر رسول اللہؐ کے چار
صحابہ نے اس پر اعتراض
کیا۔ آپس میں طے کیا کہ جب
رسول اللہؐ سے ملیں گے تو
علیؑ کی شکایت کریں گے۔
عمران نے کہا جب مسلمان
جنگ سے واپس آتے
تو پہلے آنحضرتؐ کو سلام کرتے
پھر اپنے گھروں کو جاتے جب
لشکر واپس آیا تو آنحضرت کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ چار
میں سے ایک نے کہا یارسول
اللہؐ علیؑ نے فلاں فلاں
زیادتی کی ہے۔ آنحضرتؐ نے
اس سے رُخ موڑ لیا۔ دوسرے
نے شکایت کی۔ اس سے
یہی سلوک کیا تیسرے کی شکایت
پر بھی برتاؤ کیا۔ چوتھے آدمی نے
اپنے تینوں ساتھیوں کی بات کی تائید
کی۔ رسول اللہؐ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے
آپ کے رُخ انور سے

ما تريدون من علي ثلاثا ان عليا
مني وانا منه وهو ولي كل مومن بعدي
خرجه الترمذي وقال حسن غريب
وابوحاتم وخرجه احمد وقال فيه فا
قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم
على الرابع وقد تغير وجهه فقال
دعوا عليا دعوا عليا علي مني وانا منه
وهو ولي كل مومن بعدي ؛ وعن بريدة
قال بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم سرية وامر عليها رجلا وانا
فيها فاصبنا سبيا فكتب الرجل الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابعث لنا من يخمسه فقال فبعث
عليا وفي السبي وصيفة هي من افضل
السبي قال فخمس وقسم قال فخرج
وراسه يقطر قلنا يا ابا الحسن ما هذا
قال الم تروا الى الوصيفة التي كانت
في السبي فاني قسمت وخمست صارت
في الخمس ثم صارت في اهل بيت
النبي صلى الله عليه وسلم ثم صارت
في آل علي ووقع بها فكتب الرجل

ناراضگی کے آثار نمایاں تھے۔
تین دفعہ فرمایا علیؑ سے کیا چاہتے
ہو۔ علیؑ مجھ سے ہے میں
علیؑ سے ہوں۔ علیؑ میرے بعد
ہر مومن کے آقا ہیں۔ ترمذی
نے بیان کیا کہا یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ امام احمد حنبل نے یوں بیان
کیا ہے کہ رسول اللہ چوتھے شخص
کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ
کے چہرے مبارک کا رنگ بدلا
ہوا تھا۔ فرمایا علیؑ کو چھوڑ دو۔
علیؑ کو چھوڑ دو (دو دفعہ فرمایا)
علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے
ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مومن کے
سردار ہیں۔ بریدہ سے مروی
ہے۔ رسول اللہ نے ایک شخص
کی سرکردگی لشکر روانہ کیا میں
اس لشکر میں شامل تھا۔ قیدی ہاتھ آئے۔
ہمارے قائد نے رسول اللہ کی خدمت میں لکھا
کہ کسی شخص کو ہمارے پاس بھیجو جو اس مال سے
خمس نکالے آنحضرت نے علیؑ کو بھیجا قیدیوں
میں ایک خوبصورت لونڈی تھی علیؑ نے خمس
نکال کر مال تقسیم کیا باہر تشریف لائے آپ
کے قطرے پانی گرتے تھے ہم لوگوں نے کہا
یا ابوالحسن یہ کیا ہوا فرمایا قیدیوں میں لونڈی
نہیں دیکھتے میں نے مال تقسیم کیا۔ لونڈی خمس
میں آگئی پھر

آل علیؑ کے حصہ میں آگئی۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو خط لکھا

الى النبي صلى الله عليه وسلم فعلت
الجعل مصدقا قال فجعلت اقرأ الكتاب
واقول صدق قال فامسك يدي
والكتاب وقال تبغض عليا قلت نعم
قال فلا تبغضه وان كنت تحبه فازدد له
حبا فوالذي نفسي بيده لنصيب
آل علي في الخمس أفضل من وصيفة
قال فما كان من الناس أحد بعد
قول رسول الله صلى الله عليه وسلم
أحب الي من علي ؛ وفي رواية فلما
أتيت النبي صلى الله عليه وسلم ودفعت
الكتب فقرئ عليه فرأيت الغضب
في وجهه صلى الله عليه وسلم فقلت
يا رسول الله هذا مكان العائذ
بعثتني مع رجل وأمرتني أن أطيعه
ففعلت ما امرت فقال رسول الله صلى
الله صلى الله عليه وسلم لا تقع في علي
فانه مني وانا منه وهو وليكم بعدي
خرجها أحمد ؛ وعنه قال بعث رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليا على خالد ليقبض الخمس فكنت

میں یہ خط لے کر آنحضرت ؐ کی
خدمت میں آیا۔ عرض کیا مجھے بطور
مصدق کے روانہ کیا ہے۔ میں خط
پڑھتا جاتا تھا۔ اور ساتھ ہی اس
کی تصدیق کرتا جاتا تھا۔ راوی کا
بیان ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ
پکڑ لیا اور خط لے آیا۔ فرمایا۔
تم علیؑ سے بغض رکھتے ہو۔ میں نے
کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا علیؑ
سے بغض رکھتے ہو۔ میں نے کہا۔
ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا اس سے بغض
نہ رکھا کرو۔ اگر آپ سے محبت
کرتے ہو۔ تو اس میں اضافہ کرو۔
قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے
قبضے میں میری جان ہے۔ اولاد
علیؑ کا خمس میں حصہ لونڈی سے بڑھ کر
ہے۔ رسول اللہؐ کے فرمان کے بعد علی سب سے
زیادہ میرے محبوب تھے۔ ایک روایت
میں یوں ہے۔ میں بریدہ رسول اللہؐ کی خدمت میں
حاضر ہوا خط آپ کے حوالے کیا خط آپ کے
سامنے پڑھا گیا۔ میں نے آنحضرتؐ کے
رخ انور میں ناراضگی کے آثار دیکھے عرض
کیا۔ یا رسول اللہؐ میں پناہ مانگتا ہوں۔
آپ نے مجھے ایک شخص کے ساتھ بھیجا۔
میں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی رسول اللہؐ
نے فرمایا علیؑ کے درپے نہ ہو وہ مجھ سے
ہے۔ اور میں اس سے ہوں۔ بریدہ سے روایت
ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے خمس لینے کے لئے علیؑ کو
خالد کے پاس بھیجا میں علی سے بغض رکھتا تھا۔

أبغض عليا فاصطفى منه سبية فأصبح
وقد اغتسل فقلت لخالد أما ترى الى
هذا فلما قدمنا على النبي صلى الله
عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال
يا بريدة أتبغض عليا قلت نعم قال
لا تبغضه فأن له في الخمس أكثر من
ذلك أخرجه البخاري ۞ وعنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم من كنت
وليه فعلي وليه أخرجه أبو حاتم ۞
وعن علي قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا جمع الله الاولين
والآخرين يوم القيامة ونصب الصراط
على جسر جهنم ما جازها حتى كانت
معه براءة بولاية علي بن أبي طالب
خرجه الحاكمي في الاربعين والمراد
بالولاية والله أعلم الموالاة والنصرة
والمحبة ۞ وعن ابن مسعود قال
أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخذ بيد علي وقال هذا
ولي وأنا وليه واليت من والاه
وعاديت من عاداه خرجه الحاكمي

علیؑ نے خمس سے ایک لونڈی چن
لی۔ صبح کو علیؑ نے غسل کیا۔ میں نے
خالد سے کہا۔ اس شخص کو دیکھو اس
نے کیا کیا ہے؟ جب ہم رسول اللہؐ
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو
اس بات سے آگاہ کیا۔ مجھ سے فرمایا
تم علیؑ سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے
عرض کیا ہاں۔ فرمایا علیؑ سے بغض
نہ رکھو۔ علیؑ کا خمس میں اس سے
بھی زیادہ حق ہے۔ بریدہ آنحضرت
سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ
نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں اُسکے
علیؑ ولی ہیں۔ علیؑ سے روایت ہے
کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قیامت
کا روز ہوگا۔ تو خداوند اولین اور
آخرین کو جمع کریں گے۔ اور جہنم کو
پل صراط کو نصب کریگا جب تک کسی
کی ولایت کا ٹکٹ نہیں ہوگا۔ کوئی
شخص اس کو عبور نہیں کر سکے گا۔ ولایت
سے مراد موالات، نصرت اور محبت
ہے۔ واللہ اعلم۔ ابن مسعود سے مروی
ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ
کر فرمایا۔ یہ میرا ولی ہے اور میں اس کا ولی
ہوں۔ میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔
جو اس کو دوست رکھتا ہے۔ میں اس سے
دشمنی کرتا ہوں جو اس سے دشمنی کرے۔

ذکر حق علی علی المسلمین

عن عمار بن یاسر وأبي أیوب قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی الولد خرجه الحاکمی۔

وعن أبي مقدم صالح قال لما حضرت عبدالله بن عباس الوفاة قال اللهم اني أتقرب الیك بولایة علي بن أبي طالب خرجه أحمد في المناقب۔ الکلام علی هذا الحدیث وبیان متعلق الرافضة منه الجواب منه والجمع بینه وبین ما تقدم في خلافة أبي بکر تقدم في فصل خلافة أبي بکر۔

ذکر اختصاصه بأن جبریل منه

عن أبي رافع قال لما قتل علي أصحاب الألویة یوم أحد قال جبریل یا رسول الله ان هذه لهي المواساة فقال له النبي صلی الله علیه وسلم انه مني وأنا منه فقال جبریل وأنا

مسلمانوں پر علیؑ کا حق

عمار یاسرؓ اور ابوایوبؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علیؑ کا مسلمانوں پر اسقدر حق ہے جس قدر والد کا بیٹے پر۔ ابومقدام صالح بیان کرتے ہیں۔ کہ جب عبداللہ بن عباس کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو کہا اے پالنے والے میں علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کا واسطہ دے کر تیرا قرب چاہتا ہوں۔

جبرائیلؑ علیؑ سے ہیں

ابو رافع سے روایت ہے کہ احد کی لڑائی میں جب علیؑ اصحاب الویہ کو قتل کیا جبرائیل نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اس کو مواسات کہتے ہیں۔ فرمایا کیوں نہ ہو۔ فرمایا علیؑ مجھ سے ہے۔ اور میں اس سے ہوں۔ جبرائیل نے کہا۔ یا رسول اللہؐ میں تم دونوں سے ہوں۔

منکما یا رسول اللہ خرجہ أحمد فی المناقب،

ذکر اختصاصہ بتأیید اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ وکتبہ ذلک علی ساق العرش وعلی بعض الحیوان

عن أبی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ أسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتابا فھمتہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ خرجہ الملاء فی سیرتہ

وعن ابن عباس کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الطائر فی فیہ لوزۃ خضراء فالقاھا فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلھا ثم کسرھا فاذا فی جوفھا دودۃ خضراء مکتوب فیھا بالاصفر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی خرجہ ابو الخیر

خداوند تعالیٰ کا نبیؐ کی علیؑ کے ذریعہ مدد کرنا عرش اور بعض حیوانوں پر اس کا لکھا ہوا ہونا

ابوالحمراء سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے نے فرمایا۔ میں نے شب معراج میں عرش کی دائیں طرف دیکھا۔ ایک کتاب کو دیکھا جس میں لکھا ہوا تھا۔ میں نے علیؑ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اور نصرت کی۔

ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک پرندہ آیا جس کے منہ میں سبز بادام تھا۔ اس نے اس کو نبی کی گود میں گرا دیا۔ آنحضرتؐ نے اس کو اٹھا کر چوما اور پھر توڑا۔ اس سے ایک سبز رنگ کا ایک کیڑا نکلا جس پر زرد رنگ سے یہ لکھا ہوا تھا۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد رسول اللہ ہیں۔ میں نے آپ کی علیؑ کے ذریعے مدد کی۔

القزويني الحاكمي۔

ذكر اختصاصه بالتبليغ عن النبي صلى الله عليه وسلم

عن أبي سعيد أو أبي هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقة علي فعرفه فأتاه فقال ما شأني قال خيران رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني ببراءة فلما رجعنا انطلق ابوبكر الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله ما لي خير قال انت صاحبي في الغار غير انه لا يبلغ غيري او رجل مني يعني عليا۔

(شرح) بغام الناقة. صوت لا تفصح به تقول منه بغمت تبغم بالكسر وبغمت الرجل اذا لم تفصح له عن معنى ما تحدثه. ضجنان جبل بناحية مكة ومن سجا برانهم حين رجعوا من الجعرانة الى المدينة بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر على الحج فاقبلنا

علیؓ کا نبیؐ کی جانب تبلیغ کرنا

ابو سعید یا ابو ھریرہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر کو روانہ (مکہ کی طرف) کیا جب ہم ضجنان میں پہنچے تو علیؓ کی اونٹنی کی آواز سنائی دی حضرت ابو بکر اونٹنی کی آواز کو پہچان کر آپ کے پاس آئے پوچھا میرے بارے کیا حکم ہے فرمایا بھلائی ہے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ برات دے کر بھیجا ہے جب ہم مدینہ میں واپس آئے تو ابو بکر رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا بھلائی ہے۔ تم میرے غار کے ساتھی ہو۔ میرا پیام غیر نہیں پہنچا سکتا۔ میرا اپنا یعنی علیؓ ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ ضجنان مکہ کے علاقہ کی پہاڑی کا نام ہے۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ جب یہ لوگ انہ سے مدینہ واپس آئے تو رسول اللہ نے ابو بکر کو حج

معه حتى اذا كان بالعرج ثوب بالصبح
فلما استوى بالتكبير سمع الرغوة خلف
ظهره فوقف على التكبير فقال هذه
دغوة ناقة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلعله ان يكون رسول الله صلى
الله عليه وسلم فنصلي معه فاذا على
عليها فقال له ابوبكر امير ام رسول
فقال لا بل رسول ارسلني رسول الله
صلى الله عليه وسلم ببراءة اقرؤها
على الناس في مواقف الحج فقدمنا
مكة فلما كان قبل التروية بيوم قام
ابوبكر فخطب الناس حتى اذا فرغ قام
على فقرأ براءة حتى ختمها ثم خرجنا
معه حتى اذا كان يوم عرفة قام ابوبكر
فخطب الناس فعلمهم مناسكهم حتى اذا
فرغ قام على فقرأ على الناس براءة
حتى ختمها ثم كان يوم النحر فافضنا
فلما رجع ابوبكر خطب الناس فحدثهم
عن افاضتهم وعن نحرهم وعن مناسكهم
فلما فرغ قام على فقرأ على الناس
براءة حتى ختمها فلما كان يوم النفر

پر روانہ کیا۔ ہم لوگ آپ کے
ساتھ تھے۔
عرج پر وارد ہوئے۔ صبح کی اذان
ہوئی۔ تکبیر کہنے لگے۔ اپنے پیچھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی
کی آواز سنی۔ آپ نماز پڑھانے سے
رک گئے۔ خیال کیا ممکن ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہوں اور
ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔
اچانک علیؑ تشریف لائے۔ آپ سے
ابوبکر نے پوچھا۔ امیر بن کر آئے ہو
یا پیام رساں ہو کر آئے ہو۔ فرمایا
پیام رساں ہو کر آیا ہوں۔ مجھے رسول
اللہ نے سورہ برات دے کر بھیجا ہے
میں مواقف حج میں یہ آیات لوگوں
کو سناؤں گا۔ ہم لوگ مکہ میں
آ گئے۔ ترویہ کے روز سے ایک
دن پہلے ابوبکر نے لوگوں کو خطبہ دیا۔
اور اُن کو حج کے احکام تعلیم فرمائے
پھر علی نے لوگوں کو سورہ برات
پڑھ کر سنائی۔ قربانی کے روز ہم نے
افاضہ کیا۔ جب ابوبکر واپس آئے
تو لوگوں کو افاضہ، قربانی اور احکام
حج کی تعلیم دی۔

الاول قام ابوبکر فخطب الناس فحدثهم
کیف ینفرون وکیف یرمون وعلمهم
مناسکهم فلما فرغ قام علی فقرأ
علی الناس براءة حتی ختمها خرجهما
ابوحاتم وخرج الثانی النسائی
(شرح) الجعرانة، موضع
بقرب مکة معروف یعتمر منه
أهل مکة فی کل عام مرة فی ذی
القعدة لان النبی صلی الله علیه وسلم
اعتمر منها بعد مرجعه من الطائف
لثنتی عشرة لیلة بقیت من القعدة و
فیها لغتان اسکان العین والتخفیف
وکسرها مع تشدید الراء، والعرج
منزل بطریق مکة والیه ینسب العرجی
الشاعر وهو عبدالله بن عمر بن عثمان
بن عفان ذکره الجوهری والصواب
عبدالله بن عمر بن عمرو بن عثمان بن
عفان۔ والتثویب۔ فی الصبح أن یقول
الصلاة خیر من النوم ثم قد یراد به
الایذان بالصلاة ولعله المراد هنا
والرغوة۔ والرغا بمعنی وهو صوت

جب ابوبکر فارغ ہو گئے تو علیؓ
نے سورہ برأت پڑھ ختم کی۔ جب
پہلے کوچ کا علم ہوا۔ تو ابوبکر نے
کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور لوگوں
کو سمجھایا کہ کس طرح کوچ کرنا چاہئے
اور کس طرح پتھر مارنے چاہئیں۔
لوگوں کو احکام حج کی تعلیم دی
آپ کے فارغ ہونے کے بعد
علیؓ نے لوگوں کو سورہ برات پڑھ
کر سنائی۔
شرح انہ ایک جگہ کا نام ہے۔
جو مکہ کے قریب ہے اور مشہور ہے
اہل مکہ ہر سال وہاں سے ماہ
ذیقعد میں عمرہ کی نیت کرتے
ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے طائف سے واپسی پر وہاں
سے نیت کی تھی۔ ماہ ذیقعد کی بارہ
راتیں باقی تھیں۔ عرج مکہ کی راہ
میں ایک منزل کا نام ہے۔
عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان عرجی
شاعر اس کی طرف منسوب ہے جس کو
جوہری نے ذکر کیا۔ آپکا درست سلسلہ نسب
یوں ہے عبداللہ بن عمر بن عمرو بن عثمان بن عفان
تثویب فی الصبح کے معانی الصلوٰۃ خیر
من النوم کہنا ہے۔ کبھی کبھی نماز کی اذان مراد
لی جاتی ہے یہاں یہی مراد ہے۔
اونٹ کی زوردار آواز کو کہتے ہیں۔

ذوات الخف يقول رغا البعير يرغو
رغاء اذا ضج * وعن علي رضي الله
عنه قال لما نزلت عشرة آيات من
براءة على النبي صلى الله عليه وسلم
دعا النبي صلى الله عليه وسلم أبا بكر
فبعثه بها ليقرأها على اهل مكة ثم
دعاني فقال لي ادرك أبا بكر فحيثما لقيته
فخذ الكتاب فاذهب به الى أهل مكة
فاقرأه عليهم فلحقته بالجحفة فأخذت
الكتاب منه ورجع أبو بكر الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول
الله نزل في شئ قال لا جبريل جاء
ني فقال لن يؤدي عنك الا أنت
أو رجل منك

(شرح) قوله فرجع أبو بكر الظاهر
أن رجوعه كان بعد مرجعه من الحج
يشهد له الحديث المتقدم وأطلق
عليه لفظ الرجوع لوجود حقيقة الرجوع
فيه جمعا بينهما * وعنه أن النبي صلى
الله عليه وسلم حين بعثه ببراءة قال
يا رسول الله اني لست باللسن ولا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
سورہ برأت کی دس آیات نازل ہوئیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
ابوبکر کو بلا کر آیات آپ کے حوالے
کیں۔ تاکہ آپ اہل مکہ کے پاس جاکر
یہ آیات ان کو سنائیں۔ پھر آنحضرتؐ
نے مجھے بلا کر کہا۔ جہاں بھی ابوبکر
ملیں ان سے آیات کو لے لو اور خود جاکر
اہل مکہ کو سناؤ۔ میں نے جحفہ میں آپ کو
جا لیا۔ اور میں نے آیات کو لے لیا۔
ابوبکر واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض
کیا۔ یا رسول اللہ میرے بارے میں کوئی
حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ جبرائیل
آئے تھے۔ کہ ان آیات کو تم خود پہنچاؤ
یا وہ شخص پہنچائے جو تم میں سے ہو۔

شرح۔ حضرت ابوبکر حج کرکے واپس
رسول اللہ کی خدمت میں آئے۔
تحقیق حقیقت یہ ہے کہ آپ راستے
سے واپس آگئے تھے حج نہیں کیا
تھا۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔
کہ جب رسول اللہ نے آپ کو سورۃ برات
تو آپ نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ

بالخطيب قال ما بد لي أن يذهب بها
أنا أو تذهب بها أنت قال فإن كان
ولا بد فاذهب أنا قال انطلق فإن
الله يسدد لسانك ويهدي قلبك
قال ثم وضع يده على فمه خرجه أحمد

وعن حبشي بن جنادة وكان قد شهد
حجة الوداع قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم علي مني وأنا منه
ولا يؤدي عني إلا أنا أو علي خرجه
الحافظ السلفي ....

میں کوئی مقرر یا خطیب نہیں ہوں آپ خود
تشریف لے جائیں اگر میرا جانا ضروری ہے تو پھر
میں خود جاتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم جاؤ۔ خدا تعالیٰ
آپ کی زبان کو درست رکھے گا اور تمہارے دل کو ہدایت
دیگا پھر رسول اللہ صلعم نے اپنا ہاتھ آپ کے دہن اقدس پر
رکھ دیا۔ حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع
کے موقع پر موجود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ میں
خود تبلیغ کروں یا علیؑ تبلیغ کرے ......

ذكر اختصاصه بإقامة النبي صلى الله عليه وسلم إياه مقامه في نحر بقية بدنه وإشراكه إياه في هديه صلى الله عليه وسلم

رسولؐ اللہ کا اپنے قربانی کے جانور کا علیؑ سے نحر کرانا اور آپ کو اپنی قربانی میں شریک کرنا

عن جابر حديثه الطويل وفيه
فنحر رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاثا وستين بدنة بيده وأعطى عليا
فنحر ما غبر منها وأشركه في هديه
ثم أمر من كل بدنة ببضعة فجعلت
في قدر فطبخت فأكلا من لحمها
وشربا من مرقها خرجه مسلم

جابر سے طویل حدیث منقول ہے کہ رسولؐ اللہ
نے ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کئے ان کے علاوہ
جو باقی بچ گئے وہ علیؑ کو نحر کرنے کے لئے عطا فرمائے
اور آپ کو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ کو حکم دیا
کہ ہر ایک اونٹ سے کچھ گوشت لے کر ہنڈیا میں
ڈال کر پکایا جائے۔ جب گوشت گل گیا تو دونوں
نے ملکر گوشت کھایا اور شوربا پی لیا۔

ذکر اختصاصه بالقیام علی بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن علی امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمھا وجلودھا وان لا اعطی الجزار منھا شیا

رسول اللہ کی طرف سے علیؑ کا قربانی کرنا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور ذبح کرنے کا حکم دیا کہ میں اس کے گوشت اور چمڑے کو صدقہ کے طور پر دے دوں اور ذبح کرنے والے کو اس میں سے کوئی چیز نہ دوں۔

ذکر اختصاصه بانه لا یجوز احد الصراط الا من کتب له علی الجواز

عن قیس بن حازم قال التقی ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابوبکر فی وجه علی فقال له مالک تبسمت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز احد الصراط الا من کتب له علی الجواز اخرجه ابن السمان فی الموافقة

علیؑ کے ٹکٹ کے سوا کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کر سکے گا

قیس بن حازم نے کہا ابوبکر اور علیؑ کی آپس میں ملاقات ہوگئی علیؑ کو حضرت ابوبکر نے دیکھا اور مسکرا دیا علیؑ نے پوچھا آپ کیوں مسکراتے ہیں۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ سے فرماتے سنا کہ کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کر سکے گا جب تک علیؑ اس کو ٹکٹ نہ دیں گے۔

ذكر اختصاصه بمغفرة من الله اياه يوم عرفة

عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقال ان الله عزوجل قد باهى بكم و غفر لكم عامة ولعلي خاصة واني رسول الله غير محاب بقرابتي خوجه أحد

خدا نے علیؑ کو عرفہ کے روز بخش دیا۔

فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ عرفہ کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا خداوند عالم آپ حضرت کے ذریعہ فخر کرتا ہے۔ آپ حضرات کو عام طور اور علیؑ کو خاص طور بخش دیا ہے۔

ذكر اختصاصه بسيادة العرب وحث الانصار على حبه

عن الحسن بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا الى سيد العرب يعني عليا قالت عائشة ألست سيد العرب قال أنا سيد ولد آدم و علي سيد العرب فلما جاء أرسل الى الانصار فأتوه فقال لهم يا معشر الانصار الا أدلكم على ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدي أبدا قالوا بلى يا رسول الله قال هذا علي فاحبوه بحبي واكرموه بكرامتي فان جبريل عليه السلام أخبرني بالذي

علیؑ عرب کے سردار ہیں آنحضرتؐ آپکی محبت پر انصار کو آمادہ کرنا۔

حسن بن علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے عرب کے سردار علیؑ کو بلا کر لا دو۔ عائشہ نے عرض کیا کہ آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہیں ایک شخص کے بارے میں

تشریف لائے تو انصار کو بلوا کر فرمایا۔ کہ میں تمہیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بارے میں آگاہ کرتا ہوں اگر اسکا دامن پکڑوگے کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ فرمایا یا رسول اللہ ایسا کون شخص ہے؟ فرمایا تمہارے سامنے علیؑ موجود ہیں۔ میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو اور میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو۔ مجھے اس بات سے جبرائیل نے آگاہ کیا۔ اور میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آگاہ کیا۔

قلت لكم عن الله عز وجل خرجه الفضائلي والخجندي والمراد سيد شباب العرب لانه تقدم في خصائص أبي بكر انه سيد كهول العرب جمعا بين الحديثين

ذكر اختصاصه بسيادة المسلمين وولاية المتقين وقيادة الغر المحجلين

عن عبد الله بن سعد بن زرارة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسري بي انتهيت الى ربي عز وجل فأوحى الي أو أمرني شك الراوي في علي بثلاث انه سيد المسلمين وولي المتقين وقائد الغر المحجلين خرجه المحاملي ٭

وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك سيد المسلمين وامام المتقين وقائد الغر المحجلين ويعسوب الدين خرجه علي بن موسى الرضا

ذكر سيادته في الدنيا والآخرة

عن ابن عباس قال نظر رسول الله

آپ عرب کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اور ابو بکر عرب کے بڈھوں کے سردار ہیں۔ اب دونوں حدیث میں اختلاف نہیں ہے۔

علی مسلمانوں کے سردار، متقین کے ولی اور غر المحجلین کے قائد

عبداللہ بن سلام زرارہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں معراج کے موقعہ پر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا۔ تو خدا نے مجھے وحی کی یا مجھے حکم دیا۔ راوی کو شک ہوا۔ کہ آپ نے کون سا لفظ فرمایا۔ علیؑ میں تین خصوصیات ہیں۔ آپ مسلمانوں کے سردار ہیں۔ متقی کے امام غر المحجلین کے قائد اور دین کے لیسوب ہیں۔ امام موسیٰ رضا علیہ السلام نے بیان کیا۔

علی دنیا و آخرت میں سردار ہیں

ابن عباس سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم الی علی بن أبی طالب فقال أنت سید فی الدنیا وسید فی الآخرۃ خرجہ أبو عمرو أبو الخیر الحاکمی

علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ تم دنیا میں بھی سردار ہو۔ اور آخرت میں بھی۔

ذکر اختصاصہ بالولایۃ والارث

علیؑ رسول اللہؐ کے ولی اور وارث ہیں۔

عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وان علیا وصیی ووارثی خرجہ البغوی فی معجمہ ‌۞ وعن أنس قال قلنا لسلمان سل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وصیہ؟ فقال سلمان یارسول من وصیک؟ قال : یا سلمان، من کان وصی موسی قال یوشع بن نون قال فان وصیی ووارثی یقضی دینی وینجز موعدی علی بن أبی طالب خرجہ فی المناقب

بریدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ولی اور وارث ہوتا ہے۔ علیؑ میرے وصی اور وارث ہیں۔ انس سے مروی ہے کہ ہم نے سلمانؓ سے کہا کہ رسول اللہؐ سے پوچھو کہ آپ کے وصی کون ہیں۔ آپ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یارسول اللہؐ آپ کے وصی کون ہیں۔ فرمایا موسےٰ کے وصی کون تھے۔ عرض کیا۔ یوشع بن نون۔ فرمایا۔ میرے وصی میرے وارث میرے قرض ادا کرنے والے اور میرا وعدہ پورا کرنیوالے علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

ذکر اختصاصہ بغسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما توفی

علیؑ کا رسول اللہؐ کو غسل دینا

قال ابن اسحاق لما غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی أسندہ الی صدرہ وعلیہ قمیصہ یدلکہ بہ من ورائہ ولا یفضی بیدہ الی رسول اللہ

ابن اسحاق نے کہا کہ جب رسول اللہؐ کو غسل دیا گیا تو علی علیہ السلام نے آپ کو سینے سے لگایا ہوا تھا آنحضرتؐ پر قمیض تھی جس کے اوپر سے آپ کو غسل دیتے تھے آپ کے جسم کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے

صلى الله عليه وسلم ويقول بأبي وأمي ما أطيبك حيا وميتا ولم ير من رسول الله صلى الله عليه وسلم شئ يرى من الميت وكان العباس والفضل وقثم يساعدون عليا في تقليب النبي صلى الله عليه وسلم وكان أسامة بن زيد وشقران يصبان الماء عليه

فرماتے جاتے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ زندگی اور موت میں آپ کس قدر پاکیزہ ہیں علیؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنحضرت کی وہ چیز نہ دیکھی جو میت کی دیکھی جاتی ہے عباس فضل اور قثم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھیرنے میں علیؑ کی مدد کرتے تھے اسامہ بن زید اور شقران آنحضرت پر پانی ڈالتے تھے۔

ذكر اختصاصه بالرخصة في تسمية ولده باسم النبي صلى الله عليه وسلم و تكنيته بكنيته

عن محمد بن الحنفية عن أبيه علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ولد لك غلام فسمه باسمي وكنه بكنيتي وهو لك رخصة دون الناس خرجه المخلص الذهبي

وعن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لولد لك ابن قد نحلته اسمي وكنيتي خرجه أحمد

آنحضرت کا آپ کے فرزند کے لئے اپنے نام اور کنیت رکھنے کی اجازت

محمد بن حنفیہ اپنے باپ علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ کا ایک فرزند پیدا ہوگا۔ اس کا نام اور کنیت میرے نام اور کنیت پر رکھنا۔ یہ اجازت صرف آپ کے لئے ہے۔ لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔

علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا ایک فرزند پیدا ہوگا۔ میں نے اس کو اپنا نام اور کنیت دے دی ہے (تمام آل محمد)

ذکر اختصاصه برد الشمس علیه

عن الحسن بن علی قال کان
رأس رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه
وسلم فی حجر علی وهو یوحی الیه فلما
سری عنه قال یا علی صلیت العصر
قال لا قال اللهم انك تعلم ان كان
فی حاجتك وحاجة نبيك فرد عليه
الشمس فردها علیه فصلی وغابت
الشمس خرجه الدولابی قال وقال
علماء الحدیث وهو حدیث موضوع
ولم ترد الشمس لاحد وانما حبست
لیوشع بن نون قد خرجه الحاکمی عن
أسماء بنت عمیس ولفظه قالت کان
رأس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم
فی حجر علی فکره أن یتحرک حتی غابت
الشمس فلم یصل العصر ففزع النبی
صلی اللّٰہ علیه وسلم وذکر له علی انه
لم یصل العصر فدعا رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم اللّٰہ عز وجل
أن یرد الشمس علیه فاقبلت الشمس
لها خوار حتی ارتفعت قدر ما کانت

آپ کی خاطر سورج کا واپس ہونا

حسن بن علی علیہما السلام سے مروی ہے
کہ رسول اللہ کا سر مبارک علیؑ کی گود میں تھا۔
آنحضرت پر وحی ہو رہی تھی۔ جب وحی ختم ہو
گئی۔ فرمایا یا علی عصر کی نماز پڑھی ہے۔
عرض کیا نہیں۔ فرمایا یا لنے والے ان کو
جانتا ہے۔ علیؑ تیرے اور تیرے نبیؐ کے
کام میں مصروف تھے۔ آپکی خاطر سورج
واپس کر۔ سورج واپس ہوا۔ آپؑ نے نماز
عصر پڑھی۔ اور پھر سورج غائب ہو گیا۔
دولابی نے یہ حدیث بیان کی اور کہا۔ کہ
علماء حدیث کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع
ہے۔ سورج کسی کی خاطر نہیں لوٹا تھا یوشع
بن نون کے لئے رک گیا تھا۔

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر علی کی گود میں تھا۔ آپ
نے نماز کی خاطر اٹھنا چاہا۔ مگر اٹھنے سے پہلے
سورج غروب ہو گیا۔ نماز عصر نہ پڑھ سکے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے
ڈر گئے۔ علی نے آپ سے عرض کی۔ کہ
میں نے نماز عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکی خاطر سورج
واپس ہونے کی دعا کی۔ گڑگڑاہٹ کی آواز
کیساتھ لوٹ آیا۔ عصر کے وقت جسقدر بلند ہوتا ہے بلند ہوا

في وقت العصر قال فصلى ثم رجعت
وخرج أيضا عنها ان علي بن أبي
طالب دفع الى النبي صلى الله عليه وسلم
وقد أوحى الله اليه أن يجلله بثوب
فلم يزل كذلك الى ان أدبرت الشمس
يقول غابت أو كادت تغيب ثم ان
النبي صلى الله عليه وسلم سري عنه
فقال أصليت يا علي قال لا قال النبي
صلى الله عليه وسلم اللهم رد الشمس
على علي فرجعت الشمس حتى بلغت
نصف المسجد

علیؑ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر سورج غروب
ہو گیا۔ اسماءؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی ہو رہی تھی علیؑ
آپ پر چادر تانے ہوئے تھے۔ سورج ڈھل
گیا یا غائب ہو گیا یا غائب ہونے کو تھا جب
وحی ختم ہوئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے علی سے نماز عصر کے پڑھنے کے
بارے میں پوچھا۔ عرض کیا میں نے عصر
کی نماز نہیں پڑھی۔ رسول اللہ خداوند کی
بارگاہ میں عرض کی پالنے والے علیؑ کے
لئے سورج لوٹا دے۔ سورج لوٹ کر
مسجد کے نصف حصہ تک آ گیا تھا۔

ذكر اختصاصه بادخاله النبي صلى الله عليه وسلم اياه معه في ثوبه يوم توفي واحتضانه اياه الى ان قبض

عن عائشة رضي الله عنها قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لما حضرته الوفاة ادعوا الى حبيبي
فدعوا له أبا بكر فنظر اليه ثم وضع
رأسه ثم قال ادعوا الى حبيبي فدعوا له

آنحضرت نے اپنی وفات کے وقت آپ کو اپنے کپڑے کے اندر لے لیا وفات تک اپنے گلے لگائے رکھا۔

عائشہ سے روایت ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات
کا وقت قریب آیا تو فرمایا۔ میرے دوست
علی کو بلاؤ۔ صحابہ کرام ابوبکر کو بلا لائے
آپ نے ابوبکر کو دیکھ کر سر نیچے رکھ لیا۔ پھر
فرمایا۔ میرے دوست کو بلاؤ۔ عمر کو
بلا لائے۔ آپ کو دیکھ کر سر نیچے کو

علیا فلما رآه أدخله معه في الثوب الذی کان علیه فلم یزل یحتضنه حتی قبض ویده علیه أخرجه الرازی

ذکر اختصاصه بأقربیة العهد به یوم مات

عن أم سلمه رضی الله عنها قالت والذی أحلف به ان کان علی لأقرب الناس عهدا برسول الله صلی الله علیه وسلم قالت عدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم غداة بعد غداة یقول جاء علی مرارا وأظنه کان بعثه لحاجة فجاء بعد فظننت ان له حاجة فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت من أدناهم الی الباب فأکب علیه علی فجعل یساره ویناجیه ثم قبض من یومه ذلك صلی الله علیه وسلم فکان من أقرب الناس به عهدا أخرجه أحمد

ذکر قدم اختصاصه بتزویج فاطمة علیها السلام

عن انس بن مالك رضی الله

دیکھ لیا۔ پھر فرمایا میرے دوست کو بلا لاؤ۔ علی کو بلا لائے۔ علیؓ کو دیکھ کر آپ کو اپنے کپڑے کے اندر داخل کر لیا موت تک آپ کو گلے لگائے رہے موت کے بعد آپ کا ہاتھ علیؓ کے اوپر تھا

علی موت کے وقت آپ سے زیادہ قریب تھے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کی میں قسم کھاتی ہوں علیؓ تمام لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ قریب العہد تھے۔ صبح کے وقت رسول اللہ کے پاس جاتے تھے۔ آپ نے کئی بار فرمایا علی آگئے ہیں میں سمجھی آپ کو کسی کام کے لئے بھیجا ہے۔ علی تشریف لائے میں نے سمجھا آپ کو علیؓ سے کوئی کام ہے ہم گھر سے نکل کر دروازے پر بیٹھ گئے۔ دروازہ سے میں سب سے زیادہ قریب تھی۔ علی نے اپنے آپ کو آنحضرت پر گرادیا۔ رسول اللہ نے آپ سے راز کی باتیں کیں اور سرگوشیاں کرنی شروع کردیں۔ آپ نے اسی روز انتقال کیا۔ عہد کے لحاظ سے آپ سب لوگوں سے قریب تھے۔

علیؓ سے فاطمہ کی شادی ہونا

انس بن مالک سے مروی ہے۔ رسول اللہ

عنه قال جاء ابوبكر الى النبي صلى الله
عليه وسلم فقعد بين يديه فقال يارسول
الله قد علمت مناصحتي وقدمي في
الاسلام واني واني قال وما ذاك
قال تزوجني فاطمة قال فسكت عنه
قال فرجع ابوبكر الى عمر فقال هلكت
واهلكت قال وما ذاك قال خطبت
فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاعرض عني قال مكانك حتى آتي النبي
صلى الله عليه وسلم فاطلب مثل
الذي طلبت فأتى عمر النبي صلى الله
عليه وسلم فقعد بين يديه فقال
يارسول الله قد علمت مناصحتي
وقدمي في الاسلام واني واني قال
وما ذاك قال تزوجني فاطمة فسكت
عنه فرجع الى أبي بكر فقال انه ينتظر
أمر الله بها قم بنا الى علي حتى نأمره
يطلب مثل الذي طلبنا قال علي فأتياني
وأنا أعالج فسيلا لي فقالا انا جئناك
من عند ابن عمك بخطبة قال علي
فنبهاني لأمر فقمت أجر ردائي حتى أتيت

کی خدمت میں جناب ابوبکر حاضر ہوئے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے خدمات اور
اسلام لانے کا آپ کو علم ہے۔ میں نے
فلاں فلاں کام کئے ہیں۔ فرمایا۔ اس سے
تمہارا کیا مقصد ہے۔ عرض کیا فاطمہ کی
میرے ساتھ شادی کر دو۔ آپ نے منہ
موڑ لیا۔ ابوبکر عمر کے پاس آکر کہنے لگا
میں ہلاک و برباد ہو گیا۔ عمر نے کہا۔ کیوں
کہا میں نے فاطمہ کے نکاح کا پیغام دیا
آنحضرت نے منہ موڑ لیا۔ عمر نے کہا آپ
یہاں رہیں۔ آپکی طرح رسول اللہ کے
پاس جاتا ہوں۔ اور فاطمہ سے شادی
کرنے کا پیغام دیتا ہوں۔ عمر رسول اللہ
کی خدمت میں آکر آپ کے سامنے
بیٹھ گئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے
خدمات اور اسلام لانے کا آپ کو علم ہے
میں نے فلاں فلاں کام انجام دیئے ہیں فرمایا
مدعا بیان کرو عرض کیا فاطمہ کی شادی
میرے ساتھ کر دو۔ آنحضرت نے منہ موڑ لیا۔
اور کوئی جواب نہ دیا عمر نے ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ آپ
کو فاطمہ کے بارے میں خدا کے حکم کا انتظار ہے۔
آؤ علیؑ کے پاس چلیں آپ سے کہیں کہ
وہ ہماری طرح جاکر فاطمہؑ سے شادی کرنے
کی رسول اللہ سے درخواست کریں۔ علیؑ نے کہا

النبي صلى الله عليه وسلم فقعدت بين
يديه فقلت يا رسول الله قد علمت
قدمي في الاسلام ومناصحتي واني
واني قال وما ذاك قلت تزوجني
فاطمة قال وما عندك قلت فرسي
وبزتي قال اما فرسك فلابد لك
منها واما بزتك فبعها قال فبعتها بأر
بعمائة وثمانين قال فجئت بها
حتى وضعتها في حجر رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقبض منها قبضة
فقال اي بلال ابغنا بها طيبا وأمرهم
أن يجهزوها فحمل لها سريرا مشرطا
بالشرط ووسادة من أدم حشوه
ليف وقال لعلي اذا اتتك فلا تحدث
شيأ حتى آتيك فجاءت مع أم أيمن
حتى قعدت في جانب البيت وأنا
في جانب وجاء رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ههنا أخي قالت أم
أيمن أخوك وقد زوجته ابنتك
قال نعم ودخل رسول الله صلى الله
عليه وسلم البيت فقال لفاطمة ائتني

سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہؐ میری
نیکیاں اور تقدم اسلام آپ پر واضح ہے میں
وہ ہوں اور میں یہ ہوں۔ رسول اللہؐ نے
فرمایا مطلب بیان کرو۔ عرض کیا فاطمہ کی شادی
مجھ سے کردو۔ فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟
گھوڑا اور زرہ ہے فرمایا گھوڑا تمہارے لئے
ضروری ہے۔ زرہ کو فروخت کردو۔ میں نے
اس کو چار سو اسی درہم میں فروخت کیا
تمام رقم لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی گود میں ڈال دی۔ بلال کو کچھ رقم دے
کر فرمایا خوشبو لے آؤ اور باقی صحابہ کو حکم
دیا کہ فاطمہؑ کا جہیز تیار کرو۔ ایک پلنگ
اور چمڑے کا تکیہ جو کھجوروں کے پتوں
سے بھرا ہوا تھا لایا گیا۔ علیؑ سے فرمایا اگر
آجائیں (فاطمہؑ) تو ان سے اس وقت تک
کوئی بات نہ کرنا جب میں نہ آؤں سیدہؑ
ام ایمن کے ساتھ تشریف لائیں۔ گھر کے
ایک کونے میں بیٹھ گئیں میں گھر کے دوسرے
کونے میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائے۔ فرمایا یہاں تیرے
بھائی موجود تھے۔ ام ایمن نے کہا آپ نے اپنی
بیٹی کی شادی علیؑ سے کردی ہے فرمایا
رسول اللہؐ گھر میں تشریف لائے فاطمہؑ سے فرمایا

بماء فقامت الى قعب في البيت
فأتت به بماء فأخذه النبي صلى
الله عليه وسلم ومج فيه ثم قال
تقدمي فتقدمت فنضح بين ثدييها
وعلى رأسها وقال اللهم اني أعيذها
بك وذريتها من الشيطان الرجيم
ثم قال لها أدبري فأدبرت فصبت بين
كتفيها وقال اللهم اني أعيذها بك
وذريتها من الشيطان الرجيم ثم قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوني
بماء قال علي فعلمت الذي يريد فقمت
فملأت القعب ماء وأتيته به فأخذه
ومج فيه ثم قال لي تقدم فصب على رأسي
وبين ثديي ثم قال اللهم اني أعيذه
بك وذريته من الشيطان الرجيم
ثم قال أدبر فأدبرت فصب بين كتفي
وقال اللهم اني أعيذه بك وذريته
من الشيطان الرجيم ثم قال لعلي ادخل
بأهلك بسم الله والبركة أخرجه
أبو حاتم وأخرجه أحمد في المناقب
من حديث أبي يزيد المدائني وقال

فرمایا! پانی لاؤ۔ آپ پیالے میں پانی لے آئیں۔
آنحضرت نے پیالہ لے لیا۔ اس میں اپنا لعاب
دہن ڈالا۔ سیدہ سے فرمایا آگے آئیے۔ آپ
نزدیک تشریف لائیں۔ خاتم الانبیاء نے اپنی
بیٹی کے دونوں پستانوں کے درمیان اور سر
اقدس پر پانی چھڑکا۔ فرمایا! پالنے والے میں
اس کی اور اس کی اولاد کی شیطان مردود کی
پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا میری طرف پشت
کرو آپ نے پشت کر دی۔ آپ نے بیٹی کے
دونوں شانوں کے درمیان پانی کے چھینٹے
دیے۔ فرمایا پالنے والے اس کی اور اس کی
اولاد کی تم سے شیطان مردود کی پناہ طلب
کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا!
پانی لاؤ۔ علی علیہ السلام نے کہا میں آنحضرت
کا مطلب سمجھ گیا۔ میں نے پانی کا پیالہ بھر کر
آپکی خدمت میں حاضر کیا آپ نے لے کر اس
میں اپنا لعاب دہن ڈالا فرمایا میرے نزدیک
آجاؤ۔ میں آپ کے نزدیک ہو گیا۔ آپ نے
میرے دونوں پستانوں کے درمیان اور سر
پر پانی چھڑکا۔ فرمایا! پالنے والے اس کی اور
اس کی اولاد کی تم سے شیطان لعین کی پناہ
مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا میری طرف پشت کرو۔
میں نے پشت کر دی۔ آپ نے میرے دونوں
شانوں کے درمیان پانی چھڑکا۔ پھر فرمایا کہ
خدا کے نام اور برکت سے اپنی بیوی کے پاس
تشریف لے جاؤ۔ اس کو ابو حاتم نے روایت
کیا۔ احمد حنبل نے مناقب میں ابو یزید مدائنی
کی حدیث نقل کی ہے۔

فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم الى علي
لا تقرب امرأتك حتى آتيك فجاء
النبي صلى الله عليه وسلم فدعا بماء
فقال فيه ما شاء الله ان يقول ثم نضح
منه على وجهه ثم دعا فاطمة فقامت
اليه تعثر في ثوبها وربما قال في
مرطها من الحياء فنضح عليها ايضا
وقال لها اني لم آل ان انكحك احب
اهلي الي فرأى رسول الله صلى الله
عليه وسلم سوادا وراء الباب فقال
من هذا قالت اسماء قال اسماء بنت
عميس قالت نعم قال أمع بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم جئت كرامة
لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم
قالت فدعا لي دعاء انه لاوثق عملي عندي
قال ثم خرج ثم قال لعلي دونك اهلك
ثم ولى في حجرة فما زال يدعو لهما
حتى دخل في حجرته واخرج عبد الرزاق
في جامعه من هذا الحديث عن عكرمة
قال لما زوج النبي صلى الله عليه وسلم
عليا فاطمة قال لها ما آلوت ان

کہ رسول اللہ صلعم نے علی علیہ السلام کو بلوا
لیا۔ فرمایا اس وقت تک اپنی بیوی کے
پاس نہ جانا جب تک میں نہ آلوں۔ رسول اللہ
صلعم تشریف لائے۔ پانی طلب فرمایا۔
اس پر کچھ پڑھا۔ اس کو علی کے چہرے
پر چھڑکا۔ فاطمہ کو بلایا۔ حیا اور شرم کے مارے
آپ اپنی چادر میں رنجھ پڑتی تھیں۔ نیز
آپ پر پانی چھڑکا۔ آپ سے فرمایا! میں
نے اپنے اہل کے محبوب آدمی سے آپ
کا عقد کیا ہے۔ دروازے کے عقب میں
رسول اللہ نے سیاہی دیکھی۔ پوچھا کون
ہے۔ اسمائ نے عرض کیا میں اسمائ ہوں۔
فرمایا اسمائ بنت عمیس۔ عرض کیا ہاں۔
فرمایا! رسول اللہ صلعم کی عزت کی خاطر
آئی ہو۔ عرض کیا ایسا ہی ہے۔ اسمائ نے
کہا" رسول اللہ صلعم نے میرے حق میں
دعا کی میرے نزدیک میرا بہترین عمل یہی
تھا۔" اس کے بعد رسول اللہ باہر تشریف
لے گئے۔ علی سے فرمایا اپنی بیوی کے پاس
جاؤ۔ آپ حجرے میں تشریف لائے۔
دونوں کے حق میں دعا فرماتے رہے
آخرکار اپنے حجرہ میں تشریف لائے۔
عبدالرزاق نے اپنی کتاب جامع میں اس
حدیث کو عکرمہ سے روایت کیا ہے۔ کہ
جب رسول اللہ نے علی کی فاطمہ سے شادی
کی تو فرمایا میں نے تمہاری شادی اپنے
اہل کے اس شخص سے کی ہے۔

أنكحتك أحب أهلي الي و أخرج
الدولابي جملة معناه عن أسماء
بنت عميس وقدم فيه عليا في النضح
والدعاء كما تقدم عن أحمد وقال
ثم قال لام أيمن ادعي لي فاطمة فجاءت
خرقة من الحياء فقال لها رسول الله
صلى الله عليه وسلم أسكني فقد انكحتك
أحب أهل بيتي الي ثم نضح صلى الله
عليه وسلم عليها ودعا لها ثم رجع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فرأى سوادا
بين يديه فقال من هذا قالت أنا
قال أسماء بنت عميس قلت نعم قال
جئت في زفاف بنت رسول الله صلى
الله عليه وسلم تكرمينه قلت نعم فدعا لي

جو مجھے بہت محبوب تھا۔ دولابی نے اس
حدیث کو اسماء بنت عمیس سے نقل کیا
ہے۔ اس میں پانی چھڑکنے اور دعا کرنے میں
علی کا ذکر پہلے کیا ہے۔ جیسا احمد نے علی
کا ذکر پہلے کیا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ پھر
رسول اللہ نے ام ایمن سے کہا۔ فاطمہ کو
بلاؤ۔ آپ حیا و شرم کے مارے لڑکھڑاتی
ہوئی آئیں۔ فرمایا آرام سے رہو۔ میں نے
تمہارا عقد اس شخص سے کیا ہے جو مجھے
اپنے اہل میں زیادہ محبوب تھا۔ پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سامنے
سیاہی دیکھی۔ فرمایا کون ہو؟ میں نے
عرض کی میں ہوں۔ فرمایا اسماء بنت
عمیس ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں میں ہوں
رسول اللہ صلعم کی بیٹی کے زفاف آپ کی
عزت بڑھانے کی خاطر آئی ہو۔ میں نے
عرض کیا ہاں۔ آپ نے میرے حق میں دعا
فرمائی

(شرح) الفسيل - الودي الصغار
والجمع فسلان - والنضح الرش
ونضح البيت رشه - والخرقة
المستحية من الخرق بالتحريك
الدهش من الخوف والحياء تقول
منه خرق بالكسر فهو خرق ؛ وعن
أنس رضي الله عنه قال لما زوج النبي

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب
نبی کریم صلعم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی
شادی کی تو ام ایمن سے فرمایا!

صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال یا اُم
أیمن زفی ابنتی الی علی ومریہ أن لا
یعجل علیھا حتی آتیھا فلما صلی
العشاء أقبل برکوۃ فیھا ماء فتفل
فیھا ماشاء اللہ وقال اشرب یا علی
وتوضأ واشربی یا فاطمۃ وتوضئ ثم
أجاف علیھما الباب فبکت فاطمۃ فقال
ما یبکیک وقد زوجتک أقدمھم
سلما وأحسنھم خلقا أخرجہ أبو
الخیر الحاکمی ۞ وعن بریدۃ رضی
اللہ عنہ قال خطب ابوبکر وعمر فاطمۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انھا صغیرۃ فخطبھا علی فزوجھا
أخرجہ أبو حاتم والنسائی ۞ وعن
جابر رضی اللہ عنہ قال حضرنا عرس
علی فما رأیت عرسا کان أحسن منہ
حشونا البیت طیبا وأتینا بتمر وزیت
فأکلنا وکان فراشھما لیلۃ عرسھما
إھاب کبش أخرجہ أبو بکر بن فارس ۞
وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال
لما زوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میری بیٹی کے زفاف میں علی کے پاس جاؤ
اس سے کہو فاطمہ کے بارے میں جلد نہ کریں
جب تک میں نہ آجاؤں۔ آپ نے نماز عشاء
پڑھنے کے بعد ایک پانی کا کوزہ اٹھایا۔ اس میں
لعاب دہن ڈالا۔ علی سے فرمایا پانی پی لو اور وضو
کرو۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا پانی پی
لو اور وضو کرو۔ آپ نے دونوں کا دروازہ بند
کر لیا فاطمہ سلام اللہ علیہا رونے لگیں۔ فرمایا
کیوں روتی ہو۔ میں نے تمہارا عقد اس شخص
سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا اور
جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔

بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
ابوبکر اور عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ و
سلم سے اپنی بیٹی فاطمہ کا رشتہ طلب کیا۔
آنحضرت نے فرمایا یہ ابھی چھوٹی ہے۔ جب
علی نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا رشتہ مانگا تو
آنحضرت نے آپ سے علی کی شادی کر دی
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
علی کی شادی پر موجود تھے۔ ہم نے اس سے
اچھی شادی کبھی نہ دیکھی۔ ہم لوگوں نے گھر
کو خوشبو سے بھر دیا تھا۔ کھجور اور زیتون
منگوا کر کھایا۔ علی اور فاطمہ کی شادی کی
رات دونوں کا بچھونا دنبہ کی کھال کا تھا

ابن عباس سے مروی ہے۔ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ

فاطمة لعلي قالت يا رسول الله زوجتني
برجل فقير لا شيء له فقال صلى الله
عليه وسلم أما ترضين يا فاطمة ان الله
اختار من أهل الارض رجلين جعل
احدهما اباك والآخر بعلك أخرجه
الملاء في سيرته

کی شادی علی علیہ السلام سے کی۔ سیدہ
نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپ نے میری
شادی غریب آدمی سے کر دی ہے جس
کے پاس بالکل دولت نہیں ہے۔ یہ سن کر
رسول اللہ نے فرمایا! اے فاطمہ کیا تم اس
بات پر راضی نہیں ہو۔ خداوند عالم نے زمین
سے دو انسانوں کو منتخب کیا ہے۔ ایک تم ہو
دوسرے تمہارے شوہر۔

ذكر ان تزويج فاطمة من علي كان بأمر الله عزوجل ووحي منه

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی سے بحکم خدا اور اللہ کی وحی سے ہوئی تھی

عن أنس بن مالك رضي الله
عنه قال خطب أبوبكر الى النبي
صلى الله عليه وسلم ابنته فاطمة
فقال صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر
لم ينزل القضاء بعد ثم خطبها عمر
مع عدة من قريش كلهم يقول
له مثل قوله لابي بكر فقيل لعلي لو
خطبت الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاطمة لخليق ان يزوجكها قال
وكيف وقد خطبها أشراف قريش

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کا پیغام دیا
آنحضرت نے فرمایا ابھی آسمانی فیصلہ نہیں
ہوا۔ عمر اور دوسرے قریش کے کئی آدمیوں
نے پیام دیا۔ سب کو وہی جواب دیا جو
ابوبکر کو دیا تھا۔ حضرت علی سے کہا گیا کہ
اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پیام دیں تو بہت ممکن ہے کہ آپؐ فاطمہ
سلام اللہ علیہا کی شادی آپ سے کر دیں
فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ اشراف
قریش نے پیام دیا اور آپ نے رد کر دیا

ثم يزوجها قال فخطبها فقال صلى الله
عليه وسلم قد أمرني ربي عز وجل
بذلك قال أنس ثم دعاني النبي صلى
الله عليه وسلم بعد أيام فقال لي يا
أنس أخرج وادع لي أبا بكر الصديق
وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان
وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن
أبي وقاص وطلحة والزبير وبعدة
من الانصار قال فدعوتهم فلما
اجتمعوا عنده صلى الله عليه وسلم
وأخذوا مجالسهم وكان علي غائبا
في حاجة النبي صلى الله عليه وسلم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم
الحمد لله المحمود بنعمته ؛ المعبود
بقدرته المطاع بسلطانه ؛ المرهوب
من عذابه وسطواته ؛ النافذ أمره
في سمائه وأرضه الذي خلق الخلق
بقدرته ؛ وميزهم بأحكامه ؛
وأعزهم بدينه ؛ وأكرمهم بنبيه
محمد صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك
اسمه وتعالت عظمته جعل المصاهرة

علی علیہ السلام نے پیام عقد دیا۔ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا مجھے اس بات کا خدا وند تعالیٰ
نے حکم دیا ہے۔ انس کا بیان ہے۔ کئی روز بعد
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلایا
فرمایا جاکر مندرجہ ذیل حضرات کو بلا لاؤ۔ ابوبکر
صدیق۔ عمر بن خطاب، عثمان بن عفان،
عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص،
طلحہ، زبیر، دوسرے کئی انصار۔ میں سب
کو بلا کر لایا۔ سب رسول اللہ کے پاس جمع ہو
گئے۔ علی رسول اللہ کا کوئی کام کرنے گئے
تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
مندرجہ ذیل خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔

خدا کا شکر ہے اپنی نعمت کی وجہ سے
محمود ہے۔ قدرت کی وجہ سے معبود،
اپنے سلطان کی وجہ سے مطاع ہے
عذاب اور دبدبہ کی وجہ سے دنیا آپ
سے ڈرتی ہے، آسمانوں اور زمین پر
اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے۔ اپنی قدرت
سے مخلوق کو پیدا کیا۔ اپنے احکام سے
ان کو ممتاز کیا۔ اپنے دین سے ان کو
معزز بنایا۔
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے
ان کو بزرگی عطا کی۔
اس کا نام برکت والا ہے، اس کی عظمت
بہت بلند ہے۔ مصاہرت کو سبب
لاحق بنایا۔

سبباً لاحقاً وأمراً مفترضاً أوشج به
الارحام وألزم الأنام فقال عز من
قائل وهو الذي خلق من الماء بشرا
فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا
فأمر الله تعالى يجري الى قضائه و
قضاؤه يجري الى قدره ولكل قضاء
قدر ولكل قدر أجل ولكل أجل
كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت عنده
أم الكتاب ثم ان الله عز وجل أمرني
أن أزوج فاطمة بنت خديجة من
علي بن أبي طالب فاشهدوا اني قد زوجته
على أربعمائة مثقال فضة ان رضي
بذلك علي بن أبي طالب ثم دعا بطبق
من بسر فوضعه بين أيدينا ثم قال
انهبوا فنهبنا فبينا نحن ننهب اذ
دخل علي على النبي صلى الله عليه وسلم
فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه
ثم قال ان الله أمرني أن أزوجك فاطمة
على أربعمائة مثقال فضة ان رضيت
بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول
الله قال أنس فقال النبي صلى الله عليه وسلم

اس کو امر فرض قرار دیا۔ اس ارحام کو دلایا
اور لوگوں کو جمع کیا۔ اس بات کا کہنے والا
عزت والا ہے۔ خدا وہ ذات ہے جس نے
انسان کو پانی سے پیدا ہے۔ اور اس کو
نصب و صہر قرار دیا۔ تمہارا رب اس بات
پر قادر ہے۔ حکم کا اس کی قضا کو جاری کرتا
ہے۔ اس کی قضا قدرت کی طرف جاری ہوتی
ہے۔ ہر قضا کے لئے قدرت ہے۔ اور ہر
کے لئے ایک اجل۔ ہر اجل کے لئے ایک
نوشتہ ہے۔ جس نوشتہ کو اللہ تعالے چاہتا
ہے باقی رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مٹا
دیتا ہے۔ اس کے پاس ام الکتاب ہے
خطبہ کے بعد فرمایا! خدا نے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں فاطمہ بنت خدیجہ کی شادی علی ابن
ابی طالب سے کردوں آپ حضرات گواہ رہیں کہ
میں نے چار سو مثقال چاندی پر فاطمہ کی شادی
علی علیہ السلام سے کر دی ہے۔ آپ نے
کھجوروں کا تھال منگوایا ہمارے سامنے رکھ
دیا۔ فرمایا ان کو لوٹ لو۔ ہم نے ان کو لوٹ لیا
ہم لوٹ میں مشغول تھے کہ اس دوران علیؑ
تشریف لائے۔ رسول اللہؐ نے علی کو دیکھ
کر مسکرا دیا۔ فرمایا مجھے نے حکم دیا ہے کہ
میں چار صد مثقال چاندی کے حق مہر پر
فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی تم سے کر
دوں اگر تم اس پر راضی ہو۔ عرض کیا
یارسول اللہ صلعم میں راضی ہوں۔
انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا

جمع الله شملكما وأسعد جدكما وبارك
عليكما وأخرج منكما كثيرا طيبا قال
أنس فوالله لقد أخرج منهما كثيرا
طيبا أخرجه أبو الخير القزويني الحاكمي

(شرح) أوشج بدالأرحام - أي
شك بعضها في بعض يقال رحم و
اشجة أي مشتبكة وعنه قال كنت
عند النبي صلى الله عليه وسلم فغشيه
الوحي فلما أفاق قال تدري ما جاء به
جبرئيل قلت الله ورسوله أعلم قال
أمرني ان ازوج فاطمة من علي
فانطلق فادع لي أبا بكر وعمر وعثمان
وعليا وطلحة والزبير وبعدة
من الانصار ثم ذكر الحديث بتمامه
وقال وشج به الارحام فقال فلما
أقبل علي قال له يا علي ان الله أمرني
أن ازوجك فاطمة وقد زوجتكها
على أربعمائة مثقال فضة أرضيت
قال رضيت يا رسول الله قال ثم قام
على فخر ساجدا شكرا قال النبي صلى
الله عليه وسلم جعل الله منكما الكثير

خدا تم دونوں کو انتشار سے بچائے۔ تم دونوں
کی جد نیک کرے۔ تم دونوں کو برکت عطا کرے
تم دونوں سے بہت زیادہ پاکیزہ اولاد کو پیدا
کرے۔ انس نے کہا خدا کی قسم دونوں سے
بہت زیادہ پاک و پاکیزہ اولاد پیدا ہوئی۔

انس سے مروی ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی
خدمت میں موجود تھا۔ آپ پر وحی طاری ہو
گئی۔ وحی سے فارغ ہوئے تو فرمایا جانتے
ہو جبرئیل کیا حکم لائے تھے۔ عرض کیا خدا اور
اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ خدا نے مجھے
فاطمہ سے علی کی شادی کرنے کا حکم دیا ہے
تم جاؤ اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر
اور انصار میں سے کچھ لوگ بلا کر میرے پاس
لاؤ۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی
جب علی تشریف لائے فرمایا خدا نے مجھے
حکم دیا ہے میں فاطمہ کی شادی تم سے کر
دوں۔ میں چار صد مثقال چاندی پر اس
کی تم سے کرتا ہوں۔ تم اس پر راضی ہو؟
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں راضی ہوں۔ پھر علی کھڑے ہو کر شکریہ
کے سجدہ میں گر پڑے۔ نبی کریم صلعم نے
فرمایا خداوند تعالی تم دونوں کو پاک و طاہر
اولاد پیدا کرے۔

الطيب وبارك الله فيكما قال أنس
فوالله لقد أخرج منهما الكثير الطيب
أخرجه أبو الخير أيضاً . وعن عمار
وقد ذكر عنده علي قال ذاك صهر
رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل
جبريل فقال أن الله يأمرك أن
تزوج فاطمة ابنتك من علي أخرجه
ابن السمان في الموافقة

خدا تمہیں برکت دے۔ انس نے کہا خدا
کی قسم اللہ تعالیٰ نے دونوں سے کافی
اولاد پاکیزہ پیدا کی عمر کے پاس علی کا ذکر
ہوا۔ کہا آپ رسول اللہ ص کے داماد ہیں
جبرائیل آنحضرت کے پاس آئے۔ عرض
کیا خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی بیٹی
فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی سے
کردو

ذكر أن الله زوج فاطمة علياً بشهد من الملائكة

خدا نے فرشتوں کی موجودگی میں فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کی

عن أنس رضي الله عنه قال
بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم
في المسجد إذ قال صلى الله عليه وسلم
لعلي هذا جبريل يخبرني أن الله عز وجل
زوجك فاطمة وأشهد على تزويجها
أربعين ألف ملك وأوحى إلى شجرة
طوبى أن انثري عليهم الدر واليا
قوت فنثرت عليهم الدر والياقوت
فابتدرت إليه الحور العين يلتقطن

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف
فرما تھے۔ علی علیہ السلام سے فرمایا میرے
پاس جبرائیل موجود ہیں۔ انہوں نے کہا
ہے کہ خداوند تعالیٰ نے تمہاری شادی
فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کر دی ہے۔
اس پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا
ہے۔ درخت طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ
فرشتوں پر موتی اور یاقوت نچھاور کریں
طوبیٰ نے موتی اور یاقوت نچھاور کئے
موتی اور یاقوت کے تھالوں سے حوریں

من اطباق الدر والياقوت فهم يتهادونه بينهم على يوم القيامة أخرجه الملاء في سيرته

ذكر اختصاصه باعطائه الراية يوم خيبر وبفتحها

عن سهل بن سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه قال فبات الناس يدوكون ليلتهم أيهم يعطاها فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجو أن يعطاها فقال أين علي بن أبي طالب قالوا يشتكي عينيه يا رسول الله قال فارسلوا اليه فلما جاء بصق في عينيه ودعا له فبرئ حتى كان لم يكن به وجع واعطاه الراية فقال علي يا رسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال ابتد أعلى رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم أدعهم الى الاسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم أخرجاه وأبو حاتم

دوڑ دوڑ کر موتی اور یاقوت چلتی تھیں فرشتے موتی اور یاقوت ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیتے رہیں گے۔

رسول اللہؐ کا علیؑ کو خیبر کے دن علم دینا اور آپکا خیبر فتح کرنا

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کل میں علم اس شخص کو دوں گا جس کے اللہ تعالیٰ فتح دیگا۔ لوگوں نے رات انتہائی بے چینی سے گزاری کہ دیکھئے کل کیا ہوتا ہے صبح کے وقت لوگ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر شخص علم لینے کی خواہش رکھتا تھا آپؐ نے فرمایا علیؑ ابن ابی طالب کہاں ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ فرمایا آپ کو بلاؤ۔ علی حاضر ہوئے آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور آپ کے حق میں دعا فرمائی۔ آپ ٹھیک ہو گئے ایسے ٹھیک ہوئے جیسے آپ کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ آپ کو علم دے دیا۔ علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ان سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جبتک کہ وہ ہماری مانند ہو جائیں اپنی رفتار سے چلے جائیے جب ان کے میدان میں جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دو اور انہیں اس بات سے آگاہ کر دو کہ ان پر خدا کے کیا کیا حقوق ہیں۔ خدا کی قسم اگر ایک آدمی بھی راہ راست پر آجائے تو آپکے لئے یہ بات سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے، بخاری مسلم اور ابوحاتم نے اس حدیث کو بیان کیا

وعن أبي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لادفعن
الراية اليوم الى رجل يحب الله
ورسوله فتطاول القوم فقال أين
علي فقالوا يشتكي عينه قد عاه
فبزق في كفيه ومسح بهما عين
علي ثم دفع اليه الراية ففتح الله
عليه أخرجه أبو حاتم وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم
خيبر لاعطين هذه الراية رجلا
يحب الله ورسوله يفتح الله عليه
قال عمر فما أحببت الامارة الا
يومئذ فتشارفت فدعا رسول
الله صلى الله عليه وسلم عليا فأعطاه
اياها وقال امش ولا تلتفت فسار
على شيأ ثم وقف ولم يلتفت فصرخ
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
علي على ما أقاتل فقال صلى الله عليه
وسلم قاتلهم حتى يشهدوا أن
لا اله الا الله وأن محمداً رسول الله
فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا دماءهم

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس شخص
کو دوں گا جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول
کو دوست رکھتا ہے۔ لوگوں نے اس بات
کا انتظار کیا۔ فرمایا علی کہاں ہے۔ لوگوں نے
کہا آپ کو آنکھ کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے
بلوایا۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن اپنی ہتھیلیوں
پر لگا کر علی کی آنکھ پر مس کیا۔ علم آپ کے
حوالے کیا۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
نے خیبر کی لڑائی کے روز فرمایا میں علم اس
شخص کو دوں گا جو اللہ تعالےٰ اور اس کے
رسولؐ کو دوست رکھتا ہے۔ خداوند تعالیٰ
اس کے ہاتھ فتح دیگا۔ عمرؓ نے کہا مجھے اس
روز سرداری کا شوق پیدا ہوا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو طلب
کیا۔ علم آپ کے حوالے کیا۔ فرمایا کہیں نہ
دیکھو۔ چلے جاؤ۔ علیؓ کچھ چلے پھر ٹھہر
گئے۔ ادھر ادھر نہ دیکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زور سے آواز
دی۔ علی نے کہا کب تک ان سے لڑوں
فرمایا اس وقت تک لڑو جب تک
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ نہ
کہیں۔ جب کلمہ پڑھ لیں تو پھر ان کا
قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا منع ہے

وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله عز وجل أخرجه مسلم وأبو حاتم بتغيير بعض اللفظ ¤ وعن سلمة بن الاكوع رضي الله عنه قال كان علي قد تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في خيبر وكان به رمد فقال أنا أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علي فلحق بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما كانت الليلة التي فتحها الله في صباحها قال صلى الله عليه وسلم لأعطين الراية أو ليأخذن الراية غدا رجل يحبه الله ورسوله أو قال يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فاذا نحن بعلي وما نرجوه فقالوا هذا علي فأعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ففتح الله عليه أخرجاه ¤ وعنه قال خرجنا الى خيبر وكان عمي عامر يرتجز بالقوم وهو يقول

والله لولا الله ما اهتدينا - ولا تصدقنا ولا صلينا
ونحن عن فضلك ما استغنينا - فثبت الأقدام أن لاقينا
وأنزلن سكينة علينا

ان سے حساب اللہ تعالیٰ لے گا۔ بعض الفاظ کے فرق سے اس حدیث کو مسلم اور ابو حاتم نے بیان کیا ہے۔

سلمہ بن اکوع سے مروی ہے۔ جنگ خیبر کے موقع پر علی آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پیچھے رہ گئے۔ فرمایا میں رسول اللہ سے پیچھے رہ گیا ہوں پھر روانہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جا ملے۔ جس رات کو صبح کو اللہ تعالےٰ نے خیبر فتح کیا۔ فرمایا میں کل علم دوں گا یا فرمایا کل مجھ سے علم وہ شخص لے گا جس کو خدا اور اس کا رسول دوست رکھتا ہے۔ یا فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے فتح دے گا۔

اچانک علیؓ آگئے۔ ہمیں آپ کے آنے کی امید نہ تھی۔ رسول اللہؐ نے آپ کو علم دیا۔ آپ کے ہاتھوں اللہ تعالےٰ نے فتح دی۔ سلمہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جنگ خیبر میں شامل ہوئے میرا چچا عامر یہ رجز پڑھتا تھا ؎

اگر اللہ کی ذات نہ ہوتی ہم نہ آنحضرتؐ کی تصدیق کرتے نہ نماز پڑھتے۔ اے خدا ہمیں آپ کے فضل کی امید ہے۔ جنگ میں ہمیں ثابت قدم رکھ ہمیں سکون دے

فقال النبي صلى الله عليه وسلم
من هذا قالوا عامر فقال
غفر الله لك يا عامر وما
استغفر رسول الله صلى
الله عليه وسلم لرجل خصه
الا استشهد قال عمر يا رسول
الله لو متعتنا بعامر ، فلما
قدمنا خيبر خرج مرحب
يخطر بسيفه وهو ملكهم
وهو يقول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا
یہ اشعار پڑھنے والا کون ہے۔ عرض کیا عامر
ہے۔ فرمایا اے عامر! خداوند تجھے بخش
دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
جس شخص کا نام لیکر بخشش کی دعا کی وہ
شخص جنگ میں شہید ہوا۔ عمر نے کہا
یا رسول اللہ صلعم عامر کو ہمارے پاس
رہنے دیں ؛

جب ہم خیبر کے پاس پہنچے تو خیبر کا
مالک یہ رجز پڑھتا ہوا تلوار لہراتا ہوا
باہر آیا :

قد علمت خيبر اني مرحب
شاكي السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب
فنزل عامر فقال
قد علمت خيبر اني عامر ، شاكي السلاح بطل مغامر
فاختلفا بضربتين فوقع
سيف مرحب في فرس عامر
فذهب ليسفل له فوقع سيفه
على نفسه فقطع اكحله فكان
فيها نفسه واذا نفر من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم

خیبر جانتا ہے۔ میں ہتھیاروں سے لیس
بہادر مرحب ہوں۔ جب جنگ کی آگ
کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔
عامر نے گھوڑے سے اتر کر یہ رجز
پڑھا۔ خیبر جانتا ہے میں ہتھیار
پوش بہادر عامر ہوں۔ دونوں میں
تلواریں چلنے لگیں۔
مرحب کی تلوار عامر کے گھوڑے کو لگی
تلوار اٹھانے لگے جس کی وجہ سے اس
کی اپنی تلوار اس کی شہ رگ پر لگی

يقولون بطل عمل عامر قتل نفسه فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي فقلت يا رسول الله بطل عمل عامر فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال هذا قال قلت ناس من أصحابك فقال صلى الله عليه وسلم بل له أجره مرتين ثم أرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى علي فأتيته وهو أرمد فقال لاعطين الراية اليوم رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فجئت به أقوده وهو أرمد حتى أتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فبصق في عينيه فبرئ وأعطاه الراية وخرج مرحب فقال ؛ قد علمت خيبر اني مرحب ؛ فقال علي

أنا الذي سمتني أمي حيدره ؛ ليث غابات كريه المنظره

أوفيهم بالصاع كيل السندره

اور فوت ہو گئے۔ آنحضرتؐ کے اصحاب کی ایک جماعت کہنے لگی عامر کا عمل ضائع ہو گیا۔ کیونکہ اس نے خودکشی کی ہے میں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل ضائع ہو گیا۔ فرمایا کون کہتا ہے۔ عرض کیا

آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کہتی ہے۔ فرمایا اس کو دو دفعہ ثواب ملے گا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلعم نے علی کے پاس روانہ کیا۔ آپ کی آنکھ دکھ رہی تھی۔ آنحضرت نے فرمایا میں آج اس شخص کو علم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہو۔ اور اس کو اللہ اور اس کے رسول دوست رکھتے ہوں۔ میں علی کو آشوب چشم کی حالت میں پکڑ کر لایا۔ میں نے آپ کو نبی کریم صلعم کی خدمت میں پیش کیا آپؐ نے آپ کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا آپ ٹھیک ہو گئے۔ آپ کو علم عطا کیا مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا مقابلہ میں آیا

قد علمت خیبر انی مرحب

علی نے یہ رجز پڑھا:۔

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا۔
بارعب کچھار کا شیر ہوں۔

قال نضربه نفلق رأسه فقتله وكان الفتح على يه على بن أبي طالب أخرجه أبو حاتم وقال هكذا أروى في قرس عامر وانما هو في عامر

وأخرجه مسلم بتغيير بعض لفظه وأخرجه أحمد عن بريدة الاسلمي ولم يذكر فيه قصة عامر وقال بعد قوله شاكى السلاح بطل مجرب أطعن احيانا وحينا أضرب

وقال فاختلف هو وعلى ضربتين فضربه على على عاتقه حتى عض السيف فيها باضراسه وسمع أهل العسكر صوت ضربته قال وما يتام الناس مع على حتى فتح الله له وهم

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ الراية وهزها ثم قال من يأخذها بحقها فجاء فلان فقال أنا فقال امض ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي كرم وجه محمد

حضرت علی نے ایسی ضرب مرحب کے سر پر لگائی جس سے اس کا سر دو ٹکڑے ہوگیا۔ علی علیہ السلام کے ذریعہ خیبر فتح ہوا۔ ابو حاتم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

احمد بن حنبل نے بریدہ اسلمی سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں عامر کے قصہ کا ذکر نہیں ہے۔ علی کے رجز میں ہتھیار پوش تجربہ کار کے بعد یہ شعر لکھا ہے کہ میں کبھی نیزہ لگاتا ہوں اور کبھی تلوار کا وار کرتا ہوں۔

علی اور مرحب میں مقابلہ ہونے لگا۔ آپ نے مرحب کے کندھے اور گردن کے درمیان اس قدر زور سے تلوار ماری جس کو لوگوں نے سنا جو مرحب کی داڑھوں میں پیوست ہوگئی۔ حضرت علی اور لوگ اس وقت تک نہ سوئے جب تک قلعہ خیبر فتح نہ ہوا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے علم لے کر ہلایا۔ فرمایا اس کو لے کر کون پورا اترے گا۔ ایک شخص آیا اور کہا میں لینا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم جاؤ۔ فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو عزت دی۔

لاعطينها رجلا لا يفرها لك
يا علي فانطلق حتى فتح الله
عليه خيبر وفدك وجاء بعجوتها
وقديدها خرجه أحمد ★ وعن
بريدة رضي الله عنه قال لما
كان حيث نزل رسول الله
صلى الله عليه وسلم بحصن أهل
خيبر أعطى رسول الله صلى الله
عليه وسلم اللواء عمر بن الخطاب
ونهض معه من نهض من الناس
فلقوا أهل خيبر فانكشف
عمر وأصحابه فرجعوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لاعطين الراية غدا رجلا يحب
الله ورسوله ويحبه الله
ورسوله فلما كان الغد
تصادر بها أبو بكر وعمر فدعا
عليا وهو أرمد فتفل في عينه
وأعطاه اللواء ونهض معه من
الناس من نهض ثم ذكر قتل

میں علم اس شخص کو دوں گا جو جنگ
سے فرار نہیں کرے گا۔ یا علیؑ علم
تم لے لو اور لڑنے کے لئے چلے جاؤ۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے خیبر اور فدک
فتح کیا۔ آپ وہاں سے کھجوریں اور سوکھا
ہوا گوشت لائے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خیبر کے قلعہ کے پاس قیام کیا۔ علم عمر بن خطاب
کے حوالے کیا۔ حضرت عمر کے ساتھ اور لوگ
بھی خیبر فتح کرنے کی خاطر روانہ ہوئے
اہل خیبر سے لڑائی ہوئی۔ حضرت عمر اور آپ
کے ساتھی شکست کھا کر واپس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
کل میں علم اس شخص کو دوں گا۔ جو خدا اور اس
کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ خدا اور
اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔
دوسرے روز عمر اور ابوبکر علم کے حصول کی امید
میں آئے۔ مگر آنحضرت نے علیؑ کو بلایا
اور علم آپ کے حوالے کیا۔ آپ کی
آنکھیں دکھتی تھیں۔ ان میں اپنا
لعاب دہن لگایا۔ آپ کے ساتھ کچھ
لوگ گئے۔ آپ نے مرحب کو قتل
کیا۔

مرحب وقال فما بنام آخر
الناس حتى فتح الله هم وله
أخرجه الغيلانى والحافظ الدمشقى
في الموافقات وعنه قال حاصرنا
خيبر فأخذ اللواء أبوبكر فانصرف
ولم يفتح له ثم أخذه عمر من
الغد فخرج ورجع ولم يفتح
له وأصاب الناس يومئذ شدة
فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انى دافع اللواء الى
رجل يحبه الله ورسوله
ويحب الله ورسوله لا يرجع
حتى يفتح عليه فبتنا طيبة أنفسنا
ان الفتح غدا فلما أصبح صلى
الله عليه وسلم قام قائما فدعا
باللواء والناس على مصافهم
فدعا عليا وهو أرمد فتفل
في عينه ودفعه اليه ففتح له
قال بريدة وأنا ممن تطاول
لها أخرجه أحمد في المناقب
وعن سلمة رضى الله عنه قال

حضرت علیؑ اور تمام لوگ اس وقت تک
نہ سوئے جب خیبر فتح نہ ہوا۔ بریدہ نے کہا
ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا۔ علم ابوبکر نے لیا بغیر
فتح کے واپس آگئے۔ دوسرے روز
عمر علم لے کر قلعہ فتح کرنے گئے مگر ناکام
ہو کر لوٹ آئے۔ اس روز لوگوں نے
بے حد تکلیف محسوس کی۔ رسول اللہ نے
فرمایا۔ میں علم اس شخص کو دینے والا ہوں
جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دوست
رکھتا ہے۔ وہ خود خدا اور اس کے
رسول کو دوست رکھتا ہے۔ بغیر فتح
کے واپس نہیں آئے گا۔ ہم لوگوں
نے رات خوشی بسر کی کہ کل
فتح ہونے والی ہے۔ صبح کو رسول
اللہ نے علم طلب کیا۔ لوگ
اپنی اپنی جگہوں میں موجود تھے۔ علیؑ
کو بلایا آپ کی آنکھوں میں تکلیف
تھی۔ اُن میں اپنا لعاب دہن
لگایا۔ آپ کو علم دیا۔ آپ
نے خیبر فتح کیا۔ بریدہ نے کہا۔
میں ان لوگوں میں سے تھا جس
کو علم لینے کی آرزو تھی۔ سلمہ
رضی اللہ عنہ نے کہا۔

بعث رسول اللّٰه صلی اللّٰه
علیه وسلم أبا بکر الصدیق برایته
وکانت بیضاء الی بعض حصون
خیبر فقاتل ورجع ولم یکن
فتح وقد جهد فقال رسول
اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لاعطین
الرایة غدا رجلا یحب اللّٰه ورسوله
یفتح اللّٰه علی یدیه لیس بفرار
فدعا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه
وسلم لعلی وهو ارمد فتفل فی
عینیه ثم قال خذ هذه الرایة
فامض بها حتی یفتح اللّٰه علیك
قال سلمة فخرج واللّٰه بها یهرول
هرولة وأنا خلفه نتبع أثره
حتی رکز رأیته فی رضم من
حجارة تحت الحصن فاطلع علیه
یهودی من رأس الحصن
فقال من أنت قال أنا علی
بن أبی طالب قال یقول
الیهود علوتم وما أنزل
علی موسی أو کما قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ابوبکر صدیق کو خیبر کے ایک قلعہ کی طرف
فتح کے لئے آپ نے جنگ کی۔
مگر بغیر فتح کئے واپس آگئے۔ اگرچہ
آپ نے بہت محنت کی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا۔ جو
خدا اور اس کے رسول کو دوست
رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں
فتح دے گا۔ وہ شخص بھاگنے والا
نہیں ہے۔ رسول اللہ نے علی کو بلایا
آپ آشوب چشم مبتلا تھے۔ آنحضرت
نے اپنا لعاب دہن آپ کی آنکھوں
میں لگایا۔ فرمایا علم لے کر چلے جاؤ۔
اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے گا۔ سلمہ نے
کہا خدا کی قسم آپ علم کو لہراتے ہوئے
خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ میں آپ
کے پیچھے تھا۔ آپ نے قلعہ کے نیچے
ایک پتھر کے شگاف میں علم گاڑ دیا۔
ایک یہودی نے قلعہ کی چھت سے
نمودار ہو کر پوچھا آپ کون ہیں فرمایا
میں ابن ابی طالب ہوں۔ یہودی نے کہا
موسیٰ پر جو نازل ہوئی تھی۔ اس
کی رو سے تم فتح پاؤ گے۔

ثما رجع حتی فتح اللّٰه علی یدیه أخرجه ابن اسحاق ★ وعن أبی رافع مولی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال خرجنا مع علی حین بعثه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم برایته فلما دنا من الحصن خرج الیه أهله فقاتلهم فضربه رجل من یهود وقد طرح ترسه من یده فتناول علی بابا کان عند الحصن فترس به نفسه فلم یزل بیده حتی فتح اللّٰه عز وجل علیه ثم ألقاه من یده حین فرغ فلقد رایتنی فی نفر معی سبعة انا ثامنهم نجتهد علی أن نقلب ذلك الباب فما نقلبه أخرجه أحمد وعن جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنهما ان علی بن أبی طالب حمل الباب یوم خیبر حتی صعد المسلمون

خداوند نے آپ کے ہاتھوں فتح ونصرت عطا کی۔
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام رافع سے مروی ہے۔ کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علیؑ کو اپنا علم دے کر روانہ کیا۔ ہم آپ کے ساتھ تھے۔ جب آپ قلعہ کے قریب گئے تو وہاں کے رہنے والے آپ سے لڑنے لگے۔ ایک یہودی نے آپ پر ضرب لگائی جس سے آپ کی ڈھال گر گئی۔ علیؑ نے قلعہ کا دروازہ اکھاڑ لیا۔ اور اس کو بطور ڈھال استعمال کیا۔ خداوند عالم نے آپ کو فتح دی۔ جب قلعہ فتح کر چکے تو دروازہ پھینک دیا۔ تم مجھے ان سات آدمیوں میں دیکھتے ہیں ان میں آٹھواں تھا۔ دروازے کو ہلانا چاہتے تھے۔ مگر نہ ہلا سکے۔

جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ علیؑ نے خیبر کے روز دروازہ اُٹھا لیا تھا اور لوگ اس کے اوپر سے گذرتے تھے۔

علیہ بافتحوها ولعد ذلك لم يحمله اربعون رجلا وفي طريق ضعيف ثم جتمع عليه سبعون رجلا فكان جهدهم ان أعادوا الباب أخرجهما الحاكمي في الاربعين

قلعہ فتح کر لیا۔ دروازہ کو چالیس آدمی نہیں اٹھا سکتے تھے۔ ایک ضعیف سلسلہ میں ہے کہ ستر آدمیوں نے پوری کوشش کی کہ دروازے کو دوبارہ اپنی جگہ قائم کریں۔ (مگر قائم نہ کر سکے)

ذكر اختصاصه بأنه وزوجه وابنيه أهل البيت

آپ، آپ کی زوجہ اور آپ کے دونوں فرزند اہل بیت ہیں۔

عن سعيد قال أمر معاوية سعدا أن يسب أبا تراب فقال أما ما ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلن أسبه لان يكون في واحدة منهن أحب الى من حمر النعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وخلفه في بعض غزيه فقال له علي تخلفني مع النساء والصبيان فقال

سعید سے مروی ہے۔ کہ معاویہ نے سعد کو حکم دیا کہ علیؑ کو گالیاں دو۔ سعد نے کہا جب تک میں علی کی تین خصوصیات یاد کرتا رہوں گا جو رسول اللہ نے آپ کے حق میں بیان فرمائی ہیں اس وقت تک میں آپ کو گالیاں نہیں دوں گا۔ اگر ان میں مجھے ایک خصوصیت مل جاتی تو میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی۔ رسول نے علیؑ کو ایک جنگ میں مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا علیؑ نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں نائب مقرر کرتے ہیں۔ فرمایا۔

له رسول الله صلى الله عليه
وسلم أما ترضى أن تكون منى
بمنزلة هارون من موسى
الا انه لا نبي بعدي وسمعته
يقول يوم خيبر لأعطين
الراية وذكر القصة وسيأتي ★
ولما نزلت هذه الآية
قل تعالوا ندع أبناءنا و
أبناءكم دعا رسول الله صلى
الله عليه وسلم عليا وفاطمة
والحسن والحسين وقال
اللهم هؤلاء أهلي خرجه
مسلم والترمذي ★ وعن
أم سلمة ان النبي صلى الله
عليه وسلم جلل على الحسن
والحسين وعلي وفاطمة
كساء وقال اللهم هؤلاء أهل
بيتي وخاصتي أذهب عنهم
الرجس وطهرهم تطهيرا
خرجه الترمذي وقال حسن
صحيح ★ وعن سعد بن عمرو

تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے
وہ منزلت حاصل ہے۔ جو ہارون کو موسیٰ
سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی
نہیں آئے گا۔ میں نے رسول اللہ کو خیبر
کے روز فرماتے سنا۔ کہ کل میں اس
کو علم دوں گا۔ پورا واقعہ بیان کیا۔
جب قل تعالوا ندع ابناءکم
والی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہ
سلام اللہ علیہا، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا
اور فرمایا یہ حضرات میرے اہل ہیں۔
ام سلمہؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حسنؑ، حسینؑ، علیؑ اور فاطمہ سلام اللہ
علیہا پہ چادر تان کر فرمایا۔ پالنے
والے یہ لوگ میرے اہل بیت
ہیں۔ اور میرے خاص مندے ہیں۔
ان سے ناپاکی کو دور رکھ
ان کو پوری طرح پاکیزہ فرما۔

بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ یا عم لم کان صغو الناس الی علی فقال یا ابن اخی ان علیا کان لہ ما شئت من ضرس قاطع فی العلم وکان لہ من السطۃ فی العشیرۃ والقدم فی الاسلام والصھر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود فی الماعون ولما انزل قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وعلیا وحسنا وحسینا فی بیت ام سلمۃ وقال اللھم ان ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا اخرجہ الثعلبی

سعید بن عمرو بن سعید بن العاص نے کہا میں نے عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے کہا میرے چچا کے فرزند لوگوں کا جھکاؤ علی کیطرف کیوں ہے، کہا اے بھائی کے فرزند علی علم کے ماہر، خاندان میں خاص مقام سب سے پہلے اسلام لانے والے، رسول اللہ کے داماد، سنت میں بصیرت رکھتے تھے، جنگ میں بہادر خیرات دینے میں سخی، آیت انما کے نزول کے وقت آپ نے فاطمہ، علی حسن اور حسین کو ام سلمہ کے گھر میں جمع کیا فرمایا میرے پالنے والے یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاک چیز کو دور رکھ

ذکر ان بیتہ اوسط بیوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن سعید بن عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسالہ عن عثمان فذکر لہ محاسن عملہ ثم قال لعل ذلک یسوءک قال نعم قال فارغم اللہ بانفک ثم سالہ عن علی فذکر محاسن عملہ قال ذاک بیتہ اوسط بیوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعل ذلک یسوءک قال الرجل قال فارغم اللہ بانفک انطلق فاجھد علی جھدک اخرجہ البخاری والمخلص

حضرت علی کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے درمیان تھے

سعید بن عبیدہ نے کہا ایک شخص عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا، اور عثمان کے بارے میں دریافت کیا اس کو آپ کی نیکیوں کے بارے میں آگاہ کیا، ممکن ہے یہ باتیں آپ کو ناگوار گزری ہوں کہا ایسا ہی ہے کہا خدا اتم کو ذلیل کرے پھر اس نے حضرت علی کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے اس کو حضرت امیر کی خوبیوں سے آگاہ کیا پھر کہا شاید یہ باتیں آپ کو پسند نہ آئی ہوں کہا ایسا ہی ہے کہا اللہ تم کو رسوا کرے، چلے جاؤ اپنے نظریہ میں دوبارہ غور کرو

ذكر اختصاصه وزوجه وبنيه بأنه صلى الله عليه وسلم حرب لمن حاربهم سلم لمن سالمهم

علیؓ آپ کی زوجہ اور آپ کے فرزندوں سے جنگ کرنیوالا اور صلح کرنیوالا رسول اللہ سے جنگ کرنیوالا اور صلح کرنیوالا ہے

عن زيد بن أرقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين أنا حرب لمن حاربهم سلم لمن سالمهم خرجه الترمذي ★

وعن أبي بكر الصديق قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خيم خيمة وهو متكئ على قوس عربية وفي الخيمة علي وفاطمة والحسن والحسين فقال معشر المسلمين أنا سلم لمن سالم أهل الخيمة حرب لمن حاربهم ولي لمن والاهم لا يحبهم الا سعيد الجد طيب المولد ولا يبغضهم الا شقي الجد ردي الولادة

زید بن ارقم سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ سے جن لوگوں نے جنگ کی۔ اُن سے میری جنگ ہے۔ اور جن لوگوں نے ان سے صلح کی۔ ان سے میری صلح ہے۔ بحوالہ ترمذی۔

ابوبکر صدیق سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خیمے کے اندر عربی کمان کا سہارا لئے ہوئے تشریف فرما تھے۔ علیؓ، حسنؓ، حسینؓ اور فاطمہؓ دوسرے کمرے میں قیام فرما تھے۔ فرمایا اے لوگو! میری ان لوگوں سے صلح ہے۔ جن کو ان خیمہ والوں سے صلح ہے۔ اور میری ان سے جنگ ہے جنہوں نے ان سے جنگ کی۔ میں ان کا دوست ہوں جو ان کو دوست رکھتا ہے۔ ان کو صرف وہ دوست رکھے گا جن کا دادا نیک ہوگا اور ان کی ولادت ٹھیک ہوگی۔ ان سے بغض رکھنے والے کا دادا بدبخت ہوگا اور ولادت ٹھیک نہیں ہوگی

ذکر اختصاصه بانتفاء الرمد عن عينيه أبدا بسبب تفل النبي صلى الله عليه وسلم فيهما

عن علي رضي الله عنه قال ما رمدت منذ تفل النبي صلى الله عليه وسلم في عيني أخرجه أحمد ★ وعنه قال ما رمدت عيناي منذ مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهي وتفل في عيني يوم خيبر حين أعطاني الراية أخرجه أبو الخير القزويني

آپ کی آنکھوں میں اس روز سے کبھی تکلیف نہ ہوئی جس روز سے رسول اللہ ﷺ نے ان میں لعاب دہن لگایا

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں آنکھ میں کبھی آشوب نہ ہوا جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگایا۔ بحوالہ احمد

نیز آپ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں کبھی آشوب کی تکلیف نہیں ہوئی جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ان پر مسح کیا تھا۔ میری آنکھ میں لعاب دہن لگایا تھا خیبر کے روز اور مجھے علم عطا ہوا تھا۔ اس کو ابو الخیر قزوینی نے بیان کیا۔

ذکر اختصاصه بلبس لباس الشتاء في الصيف ولبس لباس الصيف في الشتاء لعدم وجدانه الحر والبرد

عن عبد الرحمن بن أبي ليلى

آپ سردی کا لباس گرمی میں اور گرمی کا لباس سردی میں پہنا کرتے کیونکہ آپ کو گرمی اور سردی نہیں لگا کرتی تھی۔

عبد الرحمن بن ابی لیلی کا بیان

قال كان أبي يسمر مع علي و
كان علي يلبس ثياب الصيف
في الشتاء وثياب الشتاء في
الصيف فقيل له لو سألته فسأله
فقال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم بعث علي وأنا أرمد
العين يوم خيبر فقلت يا
رسول الله أني أرمد العين
قال فتفل في عيني و قال
اللهم اذهب عنه الحر و
البرد فما وجدت حرا
ولا بردا منذ يومئذ وقال
لاعطين الراية رجلا يحبه
الله ورسوله ويحب الله
ورسوله ليس بفرار فتشوف
لها أصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاعطا
نيها أخرجه أحمد

ہے کہ میرے باپ علی علیہ السلام
کے ساتھ رہا کرتے آپ گرمی کا
لباس سردی میں اور سردی کا
گرمی میں پہنا کرتے۔ آپ سے کسی
نے کہا۔ آپ حضرت سے اس کی وجہ
پوچھ لیتے۔ اس نے آپ سے اس کی وجہ
پوچھی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے میرے پاس ایک
شخص بلانے کے لئے بھیجا تھا۔
میں خیبر کی جنگ میں
آشوب چشم میں مبتلا تھا۔
آپ نے میری آنکھ میں لعاب
دہن لگایا۔ فرمایا اے پالنے والے
اس سے سردی اور گرمی کو دور رکھ۔
اس وقت سے لے کر اس وقت
تک میں نے کبھی گرمی اور سردی محسوس
نہیں کی۔ اس روز رسول اللہ نے فرمایا
تھا۔ میں علم اس شخص کو دوں گا جس
کو خدا اور رسول دوست رکھتا ہے
وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا
ہے۔ جنگ سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ اس
منصب کے حصول کے لئے اصحاب رسول بہت
بے چین تھے۔

ذكر اختصاصه بأن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعطيه الراية فلا ينصرف حتى يفتح عليه

رسول اللہ جب آپ کو علم دیتے تو آپ
فتح کے بغیر واپس نہیں آتے تھے۔

عن عمر بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی فقال لقد فارقکم رجل ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیعطیہ الرایۃ فلا ینصرف حتی یفتح علیہ ما ترک من صفراء ولا بیضاء الا سبعمائۃ درھم من عطائہ کان یرصدھا لخادم لاھلہ أخرجہ أحمد

عمر بن حبشی سے مروی ہے حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا. آپ لوگوں سے ایسا شخص جدا ہوا ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم عطا فرماتے آپ جنگ فتح کر کے تشریف لاتے سات سو درہم کا مال ترکہ میں چھوڑا جس سے اپنے اہل کے لئے نوکر خریدنا چاہتے تھے.

ذکر اختصاصہ بأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعثہ بالسریۃ جبریل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ فلا ینصرف حتی یفتح علیہ

آنحضرتؐ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے آپکے دائیں طرف جبرائیل ہوتے اور بائیں طرف میکائیل ہوتے فتح کے بعد آپ واپس آتے

عن الحسن انہ قال حین قتل علی لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون بعلم ولا أدرکہ الآخرون کان

حضرت علی کی شہادت کے بعد امام حسن نے فرمایا. آپ سے وہ شخص چلا گیا ہے. علم میں جس کا مقابلہ پہلے لوگ نہ کر سکے. اور نہ ہی اس کے علم کو آنے والے لوگ پا سکے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریہ جبریل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ أخرجہ أحمد وأبو حاتم ولم یقل نعلم وأخرجہ الدولابی بزیادۃ ولفظہ لما قتل علی قام الحسن خطیبا فقال قتلتم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن وفیہا رفع عیسی بن مریم وفیہا قتل یوشع فتی موسی واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریہ وذکر الحدیث

رسول اللہ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے جبرائیل آپ کے دائیں اور میکائیل بائیں طرف ہوتے تھے۔ فتح کر کے واپس آتے۔ دولابی کے الفاظ یہ ہیں۔ حضرت علی کی شہادت کے وقت امام حسن نے خطبہ میں فرمایا۔ تم لوگوں نے ایسے شخص کو رات کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں قرآن نازل ہوا۔ جس میں عیسی بن مریم کی رفعت موسیٰ کے نوجوان یوشع کا قتل ہونا۔ موجود تھا۔ خدا کی قسم علیؑ کا کسی گذشتہ شخص نے مرتبہ حاصل نہیں کیا خدا کی قسم آنحضرت آپ کو لشکر دے کر روانہ کرتے تھے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

ذکر اختصاصہ بتنویہ الملک باسمہ یوم بدر

"بدر کی جنگ میں فرشتہ نے علی کے نام کی آواز دی۔"

عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من السماء یوم بدر یقال لہ رضوان لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی أخرجہ الحسن بن عرفۃ العبدی۔

ابو جعفر محمد ابن علی نے فرمایا فرشتے فرشتے نے بدر کی لڑائی میں آسمان سے آواز دی جس کا نام رضوان تھا۔ تلوار صرف ذو الفقار ہے۔ جوان صرف علی ہے۔

شرح :- ذو الفقار اسم سيف النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو العباس سمى بذلك لانه كانت فيه حفر صغار والفقرة الحفرة التي فيها الوديه ★ قال ابو عبيد والمفقر من السيوف الذي فيه حزوز

شرح:۔ ذو الفقار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا نام تھا۔ ابوالعباس نے کہا یہ نام اس لئے ہے کہ اس میں چھوٹے گڑھے تھے۔

ابو عبید نے کہا معقر اس تلوار کو کہتے ہیں جس میں دندانے ہوں۔

ذكر اختصاصه بحمله رايه النبي صلى الله عليه وسلم يوم بدر

"جنگ بدر اور تمام لڑائیوں میں علم رسول علی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔"

وفي المشاهد كلها ★ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان علي آخذا براية رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر قال الحكم يوم بدر والمشاهد كلها اخرجه احمد في المناقب ★

ابن عباس سے روایت ہے۔ بدر کی لڑائی میں علم رسول اللہ علی کے ہاتھ میں تھا۔ حکم نے کہا۔ صرف بدر ہی نہیں بلکہ تمام لڑائیوں میں آنحضرت کا علم علی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

وعن علي عليه السلام قال كسرت يد علي يوم احد فسقط اللواء من يده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ احد کی جنگ میں میرا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ علم میرے ہاتھ سے گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ضعوه في يده اليسرى فانه صاحب لوائي في الدنيا والآخرة

أخرجه الحضرمي

اس کو بائیں ہاتھ سے پکڑ لو۔ میرا علم دنیا اور آخرت میں تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

ذكر اختصاصه بكتابة كتاب الصلح يوم الحديبية

حدیبیہ میں صلحنامہ علیؑ نے لکھا۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان كاتب كتاب الصلح يوم الحديبية علي ابن ابي طالب قال عبد الرزاق قال معمر فسألت عنه الزهري فضحك أو قال تبسم وقال هو علي ولو سألت هؤلاء لقالوا هو عثمان يعني بني امية

خرجه في المناقب الغساني

ابن عباس سے روایت ہے کہ۔ حدیبیہ کا صلحنامہ علی بن ابی طالب نے لکھا تھا۔ عبدالرزاق نے کہا کہ معمر نے یہ بات زہری سے پوچھی تو آپ ہنس دیئے۔ یا مسکرا پڑے۔ کہا صلح نامہ لکھنے والے علی تھے۔ اگر تم بنو امیہ سے پوچھو تو وہ کہیں گے۔ کاتب صلحنامہ عثمان یعنی بنو امیہ تھے

ذكر اختصاصه يوم الحديبية بتهديد قريش ببعثه عليهم

حدیبیہ میں آنحضرت نے قریش کو حضرت علی کے بھیجنے کی دھمکی دی

عن علي عليه السلام قال لما كان يوم الحديبية خرج لنا ناس من المشركين منهم سهيل بن عمرو وناس من

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ ہمارے پاس حدیبیہ میں مشرکین میں سہیل بن عمرو اور رؤساء مشرکین حاضر

روساء المشرکین فقالوا یا رسول اللہ خرج الیک ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا فارددھم الینا فان کان بھم فقہ فی الدین سنفقھھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتھن او لیبعثن اللہ علیکم من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان فقالوا من ھو یا رسول اللہ وقال ابوبکر من ھو یا رسول اللہ وقال عمر من ھو یا رسول اللہ قال ھو خاصف النعل و کان اعطی علیا نعلہ یخصفھا ثم التفت علی الی من عندہ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار اخرجہ الترمذی وقال حسن صحیح

ہو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ ہمارے بیٹے بھائی اور غلام آپ کے پاس آ گئے ہیں۔ انہیں ہمارے حوالے فرمائیے۔ اگر ان میں دین کی سمجھ بوجھ ہے۔ تو اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قریش سے فرمایا۔ تمہیں ایسی باتوں سے باز آجانا چاہئیے۔ ورنہ میں ایسے آدمی کو بھیجوں گا۔ جو دین کے معاملے تمہاری گردنیں اُڑا دے گا جس کے دل کا امتحان ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے۔ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ایسا شخص کون ہے۔ ابوبکر اور عمر نے کہا یا رسول اللہ ان اوصاف کا مالک کون ہے؟ فرمایا یہ شخص وہ ہے جو جوتی ٹھیک کر رہا ہے۔ آنحضرت نے علی کو اپنی جوتی ٹھیک کرنے کو کہا۔ پھر علی علیہ السلام لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کو منسوب کیا۔ اس کو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا چاہئیے۔

سنبل سکینہ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ ـ C1

ذکر اختصاصه بالقتال علی تاویل القرآن کما قاتل النبی صلی الله علیه وسلم علی تنزیله

عن ابی سعید الخدری
رضی الله عنه قال سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول
ان فیکم من یقاتل علی تاویل
القرآن کما قاتلت علی تنزیله
قال ابوبکر انا هو یا رسول الله
قال لا قال عمر انا هو یا رسول
الله قال لا ولکن خاصف
النعل وکان اعطی علیا نعله
یخصفها اخرجه ابو حاتم و
عنه قال کنا جلوسا ننتظر النبی
صلی الله علیه وسلم فخرج علینا
من بعض بیوت نسائه فقمنا
معه فانقطعت نعله فخلف
علیها علی یخصفها فمضی رسول
الله صلی الله علیه وسلم
ومضینا معه ثم قام ننتظره

رسول اللہ نے جس طرح قرآن کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا اس طرح علیؑ قرآن کی تفسیر میں جہاد کریں گے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں
ایسا شخص موجود ہے۔ میں نے جس
طرح قرآن کے نازل پر جہاد کیا۔
وہ شخص قرآن کی تفسیر کے لئے جہاد کرے گا۔
ابوبکر نے عرض کیا۔ وہ میں ہوں گا۔
فرمایا نہیں۔ عمر نے فرمایا یا رسول اللہ
یہ منصب مجھے نصیب ہوگا۔ فرمایا
نہیں یہ اعزاز ایسے شخص کو حاصل ہوگا۔
جو جوتی درست کر رہا ہے۔ آنحضرت
نے اپنی جوتی علی کو درست کرنے کے لئے
دی تھی۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ ہم
لوگ آنحضرت کے انتظار میں تھے۔
آپ اپنی کسی زوجہ کے گھر سے باہر
تشریف لائے۔ ہم آپ کے ساتھ چلنے
لگے۔ راستے میں آپ کی جوتی ٹوٹ
گئی۔ آپ نے جناب امیرؑ کو درست
کرنے کو دی۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ
چل پڑے۔ کچھ دور جا کر آپ رسول کے

وقمنا معه فقال ان منكم من
يقاتل على تأويل القرآن كما قاتلت
على تنزيله فاستشرفنا وفينا ابو
بكر وعمر فقال لا ولكن خاصف
النعل قال فجئنا نبشره قال وكانه
قد سمعه

(شرح) اصل الخصف
الجمع وخصف النعل اطباق طاق
على طاق ومنه يخصفان عليهما من
ورق الجنة * وقوله استشرفنا اى
تشوفنا وتطلعنا تقول استشرفت
الشئ واستكشفته بمعنى وهو ان
تضع يدك على حاجبك كالذى
يستظل به من الشمس حتى يتبين
لك الشئ حكاه الهروى

کے ساتھ انتظار کرنے لگے۔ فرمایا تم میں
ایسا شخص موجود ہے۔ جو قرآن کی تفسیر کے
بارے میں اس طرح جہاد کرے گا جس
طرح میں نے قرآن کی تنزیل پر کیا ہے
ہم نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایسے شخص کو
دیکھنا شروع کیا۔ ابو بکر اور عمر بھی موجود
تھے۔ دونوں نے آنحضرت سے پوچھا۔
کیا اس سے مراد ہم ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ
وہ شخص مراد ہے جو جوتی ٹھیک کر
رہا ہے علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی جوتی ٹھیک کر رہا تھا
ہم لوگوں نے علی علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی
بشارت دی۔ آپ نے اس بات کو
سنا اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ
اس بات سے پہلے آگاہ تھے

ذکر اختصاص سد الابواب الشارعة فى المسجد الا بابه

عن ابن عباس ان النبى صلى
الله عليه وسلم امر بسد الابواب
الا باب على اخرجه الترمذى

در حضرت علی علیہ السلام کے سوا سب رسول اللہ نے مسجد کی طرف کھلنے والے گھروں کے دروازے بند کرا دیئے ماسوائے علیؑ کے

ابن عباس سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا کہ
حضرت علی کے سوا صحابہ کے وہ تمام دروازے
بند کر دئے جائیں جن کا راستہ مسجد کی طرف تھا

وقال حديث غريب ٭ وعن زيد
بن أرقم رضي الله عنه قال كان
لنفر من أصحاب رسول الله صلى
الله عليه وسلم أبواب شارعة في
المسجد قال فقال يوماً سدوا
هذه الأبواب إلا باب علي قال
فتكلم في ذلك أناس قال فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما
بعد فإني أمرت بسد هذه الأبواب
إلا باب علي فقال فيه قائلكم وإني
والله ما سددت ولا فتحته ولكن
أمرت بشيء فاتبعته أخرجه أحمد ٭
وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال
لقد أوتي ابن أبي طالب ثلاث
خصال لأن يكون لي واحدة منهن
أحب إلي من حمر النعم زوجه رسول
الله صلى الله عليه وسلم ابنته وولدت
له وسد الأبواب إلا بابه في المسجد
وأعطاه الراية يوم خيبر أخرجه
أحمد ٭ وعن أبي هريرة رضي الله عنه

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گئے ... کے گھروں کے دروازے
مسجد کی طرف تھے۔ ایک ارشاد
فرمایا۔ علی کے دروازے کے سوا تمام
دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اس بارے
میں بعض لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ مجھے
علیؑ کے دروازے کے کھلے رہنے
کا اور ان حضرات کے دروازوں کے
بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ میں
سے کچھ لوگوں نے اعتراض کیا خدا
کی قسم میں نے اپنی مرضی سے دروازوں
کو بند نہیں کیا نہ ہی علی کے دروازے
کو کھلا رکھا ہے۔ جس بات کا مجھے
حکم ملا ہے۔ میں نے اس کی تعمیل کی۔
ابن عمر نے کہا علی میں تین خوبیاں ملی ہیں۔
اگر ان میں سے مجھے ایک بھی مل جاتی تو وہ
میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی رسول
اللہ نے علیؑ سے اپنی بیٹی بیاہ دی جس سے آپ
کی اولاد پیدا ہوئی۔ لوگوں کے دروازے بند کروا دیئے
مگر علی کا دروازہ کھلا رکھا خیبر کی لڑائی میں جھنڈا دیا۔
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر

قال قال عمر ثلاث خصال لعلی لأن یکون لی خصلة منهن أحب إلی من أن یکون لی حمر النعم تزویج فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسکنا؟ فی المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والرایة یوم خیبر آخرجه ابن السمان فی الموافقة

حضرت عمرؓ نے کہا کہ علیؑ میں تین ایسی خوبیاں ہیں وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہیں۔ فاطمہؓ دختر نبیؐ سے آپ کی شادی کا ہونا مسجد میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنا۔ خیبر کی جنگ میں آپ کو علم فوج کا ملنا۔

وعن عبد اللہ بن شریک عن عبد اللہ بن الراقم الکسائی قال خرجنا إلی المدینة زمن الجمل فلقینا سعد بن مالک فقال أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسد الأبواب الشارعة فی المسجد وترک باب علی أخرجه أحمد

عبد اللہ بن شریک بن رقم کسائی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ جمل کے زمانے میں مدینہ گئے ہماری ملاقات سعد بن مالک سے ہوئی۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تمام دروازے بند کروا دیئے جو مسجد کیطرف کھلتے تھے صرف علیؑ کے دروازے کو کھلا رہنے دیا۔ سعدی نے کہا عبد اللہ بن شریک جھوٹا ہے۔ ابن حبانی نے کہا غالی شیعہ ہے۔

قال السعدی. عبد اللہ بن شریک کذاب. وقال ابن حبان کان غالیا فی التشیع یروی عن الاثبات مالا یشبه حدیث الثقات. وقد روی هذا الحدیث عن ابن عباس وجابر. وإنما الصحیح ما أخرج فی الصحیحین عن أبی سعد

درست بات یہ ہے جس کو بخاری اور مسلم نے ابوسعد کی روایت سے بیان کیا ہے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد الا باب ابی بکر و ان صح الحدیث فی علی ایضا حمل ذلک علی حالین مختلفین توفیقا بین الحدیثین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر کے دروازہ کے سوا مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں اگر علیؑ سے مروی حدیث درست ہے تو دونوں حدیثوں کی تاویل کی جائے گی۔ (صرف علیؑ سے مروی حدیث ہی درست ہے)

ذکر اختصاصه بالمرور فی المسجد جنبا ★

حضرت علیؑ جنب کی حالت میں مسجد سے گزرتے تھے

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا یحل لاحد یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی هذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری وغیرک اخرجه الترمذی۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اس مسجد میں میرے اور تمہارے سوا کوئی شخص جنب کی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ علی بن منذر نے کہا میں ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا تو آپ نے کہا اس کا مطلب ہے کہ میرے اور تمہارے سوا جنب کی حالت میں اس مسجد سے کوئی شخص گزر نہیں سکتا۔

ذکر اختصاصه بانه حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امته

حضرت علیؑ آنحضرتؐ کی طرف سے آپ کی امت پر حجت ہیں

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کنت عند النبی صلی اللہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں تھا

علیہ وسلم فرأی علیا مقبلا فقال یا انس قلت لبیک قال هذا المقبل حجتی علی امتی یوم القیامة۔

آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام کو آتے ہوئے دیکھ کر مجھے فرمایا یہ آنے والے قیامت کے روز میری امت پر میری حجت ہوں گے۔

ذکر اختصاصه بأنه باب دار الحکمة

آپ حکمت کے گھر کا دروازہ ہیں

عن علی علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا دار الحکمة علی بابها أخرجه الترمذی وقال حسن غریب

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

ذکر اختصاصه بأنه باب دار العلم وباب مدینة العلم

حضرت علیؑ علم کے گھر اور علم کے شہر کا دروازہ ہیں

عن علی السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا دار العلم وعلی بابها أخرجه فی المصابیح فی الحسان وأخرجه ابو عمر وقال انا مدینة العلم وزاد فمن اراد العلم فلیأته من بابه۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں۔ ابو عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں، علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ جو شخص علم کی تلاش میں ہو اس کو دروازہ کے ذریعہ آنا چاہیئے۔

ذکر اختصاصه بأنه أعلم الناس بالسنة

آپ کے تمام لوگوں سے سنت کے زیادہ عالم ہونے کی خصوصیات

عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہا قالت من أفتاکم بصوم عاشوراء، قالوا علی قالت اما انہ اعلم الناس بالسنۃ أخرجہ أبو عمرو

بی بی عائشہ نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہیں عاشورہ کے روز روزہ رکھنے کا فتویٰ کس نے دیا۔ کہا علی نے۔ فرمانے لگیں آپ سنت کے تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں

ذکر اختصاصه بأنه أكثر الامة علما واعظمهم حلما

آپ کی تمام اُمت سے علم و حلم میں بڑے ہوئے خصوصیات۔

عن معقل بن یسار قال وضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هل لك فی فاطمة تعودها فقلت نعم فقام متوکئا علیّ فقال انه سیحمل ثقلها غیرك ویکون أجرها لك قال فکانه لم یکن علی شئ حتی دخلنا علی فاطمه فقلنا کیف تجدینك قالت لقد اشتد حزنی واشتد فاقتی وطال سقمی قال

معقل بن یسار نے کہا کہ رسول اللہ صلعم بیمار ہو گئے۔ مجھے فرمایا فاطمہ کی عیادت کرنی ہے؟ عرض کیا ضرور۔ آپؐ مجھ پر سوار ہوئے آپ کا کوئی بوجھ نہ تھا۔ فرمایا! عنقریب فاطمہ کا بوجھ کوئی اور اٹھائے گا اور اس کا اجر تم کو ملے گا۔ ہم فاطمہ کے ہاں آئے۔ ہم نے کہا کیا حال ہے؟ کہا! غم و اندوہ اور فاقہ زیادہ ہے اور بیماری لمبی ہو گئی ہے

عبد اللہ بن أحمد بن حنبل وجدت بخط أبي في هذا الحديث قال أوما ترضين اني زوجتك أقدمهم سلماً وأكثرهم علما و اعظمهم حلماً أخرجه أحمد و أخرجه القلعي وقال زوجتك سيداً في الدنيا والآخرة ثم ذكر الحديث ★ وعن عطاء وقد قيل له أكان في أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحد أعلم من علي قال ما أعلم أخرجه القلعي ★ وعن ابن مسعود رضي اللہ عنہ قال أعلم أهل المدينه بالفرائض علي بن أبي طالب ★ وعن المغيرة نحوه أخرجهما القلعي ★ وعن ابن عباس رضي اللہ عنهما أنه قال واللہ لقد أعطى علي تسعة أعشار العلم وأيم اللہ لقد شاركم في العشر العاشر أخرجه أبو عمر وعنه وقد ساله الناس

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کہا۔ مَیں نے اس حدیث کو اپنے باپ کے خط سے لکھا ہُوا دیکھا ہے۔ جس میں تحریر ہے (اے فاطمہؓ) تم اس بات پر راضی نہیں ہو۔ میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے۔ جو سب سے پہلے اسلام لایا۔ جس کا علم بہت ہے اور حلم میں بڑے مرتبہ پر فائز ہیں۔ احمد نے اس حدیث کو بیان کیا۔ اور قلعی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میں نے تمہاری شادی اس سے کی ہے۔ جو دنیا اور آخرت کے سردار ہیں۔"

عطا سے کسی نے پوچھا۔ کہ اصحاب رسول میں کوئی شخص علی سے زیادہ علم والا تھا۔ کہا میں ایسے شخص کو نہیں جانتا۔ ابن مسعود نے کہا۔ مدینہ میں علم کے فرائض علی سب سے زیادہ جانتے تھے۔ ابن عباس نے کہا۔ علیؑ کو علم کے نو حصے عطا ہوئے اور دسویں حصہ میں بھی تمہارے شریک ہیں۔

فقالوا أی رجل کان علیا قال کان ممتلیٔ جوفه حکما و علما و بأسا و نجدة مع قرابته من رسول الله صلی الله علیه وسلم أخرجه أحمد فی المناقب

(شرح) البأس - الشدة فی الحراب یقول بؤس الرجل بالضم یبأس بأسا فهو بئیس علی فعیل أی شجاع - والنجدة الشجاعة تقول منه نجد بالضم فهو نجید ونجید ونجد * وروی ان عمر اراد رجم المرأة التی ولدت لستة أشهر فقال له علی ان الله تعالی یقول وحمله وفصاله ثلاثون شهرا وقال تعالی وفصاله فی عامین فالحمل ستة اشهر و الفصال فی عامین فترک عمر رجمها وقال لولا علی هلک عمر أخرجه العقیلی وأخرجه ابن السمان عن أبی حزم بن أبی الاسود * وعن سعید بن المسیب

ابن عباس سے لوگوں نے پوچھا کہ علی کیسے آدمی ہیں۔ کہا آپ کا شکم اقدس حکمت، علم رعب و داب اور بہادری سے بھرا ہُوا تھا۔ ساتھ ہی رسول اللہ کے قرابتدار بھی تھے۔

روایت میں آیا ہے کہ ایک عورت نے چھ ماہ میں بچہ جنا۔ حضرت عمر نے اُسے سنگسار کرنا چاہا حضرت علی نے آپ سے فرمایا۔ کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ بچے کے حمل اور دودھ پینے کی مدت تیس ماہ ہے۔ دودھ کے بارے میں کہا ہے۔ کہ اس کی مدت دو سال ہے۔ لہذا حمل کی مدت چھ ماہ اور دودھ پینے کی عمر دو سال ہوئی۔ حضرت عمر نے عورت کو رجم نہ کیا۔ اور کہا۔ اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتے۔ سعید بن مسیب سے مروی ہے۔

قال كان عمر يتعوذ من معضلة"
ليس لها ابو حسن اخرجه احمد
وابو عمر وعن محمد ابن الزبير
قال دخلت مسجد دمشق فاذا
انا بشيخ قد التوت ترقوتاه من
الكبر فقلت يا شيخ من ادركت
قال عمر قلت فما غزوت قال
اليرموك قلت فحدثني بشيء سمعته
قال خرجنا مع فتية حجاجا فاصبنا
بيض نعام وقد احرمنا فلما قضينا
نسكنا ذكرنا ذلك لامير المؤمنين
عمر فادبر وقال اتبعوني حتى انتهى
الى حجر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فضرب حجرة منها فاجابته
امراة فقال اثم ابو حسن قالت
لا فمر في المقثاة فادبر فقال
اتبعوني حتى انتهى اليه وهو يسوي
التراب بيده فقال مرحبا يا امير
المؤمنين فقال ان هؤلاء اصابوا
بيض نعام وهم محرمون قال الا
ارسلت الى قال انا احق باتيانك

حضرت عمر اس مشکل سے پناہ مانگتے
جس کے حل کے لئے ابوالحسن نہ
ہوں۔ محمد بن زبیر سے مروی ہے۔
کہ میں مسجد دمشق میں گیا۔ وہاں ایک
بوڑھے کو دیکھا۔ جس کا حنجرہ بوڑھاپے
سے ڈھیلا ہو چکا تھا۔ میں نے پوچھا
آپ نے کس شخص کا زمانہ دیکھا ہے۔
کہا عمر کا۔ میں نے کہا۔ آپ کس
جنگ میں شامل ہوئے۔ کہا۔ یرموک
کی لڑائی میں۔ میں نے کہا آپ کوئی
بات بتائیں۔ کہا ہم قتیبہ کے ساتھ
حج کو روانہ ہوئے۔ احرام کی حالت
میں شتر مرغ کے انڈے اٹھائے
حج ادا کرنے کے بعد اس کا امیر المومنین عمر
سے ذکر کیا۔ آپ نے کہا میرے ساتھ چلے
آؤ۔ رسول اللہ کے حجروں کے پاس آئے
اور ایک حجرہ پر دستک دے کر کہا یہاں
ابوالحسن موجود ہیں! اندر سے عورت نے
کہا۔ یہاں موجود نہیں۔ فرمایا میرے ساتھ
چلے آؤ حضرت علی کے پاس آئے
آپ مٹی کی ہاتھ سے ڈھیریاں بنا رہے
تھے۔ کہا ان لوگوں نے شتر مرغ کے انڈے
احرام میں اٹھائے ہیں فرمایا ان کو بھیج دیتے
آپ کیوں آئے کہا میرا آنا ضروری تھا۔

قال يفضربون الفحل قلائص أبكارا لعدد البيض فما نتج منها اهدوه قال عمر فان الابل تخدج قال علی والبیض یمرض فلما أدبر قال عمر اللهم لا تنزل بی شدیدة الا وأبوحسن الی جنبی أخرجه ابن البختری

فرمایا باکرہ اونٹنیوں سے اونٹ ملاؤ۔ جو اس سے بچے پیدا ہوں وہ انڈوں والے کو دے دو۔ عمر نے فرمایا بعض اونٹنیوں کے بچے ساقط ہوتے ہیں۔ فرمایا نہیں انڈے بھی تو خراب ہو جاتے ہیں۔ حضرت عمر جب واپس ہوئے تو کہا اے پالنے والے جب مجھ پر مصیبت نازل کریں تو ابو الحسن میرے پہلو میں ہوں۔

ذكر اختصاصه باحالة جمع من الصحابة عند سؤالهم عليه

تمام صحابہ آپ سے مسئلہ پوچھتے تھے

عن أذينة العبدی قال أتيت عمر فسألته من این اعتمر قال ائت عليا فسله أخرجه أبو عمر وابن السمان فی الموافقة وعن أبی حازم قال جاء رجل الی معاوية فسأله عن مسئلة فقال سل عنها علی بن أبی طالب فهو أعلم قال يا امیر المومنين جوابك فيها

اذینہ عبدی نے کہا۔ میں عمر کے پاس آیا پوچھا عمرہ کہاں سے شروع کروں۔ کہا علی کے پاس جاکر پوچھو۔ حازم نے کہا ایک شخص نے معاویہ سے مسئلہ پوچھا۔ کہا علی سے دریافت کہا میں تو آپ کا جواب جانتا ہوں۔ مجھے آپ کا جواب پسند ہے۔ علی کا نہیں۔

أحب إلى من جواب علي قال لهم
ما قلت لقد كرهت رجلا كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يغزره بالعلم غزرا ولقد قال
له أنت مني بمنزلة هارون بن
موسى الا أنه لا نبي بعدي وكان
عمر اذا أشكل عليه شئ أخذه
منه أخرجه أحمد في المناقب
(شرح) الغزارة - بالغين
المعجمة الكثرة وقد غزر الشئ
بالضم كثر وعن عائشة رضي الله
عنها وقد سئلت عن المسح على
الخفين فقالت ائت عليا فسله
أخرجه مسلم وعن ابن عمر ان
اليهود جاؤا الى أبي بكر فقالوا
صف لنا صاحبك فقال معشر
اليهود لقد كنت معه في الغار
كاصبعي هاتين ولقد صعدت
معه جبل حراء وان خنصري
لفي خنصره ولكن الحديث
عنه صلى الله عليه وسلم شديد و

کہا تم نے ٹھیک نہیں کہا ایسے شخص
سے نفرت کرتے ہو جس کو آنحضرت نے علم
سے پوری طرح نوازا ہے۔ آپ کے
بارے میں فرمایا۔ تجھے مجھ سے
وہ مرتبہ ہے جو ہارون کو موسے سے
تھا۔ ہاں میرے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔
عمر اپنی ہر مشکل آپ سے حل کراتے۔
عائشہ سے جرابوں کے مسح کے
بارے میں کسی نے پوچھا۔ آپ نے
کہا علیؑ سے دریافت کرو۔ ابن
عمر سے مروی ہے۔ یہودی ابوبکر
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار
عرض گزار ہوئے۔ اپنے نبی کی
صفت بیان فرمائیے۔ کہا میں
آپ کے ساتھ ان دو انگلیوں
کی طرح تھا۔ میں آپ کے
ساتھ کوہ حرا پر چڑھا۔ میری
چھوٹی انگلی آپ کی چھوٹی
انگلی میں تھی۔ لیکن آپ کی
حدیث بہت سخت ہے۔

هذا علی بن أبی طالب فأتوا علیا
فقالوا یا أبا الحسن صف لنا ابن
عمك فقال لم یکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالطویل
الذاہب طولا ولا بالقصیر
المتردد وکان فوق الربعة أبیض
اللون مشربا حمرة جعد الشعر لیس
بالقطط یضرب شعرہ الی ارنبته
صلت الجبین أدعج العینین
دقیق المسربة براق الثنایا أقنا
الأنف کأن عنقه أبریق فضة
له شعرات من لبته الی سرته
کأنهن قضیب مسك أسود
لیس فی جسدہ ولا فی صدرہ
شعرات غیرهن وکان ششن
الکف والقدم واذا مشی کأنما
یتقلع من صخر واذا التفت
التفت بمجامع بدنه واذا قام
غمر الناس واذا قعد علا الناس
واذا تکلم أنصت الناس واذا
خطب أبکی الناس وکان أرحم

علیؓ کے پاس جاؤ۔ اور آپ
سے پوچھو۔ حاضر ہو کر عرض کرنے
لگے اے أبو الحسن اپنے ابن عم کے
اوصاف بیان فرمائیے۔ فرمایا۔
آنحضرت درمیانے قد کے تھے۔ اوپر
کا نصف حصہ سرخی مائل سفید تھا۔
گھنگھریالے بالوں والے تھے۔
پیچیدہ نہیں تھے۔ سیاہ موٹی آنکھوں
والے۔ پتلی کمر والے۔ سفید دانتوں
والے۔ درمیانے ناک والے۔
گردن چاندی کی صراحی۔ گردن سے
ناف تک سیاہ بال مشک کی چھڑی
کی مانند تھے۔ ان بالوں کے علاوہ
جسم میں اور سینہ پر کوئی بال نہیں
تھا۔ بھرے ہوئے گوشت کے ہاتھ
اور قدم تھے۔ جب چلتے تو اس طرح
احتیاط سے چلتے تھے۔ گویا پتھر
پر سے قدم اُٹھا رہے ہیں۔ جب
مڑتے تو تمام بدن کے ساتھ مڑتے۔ جب
کھڑے ہوتے تو لوگوں پر چھا جاتے
جب تشریف رکھتے تو لوگوں سے
بلند ہوتے جب بولتے تو لوگ خاموش
ہو جاتے۔ جب خطبہ دیتے تو لوگ رونے لگ جاتے۔

الناس بالناس لليتيم كالاب الرحيم
وللأرملة كالزوج الكريم أشجع
الناس وابذلهم كفا واصبحهم
وجها لباسه العباء وطعامه
خبز الشعير وادامه اللبن
ووسادة الادم محشو بليف
النخل سريره أم غيلان مرمل
بالشريط كان له عمامتان احدا
هما تدعى السحاب والآخرى
العقاب كان سيفه ذا الفقار
ورايته الغراء وناقته العضباء
وبغلته دلدل وحماره يعفور
وفرسه مرتجز وشاته بركة و
قضيبه الممشوق ولواؤه الحمد
وكان يعقل البعير ويعلف الناضح
ويرقع الثوب ويخصف النعل
وعن زيد بن علي عن أبيه عن
جده قال أتي عمر بامرأة حامل
قد اعترفت بالفجور فأمر
برجمها فتلقاها علي فقال
ما بال هذه فقالوا أمر عمر برجمها

لوگوں پر بڑے مہربان۔ یتیم کے لئے
مہربان باپ کی طرح تھے۔ بیواؤں کے
لئے بہت بڑے سخی۔ بہت بڑے بہادر
بڑے سخی ہشاش بشاش۔ آپ کا
لباس عبا۔ خوراک جَو کی روٹی۔ سالن دودھ
بچھونا کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا گدا۔
آپ کا بستر گھنے پتوں کا بنا ہوا جن کو
پتلی دوڑی سے باندھ دیا گیا تھا۔
آپ کے دو عمامے تھے۔ ایک کا نام
سحاب دوسرے کا نام عقاب۔ تلوار
کا نام ذوالفقار۔ آپ کا جھنڈا روشن
تھا۔ اونٹنی کا نام عضبا۔ خچر کا نام دلدل
گدھے کا نام یعفور۔ گھوڑے کا نام مرتجز
بکری کا نام برکہ۔ چھڑی کا نام ممشوق
لوا کا نام حمد۔ اونٹ کو باندھتے تھے۔
پانی نکالنے والے جانور کو گھاس کھلاتے
تھے۔ کپڑے کو ٹانکا لگاتے اور جوتے
کو پیوند لگاتے۔ زید بن علیؓ اپنے
باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت
کرتے ہیں۔ حضرت عمر کی خدمت میں حاملہ
عورت لائی گئی جس نے اپنے گناہ کا
اقرار کیا تھا۔ آپ نے اس کے رجم کرنے
کا حکم دیا۔ حضرت علی نے عورت کو دیکھا اور بلایا اس کا
کیا قصہ ہے۔ لوگوں نے کہا حضرت عمر نے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا ہے۔

فردها علی وقال هذه سلطانک
علیها فما سلطانک علی ما فی
بطنها أو أخفتها قال قد کان
ذلک قال أوما سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال
لاحد علی معترف بعد بلاء أنه
من قید أو حبس أو تهدد فلا
اقرار له فخلا سبیلها وعن
عبد الله بن الحسن قال دخل
علی علی عمر واذا امرأة حبلی
تقاد ترجم فقال ماشأن هذه
قالت یذهبون بی لیرجمونی فقال
یا أمیر المؤمنین لای شیٔ ترجم
ان کان لک سلطان علیها فما
لک سلطان علی ما فی بطنها
فقال عمر کل أحد أفقه منی ثلاث
مرات فضمها علی حتی وضعت
غلاما ثم ذهب بها الیه فرجمها
فهذه غیر تلک والله أعلم لان
اعتراف تلک کان بعد تخویف
فلم یصح فلم ترجم وهذه رجمت

حضرت علیؓ عورت کو عمر کے پاس لائے
فرمایا عورت پر تیرا حکم ٹھیک ہے۔ لیکن اس
کے شکم میں جو بچہ ہے۔ اس کا کیا قصور ہے
یا آپ کے ڈرانے کی وجہ سے اس نے
اعتراف کیا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو کیا
رسول اللہ کا فرمان نہیں سنا جو شخص
قید یا حبس اور دھمکی کی وجہ سے جرم کا
اعتراف کرے۔ اس پر حد قائم نہیں ہو
گی۔ اس کا اقرار درست نہیں ہے عورت
کو چھوڑ دیا گیا۔ عبداللہ بن حسن سے مروی
ہے حضرت علی عمر کے پاس آئے۔ ایک
عورت رجم کے لئے لائی گئی۔ پوچھا۔
اس عورت کا کیا معاملہ ہے۔ کہنے لگی
یہ مجھے رجم کرنے لے جارہے ہیں۔ علی نے
عمر سے کہا۔ کہ عورت پر تیرا حکم درست
ہو سکتا ہے۔ مگر جو بچہ اس کے شکم میں ہے
اس کا کیا قصور ہے۔ حضرت علی کی
ضمانت پر عورت چھوڑ دی گئی۔ لڑکا
جننے کے بعد آپ اس کو عمر کے
پاس لائے۔ تب رجم ہوئی۔
یہ اور عورت تھی۔ اللہ بہتر جانتا
ہے۔ ورنہ دھمکی کے بعد اقرار ٹھیک
نہیں ہے۔ پھر رجم کرنا درست نہیں۔

كما تضمنه الحديثان ٭ وعن
عبد الرحمن السلمي قال أتي
عمر بامرأة اجهدها العطش
فمرت على راع فاستسقته فأبى
أن يسقيها الا أن تمكنه من نفسها
ففعلت فشاور الناس في رجمها
فقال له على هذه مضطرة الى
ذلك فخل سبيلها ففعل وعن
أبي ظبيان قال شهدت عمر بن
الخطاب أتي بامرأة قد زنت
فأمر عمر برجمها فذهبوا بها
ليرجموها فلقيهم على فقال لهم
ما بال هذه قالوا زنت فأمر عمر
برجمها فانتزعها على من أيديهم
فردهم فرجعوا الى عمر فقالوا
ردنا على قال ما فعل هذا الا لشيء
فأرسل اليه فجاءه فقال مالك
رددت هذه قال أما سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول
رفع القلم عن ثلاثة عن النائم
حتى يستيقظ وعن الصغير حتى

عبد الرحمن سلمی سے مروی ہے۔ ایک عورت
پیاس کی شدت سے مجبور ہو کر چرواہے کے
پاس پانی مانگنے گئی۔ اس نے پانی اس
شرط پر دیا کہ وہ اس کے ساتھ بدفعلی کرے
مجبوری کی وجہ سے مان گئی۔ عمر نے لوگوں
سے اس کے رجم کرنے کے بارے میں
مشورہ کیا۔ علی نے آپ سے کہا۔ یہ تو مجبور
تھی۔ اس کو چھوڑ دو۔ اس نے چھوڑ دیا
ابو ظبیان نے کہا میں حضرت عمر کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت
میں ایک زانیہ عورت لائی گئی۔ آپ نے
اس کے رجم کا حکم دیا۔ لوگ اُسے رجم
کرنے جا رہے تھے۔ راستے میں حضرت
مل گئے۔ فرمایا اس کو کیوں لے جا رہے ہو۔
عرض کیا اس نے زنا کرایا ہے۔ عمر نے
رجم کرنے کا حکم دیا ہے۔ علی نے عورت
کو ان سے چھڑا لیا۔ رجم کرنے والوں کو
واپس کر دیا۔ انہوں نے عمر سے کہا ہمیں
علی نے واپس کیا ہے۔ آپ نے کہا علی
نے یہ کام کس وجہ سے کیا ہو گا۔ آپ
کو بلوا کر پوچھا یہ کیوں کیا۔ فرمایا رسول
اللہ کی حدیث نہیں سنی کہ تین آدمیوں
کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ ایک نیند والا

يكبر وعن المبتلى حتى يعقل قال
بلى فهذه مبتلاة بنى فلان
فلعله أتاها وهو بها قال له
عمر لا أدري قال وأنا لا أدري
فترك رجمها وعن مسروق أن
عمر أتي بامرأة قد نكحت في
عدتها ففرق بينهما وجعل
مهرها بيت المال وقال
لا يجتمعان أبدا فبلغ عليا
فقال ان كان جهلا فلها المهر
بما استحل من فرجها ويفرق
بينهما فاذا انقضت عدتها
فهو خاطب من الخطاب فخطب
عمر وقال ردوا الجهالات
الى السنة فرجع الى قول
علي أخرج جميع ذلك ابن السمان
في الموافقة وأخرج حديث
أبي ظبيان أحمد وعن ابن سيرين
أن عمر سأل الناس كم يتزوج
المملوك وقال لعلي اياك أعني
يا صاحب المعافري رداء كان

جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ ایک بچہ جب
تک بڑا نہ ہو جائے۔ ایک بے ہوش جب
تک ہوش میں آ جائے۔ یہ فلاں قوم کی
بے ہوش عورت ہے۔ ممکن ہے یہ فعل
بے ہوشی کی وجہ سے سرزد نہ ہوا ہو۔ عمر نے
کہا میں اس بات کو نہیں جانتا۔ علیؓ نے
کہا میں بھی نہیں جانتا۔ اس
عورت کو عمر نے چھوڑ دیا۔ مسروق
نے کہا حضرت عمر کے پاس ایک
عورت آئی جس نے عدت کے اندر
نکاح کیا تھا۔ آپ نے میاں بیوی کو
الگ کر دیا۔ اور کہا یہ پھر کبھی اکٹھے
نہ ہوں گے۔ عورت کے مہر کو بیت المال
قرار دیا۔ یہ بات علیؑ کو معلوم ہوئی فرمایا
اگر دونوں کو مسئلہ معلوم نہیں تھا۔
مہر عورت کا حق ہے کیونکہ مرد نے اس سے
فائدہ اٹھایا ہے۔ مدت کے ختم ہونے
تک دونوں کو الگ الگ رکھا جائے۔
جب عدہ ختم ہو تو یہ شخص خطبہ دینے والوں
میں ایک ہو گا۔ عمر نے خطبہ دیا۔ کہا جہالت
کی باتوں کو سنت کی طرف لے جاؤ۔ علی کے قول پر
عمل کیا عمر نے لوگوں سے پوچھا غلام کتنی عورتوں سے
نکاح کر سکتا ہے علیؑ سے کہا اے معافری چادر والے

عليه قال اثنتين ﴿ وعن محمد
بن زياد قال كان عمر حاجا
فجاءه رجل قد لطمت عينه
فقال من لطم عينك قال علي
بن ابي طالب فقال لقد وقعت
عليك عين الله ولم يسأل
ما جرى منه ولم لطمه فجاء علي
والرجل عند عمر فقال علي
هذا الرجل رأيته يطوف وهو
ينظر الى الحرم في الطواف فقال
عمر لقد نظرت بنور الله ﴿ وفي
روايته كان عمر يطوف بالبيت
وعلي يطوف أمامه اذ عرض رجل
لعمر فقال يا امير المومنين خذ
حقي من علي بن ابي طالب قال وما
باله قال لطم عيني قال فوقف عمر
حتى لحق به علي فقال ألطمت
عين هذا يا ابا الحسن قال نعم
يا امير المومنين قال ولم قال
لاني رأيته يتأمل حرم المومنين
في الطواف فقال عمر أحسنت

آپ سے پوچھ رہا ہوں فرمایا دو عورتیں۔ محمد بن زیاد
سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے حج کیا۔ ایک شخص
آپ سے ملا جس کی آنکھ پر تھپڑ لگا ہوا تھا۔
پوچھا کس نے تھپڑ لگایا ہے۔ کہا علیؑ نے
کہا تیرا یہ حشر عین اللہ نے کیا ہے حضرت
سے کچھ نہ پوچھا۔ آدمی ابھی حضرت عمر کے
پاس موجود تھا۔ اسی اثنا میں حضرت علی علیہ
السلام تشریف لائے فرمایا یہ طواف کے
دوران حرم کو دیکھ رہا تھا حضرت عمر نے
کہا آپ نے اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھا ہے۔
ایک اور روایت ہے۔ عمر طواف
میں تھے۔ علیؑ آپ کے آگے طواف میں مصروف
تھے۔ ایک شخص نے عمر سے کہا علیؑ سے
میرا حق دلوائیے۔ عمر ٹھیر گئے۔ جب علیؑ
آ گئے۔ تو کہا اے ابوالحسن آپ
نے اس شخص کو تھپڑ مارا ہے۔
کہا ہاں۔ کہا کیوں۔ کہا یہ طواف
میں مومنین کے حرم کو دیکھ رہا تھا
کہا۔ اے ابوالحسن۔ اچھا کیا۔

يا أبا الحسن ثم أقبل على الرجل
فقال وقعت عليك عين من
عيون الله عزوجل فلاحق لك
فقال يقلب يعني صاحبه من جواهر
الله ولي من أولياء الله تعالى ؛
وعن حنش بن المعتمر ان رجلين
أتيا أمرأة من قريش فاستودعاها
مائة دينار وقالا لا تدفعيها الى
أحد منا دون صاحبه حتى نجتمع
فلبثا حولا ثم جاء أحدهما اليها
وقال ان صاحبي قد مات فادفعي
الى الدنانير فأبت فثقل عليها
بأهلها فلم يزالوا بها حتى دفعتها
اليه ثم لبثت حولا آخر فجاء الآخر
فقال ادفعي الى الدنانير فقالت
ان صاحبك جاءني وزعم انك
قد مت فدفعتها اليه فاختصما
الى عمر فأراد أن يقضي عليها
وروى أنه قال لها ما أراك الا
ضامنة فقالت أنشدك الله
ان تقضي بيننا وارفعنا الى علي

پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
تیری حرکت کو اللہ کی آنکھ نے دیکھا
ہے۔ آپ کو جواہر خدا اور اللہ تعالیٰ
کا ولی تصور کرو۔ حنش بن معتمر نے کہا
دو آدمیوں نے قریش کی عورت کے پاس
سو دینار بطور امانت رکھے۔ اور اس
سے کہا جب تک ہم دونوں اکٹھے
نہ آئیں۔ اس وقت تک کسی کو نہ دینا
ایک سال گذر گیا۔ پھر ایک شخص آیا
اور اس عورت سے کہا میرا ساتھی فوت
ہو گیا ہے۔ دینار میرے حوالے کیجئے۔
عورت نے انکار کر دیا۔ عورت کے
رشتہ داروں نے اس پر دباؤ ڈلوایا
آخرکار اس نے سو دینار دے
دیئے۔ ایک سال کے بعد دوسرا شخص
آگیا۔ اس نے دیناروں کا مطالبہ
کیا۔ عورت نے کہا تیرے ساتھی نے
آکر کہا۔ کہ تمہارا انتقال ہو گیا میں
نے دینار اس کے حوالے کر دئیے ہیں
دونوں حضرت عمر کے پاس اپنا فیصلہ
لے گئے۔ آپ نے عورت کے
خلاف فیصلہ کرنا چاہا۔ عورت نے
کہا ہمیں علی کے پاس بھیج دیجئے۔

بن أبي طالب فدفعها الى علي و
عرف أنهما قد مكرا بها فقال
أليس قلتما لا ندفعها الى واحد
منا دون صاحبه قال بلى قال
فان مالك عندنا اذهب فجئ
بصاحبك حتى ندفعها اليكما ۞
وعن موسى بن طلحة ان عمر
اجتمع عنده مال فقسمه ففضلت
منه فضلة فاستشار اصحابه في
ذلك الفضل فقالوا نرى ان تمسكه
فان احتجت الى شئ كان عندك
وعلي في القوم لا يتكلم فقال عمر
مالك لا تتكلم يا علي قال قد اشار
عليك القوم قال وأنت فاشر
قال فاني أرى أن تقسمه ففعل ۞
وعن حارثة بن مضرب أن عمر
أراد أن يقسم السواد قال له علي
ان للناس نسلا من ولادهم
ومواد امن اعرابهم فدعهم
كما هم ۞ وعن أبي سعيد الخدري
سمع عمر يقول لعلي وقد سأله

آپ نے علی علیہ السلام کے پاس بھیج
دیا۔ حضرت کو معلوم ہوگیا۔ کہ ان آدمیوں
نے عورت کے ساتھ دھوکا کیا
ہے۔ فرمایا کیا تم نے نہیں کہا تھا جب
تک ہم دونوں نہ آئیں اس وقت
تک کسی کو مال نہ دینا۔ کہا ہاں کہا
تھا۔ فرمایا تیرا مال ہمارے پاس
موجود ہے اپنے ساتھی کو لے آؤ تب
مال دیں گے۔ موسیٰ بن طلحہ سے مروی
ہے۔ حضرت عمر کے پاس مال جمع
ہوگیا۔ آپ نے تقسیم کر دیا۔ مگر
کچھ بچ گیا۔ آپ نے صحابہ سے
مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا اپنے
پاس رہنے دو۔ اگر آپ کو ضرورت
پڑے کام آئے گا۔ حضرت علیؓ
بھی لوگوں میں موجود تھے۔ حضرت عمر
نے آپ سے کہا آپ
کیوں خاموش ہیں۔ فرمایا۔ لوگوں
کے مشورہ کے بعد میری کیا
ضرورت ہے۔ کہا آپ بھی مشورہ
دیں۔ فرمایا میرا مشورہ یہ ہے کہ مال کو
تقسیم کر دیں۔ آپ نے مال
تقسیم کر دیا۔

ن شيءٍ فاجابه أعوذ بالله ان أعيش
في قوم لست فيهم يا أبا الحسن ٭
وعن يحيى بن عقيل قال كان عمر
يقول لعلي اذا سأله ففرج عنه لا
أبقاني الله بعدك يا علي ٭ وعنه
عن علي أنه قال لعمر يا امير المؤمنين
ان سرك أن تلحق بصاحبيك
فاقصر الامل وكل دون الشبع
واقصر الازار وارفع القميص
واخصف النعل تلحق بهما
أخرج جميع ذلك ابن السمان ٭
وعن محمد بن يحيى بن حبان أن
حبان بن منقذ كان تحته امرأتان
هاشمية وأنصارية فطلق
الانصارية ثم مات على رأس
الحول فقالت لم تنقض عدتي
فارتفعوا الى عثمان فقال هذا
ليس لي به علم فارتفعوا الى
علي فقال علي تحلفين عند منبر
النبي صلى الله عليه وسلم انك
لم تحيضي ثلاث حيضات ولك

ابوسعید خدریؓ سے روایت
ہے۔ کہ عمر نے حضرت علی سے کوئی
چیز پوچھی آپ نے اس کا جواب دیا
آپ سے حضرت عمر نے کہا۔ میں
خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ کہ میں اس
قوم میں زندہ رہوں۔ اے ابوالحسن
جس میں آپ موجود نہ ہوں۔ یحیٰ ابن
عقیل سے منقول ہے۔ کہ جب حضرت
عمر علیہ السلام سے کوئی چیز دریافت
کرتے تو آپ بتا دیتے۔ تو حضرت
عمر کہا کرتے۔ اے علیؑ خدا مجھے
آپ کے بعد زندہ نہ رکھے۔ سابق راوی
علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔
کہ آپ نے عمر سے کہا۔ اگر تمہیں یہ
بات پسند ہے کہ اپنے ساتھیوں
رسول اللہ اور حضرت ابوبکر کے ساتھ
رہو تو پھر اپنی خواہش کم کرو۔ بھوک سے
کم کھاؤ۔ تہبند اونچا باندھو۔ اور قمیص چھوٹی
پہنو جوتی کو ٹانکا لگایا کرو۔ پھر تم دونوں
کے ساتھ رہو گے۔ محمد بن یحیٰ ابن حبان سے مروی ہے
کہ حبان بن منقذ کی دو عورتیں تھیں ایک ہاشمیہ
دوسری انصاریہ آپ نے انصاریہ کو طلاق دے دی
حبان سال کے آخر پر مر گیا۔ انصاریہ کہنے لگی

المیراث فحلفت فاشرکت فی الارث أخرجه ابن حرب الطائی۔

ذکر اختصاصه بأنه لم یکن أحد عن أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سلونی غیره

عن سعید بن المسیب أنه قال لم یکن أحد من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سلونی الا علیا أخرجه احمد فی المناقب والبغوی فی المعجم وأبو عمر ولفظه ما کان أحد من الناس یقول سلونی غیر علی بن أبی طالب ؂ وعن أبی الطفیل قال شهدت علیا یقول سلونی والله لا تسألونی عن شیئ الا أخبرتکم وسلونی عن کتاب الله فوالله ما من آیة الا وأنا أعلم أبلیل

"میری عدت ختم نہیں ہوئی وہ لوگ عثمان کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اس نے کہا مجھے علم نہیں پھر علیؑ کے پاس گئے فرمایا کہ تو منبر رسول کے پاس قسم کھاتی ہے کہ تمہیں تین حیض نہیں تو تجھے میراث ملیگی اسنے قسم کھائی اور میراث میں شریک ہوئی

حضرت علیؑ کے سوا اصحاب رسولؐ میں کسی نے سلونی کا دعویٰ نہیں کیا"

سعید بن مسیبؓ سے مروی ہے کہ علیؑ کے سوا اصحاب رسول میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ ابو عمرو نے کہا۔ علی بن ابی طالب کے سوا کسی شخص نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ ابو طفیل سے مروی ہے۔ کہ میں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ مجھ سے جو چیز دریافت کرو گے۔ میں تمہیں اس سے آگاہ کروں گا۔ مجھ سے کتاب کا مسئلہ دریافت کرو۔ خدا کی قسم میں قرآن کی ہدایت کے بارے میں جانتا ہوں۔

نزلت أم بنهار فی سهل أم
فی جبل أخرجه أبو عمر۔

ذکر اختصاصه بأنه أقضی الامة

عن أنس رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم
أنه قال أقضی أمتی علی أخرجه
فی المصابیح فی الحسان ٭ وعن
عمر بن الخطاب رضی الله عنه
قال أقضانا علی بن أبی طالب أخرجه
السلفی ٭ وعن ابن مسعود قال
کنا نتحدث ان أقضی أهل
المدینه علی بن أبی طالب ٭ وعن
معاذ بن جبل قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لعلی
تخصم الناس بسبع ولا یحاجك
أحد من قریش أنت أولهم ایماناً
بالله وأوفاهم بعهد الله
وأقومهم بأمر الله وأقسمهم
بالسویه وأعدلهم فی الرعیة
وأبصرهم بالقضیة وأعظمهم عند الله مزیة أخرجه
الحاکمی

کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن کو
میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر

علی تمام لوگوں سے زیادہ فیصلہ کرنے والے تھے

انس نبی علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا علیؑ میری
امت میں سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والے ہیں
عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آپ
نے فرمایا علیؑ ہم سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے
کرنے والے ہیں۔ ابن مسعود سے مروی
ہے۔ کہ ہم لوگ کہا کرتے مدینہ والوں
میں سے سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے
والے علیؑ علیہ السلام ہیں۔
معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ
رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا سات باتوں
سے تم لوگوں پر فخر کرو گے۔ اس میں قریش
میں تیرا ہم پلہ کوئی نہیں ہوگا۔ آپ اللہ پر سب
سے پہلے ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے عہد پر سب سے
زیادہ وفا کی۔ خدا کے حکم کی سب سے زیادہ پابندی
کی سب سے زیادہ لوگوں میں برابر تقسیم کیا۔ لوگوں میں
سب سے زیادہ انصاف کیا۔ فیصلہ کرنے میں بالغ نظر
اللہ تعالیٰ سے زیادہ اجر پانے والے۔

ذکر دعائہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولاہ قضاء الیمن

عن علی رضی اللہ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وأنا حدیث السن فقلت یارسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بنیهم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیهدی لسانك ویثبت قلبك قال فما شککت فی قضاء بین اثنین ★ وفی روایة ان اللہ یثبت لسانك ویهدی قلبك قال ثم وضع یدہ علی فمہ أخرجهما أحمد۔

(شرح)۔ احداث، جمع حدث وهو الامر یحدث ویقع والمحدث والمحدثی والمحادثة والحدثان کله بمعنی ★ وعنه قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا فقلت یارسول اللہ تبعثنی

"رسول اللہ نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنایا تو دعا کی"

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب مجھے رسول اللہ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو اس وقت میں نوجوان تھا۔ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آپ مجھے ایسی قوم کے پاس روانہ فرما رہے ہیں جس میں بڑی عمر والے لوگ موجود ہیں۔ مجھے فیصلہ کرنے کا کوئی خاص ملکہ نہیں ہے۔ فرمایا۔ خدا تمہاری زبان کی درست راہنمائی کرے گا۔ اور تیرے دل کو مضبوط رکھے گا۔ پھر میرا دل میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت کبھی شک گزرا۔ ایک روایت میں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو ہدایت دے گا پھر اپنا ہاتھ علی کے منہ پر رکھا

الیٰ قوم ذوی اسنان وأنا شاب لا أعلم القضاء فوضع یدہ علی صدری وقال ان اللّٰہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک یا علی اذا جلس الیک الخصمان فلا تقضی بینھما حتی تسمع من الآخر کما تسمع من الاول فانک اذا فعلت ذلک تبین لک القضاء وقال علی فما اختلفت وربما قال شریک فما أشکل علی قضاء بعد ذلک ☆ وفی روایۃ فما شککت فی قضاء وما زلت قاضیا بعد اخرجہ الا سما عیلی والحاکمی

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ مجھے رسول اللّٰہ نے قاضی یمن بنا کر بھیجا میں نے رسول اللّٰہ کی خدمت میں عرض کیا جس قوم میں آپ مجھے بھیج رہے ہیں وہ بڑی عمر والے ہیں۔ اور میں نوجوان ہوں مجھے فیصلہ کرنے کا علم نہیں ہے۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیا فرمایا اے علیؑ! خدا تیرے دل کو ہدایت اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا جب دو آدمیوں میں فیصلہ کرنے لگو تو دونو کی باتیں سن کر فیصلہ کیا کرنا جب ایسا کرو گے تو صحیح فیصلہ تمہارے سامنے آجائے گا۔ میں اس بات کا پابند رہا ہوں۔ پھر مجھے فیصلہ کرنے میں کوئی مشکل نہ آئی۔

ذکر بعض أقضیتہ

"آپ کے بعض فیصلے"

عن رزین بن حبیش قال جلس اثنان یتغدیان ومع احدھما خمسۃ أرغفۃ والآخر ثلاثۃ أرغفۃ وجلس الیھما ثالث واستأذنھما فی أن یصیب من طعامھما فأذنالہ فأکلوا علی

زرین بن حبیش سے مروی ہے۔ دو آدمی کھانا کھا رہے تھے۔ ایک کے پانچ روٹیاں دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں تیسرے آدمی نے کھانے میں شامل ہونے کی اجازت لی۔ دونوں نے اجازت دے دی۔ سب نے برابر کھایا

السوار ثم ألقى اليهما ثمانية
دراهم وقال هذا عوض
ما أكلت من طعامكما فتنازعا
في قسمتها فقال صاحب الخمسة
لي خمسة ولا ثلاثة وقال
صاحب الثلاثة بل نقسمها
على السوار فترافعا الى علي فقال
لصاحب الثلاثة أقبل من
صاحبك ما عرض عليك فأبى
وقال ما أريد الا مر الحق فقال
علي عليه السلام لك في مر الحق
درهم واحد وله سبعة قال و
كيف ذاك يا امير المؤمنين
قال كان الثمانية أربعة وعشرون
ثلثا لصاحب الخمسة خمسة
عشر ولك تسعة وقد استويتم
في الاكل فأكلت ثمانية وبقي
لك واحد وأكل صاحبك ثمانية
وبقي له سبعة وأكل الثالث ثمانية
سبعة لصاحبك وواحد لك
فقال رضيت الآن أخرجه القلعي

تیسرے آدمی نے آٹھ درہم دیتے ہوئے
کہا۔ یہ میرے کھانے کی اُجرت ہے۔
درہموں کی تقسیم میں جھگڑا ہو گیا۔ پانچ
روٹی والے نے کہا میں پانچ درہم کا
حقدار ہوں اور تم تین درہم کے۔ تین روٹی
والے نے کہا میں برابر کا حق دار ہوں۔
دونوں اپنا فیصلہ علی علیہ السلام کے پاس
لے گئے۔ آپ نے تین روٹی والے سے کہا
اپنے ساتھی کی پیشکش قبول کر لو۔ اس نے
انکار کیا۔ کہا میں صحیح فیصلہ چاہتا
ہوں۔ علی علیہ السلام نے فرمایا صحیح فیصلہ
میں آپ کو ایک درہم اور تمہارے ساتھی کو
سات درہم ملیں گے۔ عرض کیا وہ کیسے فرمایا آٹھ روٹیوں
کے تین تین ٹکڑے کرنے کے بعد چوبیس ٹکڑے
ہوتے ہیں لہذا پانچ والے کے پندرہ اور تین
والے کے نو ٹکڑے ہوتے سب نے برابر
کھائے۔ پندرہ والے نے آٹھ کھائے اور
اس کے سات ٹکڑے بچ گئے تیسرے آدمی نے
آٹھ ٹکڑے کھائے تیرے ساتھی کے سات اور
تمہارا ایک ٹکڑا کھایا۔ لہذا تجھے
ایک اور تمہارے ساتھی کو سات
درہم ملیں گے۔ عرض کیا۔ اب میں
راضی ہوں۔

وعن علی علیہ السلام ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ
الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا
فی حفرۃ حفرت لیصطاد فیہا
الاسد سقط اولا رجل فتعلق
بآخر وتعلق الآخر بآخر حتی
تساقط الاربعۃ فجرحہم الاسد
وماتوا من جراحتہ فتنازع
اولیاءہم حتی کادوا یقتتلون فقال
علی انا اقضی بینکم فان رضیتم
فہو القضاء والا حجزت بعضکم
عن بعض حتی تاتوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم
اجمعوا من القبائل الذی حفروا
البئر ربع الدیۃ وثلثہا ونصفہا
ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ
لانہ اہلک من فوقہ وللذی
یلیہ ثلثہا لانہ اہلک من فوقہ
وللثالث النصف لانہ اہلک
من فوقہ وللرابع الدیۃ
کاملۃ فابوا ان یرضوا فاتوا

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ مجھے رسول
اللہ نے یمن بھیجا۔ وہاں چار اشخاص شیر کا
شکار کرنے کی وجہ سے گڑھا میں گر گئے
پہلا ایک شخص گرا اس نے دوسرے
کو پکڑا۔ دوسرے نے تیسرے کو پکڑا۔
تیسرے نے چوتھے کو چاروں کے
چاروں گڑھے میں گر گئے۔ شیر نے
ان کو زخمی کیا۔ زخموں کی تاب نہ لاکر
سب مر گئے۔ ان کے ورثا میں سے
جھگڑا ہوا قتل و غارت تک نوبت آگئی۔
علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم مان جاؤ۔
تو میں تمہارا فیصلہ کرتا وہی صحیح ہوگا ورنہ
میں تمہیں اس وقت تک لڑنے نہیں
دوں گا جب رسول اللہ کے پاس نہ پہنچ
جاؤ۔ اور آپ تمہارے درمیان فیصلہ کریں
گے آپ نے ربع دیت، ثلث دیت نصف
دیت اور پوری دیت کی سزا دی۔ آپ نے
ان قبائل کو جمع کیا جنہوں نے کنواں کھودا
تھا۔ پہلے شخص پر ربع دیت مقرر کی۔
کیوں کہ اس کو اوپر والے نے ہلاک کیا۔
جو اس کے اوپر تھا۔ جو اس کے نزدیک
تھا۔ ثلث دیت مقرر کی جو اس کے
اوپر تھا نصف دیا چوتھے پر پوری دیت
قائم کی۔ ان لوگوں نے یہ فیصلہ نامنظور کیا۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم فلقوه عند مقام ابراهيم فقصوا عليه القصة فقال أما أقضي بينكم وحتى ببردة فقال رجل من القوم أن عليا قضى بيننا فلما قصوا عليه القصة أجازه أخرجه أحمد في المناقب ★ وعن الحارث عن علي أنه جاء رجل بامرأة فقال يا امير المؤمنين دلست على هذه وهي مجنونة قال فصعد على بصره وصوبه وكانت امرأة جميلة فقال ما يقول هذا قالت والله يا امير المؤمنين ما بي جنون ولكني اذا كان ذلك الوقت غلبتني غشية فقال علي خذها ويحك وأحسن اليها فما أنت لها بأهل أخرجه السلفي ★ وعن زيد بن أرقم قال أتى علي في اليمن بثلاثة نفر وقعوا على جارية في طهر واحد فولدت ولدا

رسول اللہ کی خدمت میں آئے۔ مقام ابراہیمؑ پر آپ مل گئے۔ انہوں نے تمام واقعہ بیان کیا ان میں ایک شخص نے کہا۔ علیؑ نے ہمارا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کے سامنے تمام فیصلہ بیان کیا آنحضرتؐ نے آپ کا فیصلہ برقرار رکھا۔ حارث علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں نے اس پاگل عورت کو دھوکا دیا۔ حضرت نے غور سے دیکھا۔ عورت خوبصورت تھی فرمایا یہ شخص کیا کہتا ہے۔ عرض کیا میں پاگل نہیں ہوں خاص وقت میں میں بے ہوش ہو جاتی ہوں۔ فرمایا۔ اس کو لے جاؤ۔ لیکن اس کے لائق نہیں ہو۔

زید بن ارقم سے مروی ہے۔ علی علیہ السلام یمن میں تشریف لائے تین آدمیوں نے ایک ہی طہر میں ایک ہی لونڈی سے جماع کیا۔ اس نے لڑکا جنا۔

فادعوہ فقال علی لاحد هم تطیب به نفسا لهذا قال لا قال اراکم شرکاء متشاکسین انی مقرع بینکم فمن اصابته القرعة اغرمته ثلث القیمة والزمته الولد فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اجد فیها الا ما قال علی *

ہر ایک نے لڑکے کے مالک ہونے کا دعویٰ کیا۔ علی علیہ السلام نے ایک سے فرمایا کیا تم اس لڑکے سے خوشی سے دستبردار ہوتے ہو۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تم اس فعل میں برابر کے شریک ہو۔ میں لڑکے کے بارے میں قرعہ ڈالتا ہوں جس کے نام قرعہ نکلے گا اس کو تیسرا حصہ قیمت دینا ہو گی۔ اور میں لڑکا اس شخص کو دے دوں گا۔

وعن جمیل بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضی به علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمة اهل البیت اخرجهما احمد فی المناقب

جمیل بن عبد اللہ بن یزید مدنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں علی علیہ السلام کے ایک فیصلہ کا ذکر ہوا۔ آنحضرت نے خوش ہو کر فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت میں حکمت کو قرار دیا ہے۔

ذکر اختصاصه بالعمل بآیة فی کتاب اللہ عزوجل

خدا کی ایک آیت پر عمل کرنے کی خصوصیت

عن علی علیه السلام انه قال آیة فی کتاب اللہ عزوجل لم یعمل بها احد بعدی آیة

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ کتاب خدا کی ایک آیت ایسی ہے جس پر میرے سوا کسی نے عمل نہیں کیا۔

النجوى كان لی دينار فبعته بعشرة دراهم فلما أردت أن أناجی رسول الله صلی الله عليه وسلم قدمت درهما فنسختها الآية الاخرى ءأشفقتم الآية أخرجه ابن الجوزی فی اسباب النزول۔

یہ راز والی وہ آیت ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا۔ میں نے اس کو دس درہموں میں بیچا۔ جب میں رسول اللہ سے راز کی بات کرتا تو ایک درہم آپ کی خدمت میں پیش کرتا۔ اس آیت کو دوسری آیت ءأشفقتم نے منسوخ کر دیا۔

ذكر اختصاصه بنجوى النبی صلی الله عليه وسلم يوم الطائف

"طائف کے روز نبی کریمؐ سے راز کی بات کرنے کی خصوصیت"

عن جابر قال دعا النبی صلی الله عليه وسلم عليا يوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه مع ابن عمه فقال صلی الله عليه وسلم ما انتجيته ولكن الله انتجاه أخرجه الترمذی وقال حسن صحيح غريب۔

(شرح) انتجاه من النجوى وهو السر بين اثنين يقول نجوته

جابرؓ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلعم نے طائف کے روز علی علیہ السلام کو بلا کر راز کی بات بتائی۔ لوگوں نے کہا آپ نے اپنے ابن عم سے طویل راز کی بات کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے علیؓ سے راز کی بات نہیں کہی بلکہ خدا نے راز کی بات کی ہے۔

بخوی۔ أی ساررته۔ وکذا ناجیته وانتجی القوم وتناجوا أی تساروا

ذکر اختصاصه بالرقی علی منکبی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی بعض الاحوال

عن علی علیه السلام قال "انطلقت أنا والنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم حتی أتینا الکعبة فقال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذهبت لانهض به فرأی منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیه قال فنهض قال فتخیل الی ان شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیه تمثال صفر او نحاس فجعلت

علیؑ کا رسول اللہ کے کندھے پر چڑھنے کی خصوصیت

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں خانہ کعبہ میں آئے آپ نے مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپ میرے کندھے پر سوار ہو گئے۔ میں نے اٹھنا چاہا۔ مگر آنحضرت نے مجھ میں کمزوری محسوس کی نیچے اتر پڑے آپ میری خاطر بیٹھ گئے فرمایا میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ میں آپ کے دونوں کندھوں پر سوار ہو گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ میں اتنا بلند ہوا کہ گرا چاہتا۔ تو آسمان کے افق کو ہاتھ لگا لیتا۔ میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا۔ جس پر پیتل اور تانبے کی مورتیاں پڑی ہوئی تھیں۔

أزواله عن يمينه وعن شماله
ومن بين يديه ومن خلفه
حتى اذا استمكنت منه قال
لي رسول الله صلی الله علیه
وسلم اقذف به فقذفته فتكسر كما تتكسر
القوارير ثم نزلت فانطلقت
أنا ورسول الله صلى الله عليه
وسلم نستبق حتى توارينا بالبيوت
خشية أن يلقانا أحد من الناس
أخرجه أحمد وصاحب الصفوة و
أخرجه الحاكمي * وقال بعد
قوله فصعدت على الكعبة فقال
لي الق صنمهم الاكبر وكان من
نحاس موتد باوتاد من حديد
الى الارض فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عالجه فلم
أزل أعالجه حتى استمكنت منه
فقال اقذفه فقذفته ثم ذكر
باقي الحديث وزاد فما
صعد حتى الساعة۔
رشرح التمثال۔ البصورة

میں ان کو دائیں بائیں آگے اور پیچھے
اکھاڑنے لگا۔جب اکھاڑ چکا تو
آپ نے فرمایا۔نیچے پھینک دو میں
نے نیچے پھینک دیا۔ گر کر شیشہ کی
طرح چکنا چور چور ہو گیا۔میں نیچے اُتر
آیا۔میں اور رسول اللہ جلدی جلدی
ڈر کی وجہ سے چلنے لگے۔تا کہ کوئی
شخص ہم کو دیکھ نہ سکے۔
ہم گھروں کے اندر چھپ گئے۔
حاکمی نے علی کہ علی علیہ السلام نے
فرمایا میں کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا رسول
اللہ نے فرمایا بڑے بُت کو گرادو
جو تانبے کا تھا اور لوہے کے
کیلوں سے جکڑا ہُوا تھا۔ اس
میں ایک لوہے کی تار تھی جس
کو زمین پر کیلوں سے جکڑا گیا تھا۔
آنحضرت نے فرمایا۔ ان کو اکھاڑ دو
میں نے ان کو اکھاڑ گیا۔ فرمایا۔ نیچے
پھینک دو۔ میں نے نیچے
پھینک دیا۔

والجمع التماثيل ★ وقوله۔ آزادوله۔ آی احاوله وأعالجه۔ والمزاولة، المحاولة والمعالجة۔ والقذف الرمی اما بالحجارة أو بالغیب۔ وقوله۔ توارینا۔ أی استترنا

اے علی! میری امت کا سب سے پہلے قیامت میں حساب وکتاب لیا جائے گا۔ آپ کو بشارت ہو میری قرابت کی وجہ سے سب سے پہلے

ذکر اختصاصه بحمل لواء الحمد یوم القیامة ولوقوف فی ظل العرش بین ابراهیم والنبی صلی اللہ علیه وسلم وانه یکسی اذا کسی النبی صلی اللہ علیه وسلم

"علی کا قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانے۔ ابراہیم اور رسول اللہ کے درمیان عرش کے سائے میں کھڑے ہونے جب آنحضرت کو لباس پہنایا جائے کی خصوصیات"

عن مخدوج بن زید الذهلی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لعلی أما علمت یا علی انه اول من یدعی به یوم القیامة بی فأقوم عن یمین العرش فی

مخدوج بن زہلی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے کہا۔ اے علی! میں سب سے پہلے قیامت کے روز اٹھایا جاؤں گا عرش کے سایہ میں داہنی جانب کھڑا ہوں گا مجھے جنت کا سبز لباس پہنایا جائے گا۔

ظله فاكسى حلة خضراء من حلل
الجنة ثم يدعى بالنبيين بعضهم على
اثر بعض فيقومون سماطين عن
يمين العرش ويكسون حللا خضراء
من حلل الجنة الا وانى اخبرك يا على
ان امتى اول الامم يحاسبون
يوم القيامة ثم ابشر اول من يدعى
بك لقرابتك منى فيدفع اليك
لوائى وهو لواء الحمد تسير به بين
السماطين آدم وجميع خلق الله
تعالى يستظلون بظل لوائى
يوم القيامة وطوله مسيرة الف
سنة سنانه ياقوتة حمراء قضبته
فضة بيضاء زجه درة خضراء
له ثلاث ذوائب من نور ذوابة
فى المشرق وذوابة فى المغرب
والثالثة فى وسط الدنيا مكتوب
عليه ثلاث اسطر الاول بسم الله
الرحمن الرحيم الثانى الحمد لله
رب العالمين الثالث لا اله الا
الله محمد رسول الله طول كل

پھر اور انبیاء کو باری باری اٹھایا
جائے گا۔ ایک صف میں کھڑے ہوں
گے جنت کے سبز جوڑے پہنیں گے۔

اے علیؑ! میری امت کا حساب
سے پہلے قیامت میں حساب ہوگا۔
لیا جائے گا۔ آپ کو بشارت ہو میری
قرابت کی وجہ سے
تجھے بلا کر میرا لواء الحمد دیا جائے گا۔
تم لواء الحمد کو لے کر آدم اور تمام مخلوق
کے درمیان چلو گے۔ قیامت کے روز
لوگ میرے لوائے کے سایہ میں ہونگے جس کا
طول ایک سال ہزار سال راہ چلنے
کے برابر ہوگا۔ جس کی سنان یاقوت
سرخ کی ہے تیغہ سفید چاندی کا ہوگا۔
زجہ سبز موتی کا جس کے نور کے تین
پھریرے ہوں گے۔ ایک مشرق میں
دوسرا مغرب میں تیسرا دنیا کے وسط
میں ہوگا۔ سطر اول میں بسم اللہ
الرحمن الرحیم دوسری سطر میں
لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ۔ ہر سطر کا طول ایک

سطر ألف سنة وعرضه مسيرة
ألف سنة فتسير باللواء والحسن
عن يمينك والحسين عن يسارك
حتى تقف بيني وبين ابراهيم في
ظل العرش ثم تكسى حلة من الجنة
ثم ينادي منادي من تحت العرش
نعم الاب أبوك ابراهيم ونعم
الاخ أخوك علي ابشر يا علي
أنك تكسى اذا كسيت وتدعى
اذا دعيت وتحيى اذا حييت
أخرجه أحمد في المناقب ★ وفي
رواية أخرجها الملا في سيرته
قيل يا رسول الله وكيف يستطيع
علي أن يحمل لواء الحمد فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم وكيف لا
يستطيع ذلك وقد أعطي خصالا
شتى صبرا كصبري وحسنا كحسن
يوسف وقوة كقوة جبريل ★ وعن
جابر ابن سمرة انهم قالوا يا رسول
الله من يحمل رايتك يوم القيامة
قال من عسى أن يحملها يوم القيامة

ہزار سال چلنے کے برابر ہوگا۔ اس
کا عرض ایک ہزار سال چلنے کے برابر
ہوگا۔ آپ لواء لے کر چلیں گے حسنؓ آپکے
دائیں اور حسینؓ آپ کے بائیں
ہاتھ ہوں گے میرے اور ابراہیمؑ کے
درمیان عرش کے سائے میں تشریف
فرما ہوں گے۔ جنت کا جوڑا پہنو گے
پھر منادی عرش کے نیچے سے آواز
دے گا بہترین باپ آپ کے باپ
ابراہیم ہیں بہترین بھائی آپ کے
بھائی علیؑ ہیں۔ اے علیؑ آپ کو بشارت
ہو جب مجھے لباس پہنایا جائے گا
اس وقت تجھے لباس پہنایا جائے گا
جب مجھے بلایا جائیگا۔ اس وقت
تجھے بلایا جائے گا جب مجھے زندہ
کیا جائے گا۔ اسوقت تجھے زندہ کیا
جائے گا ایک اور روایت میں ہے کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ علیؑ لواء الحمد (جھنڈا)
کیسے اٹھائیں گے۔ فرمایا کیونکر نہ اٹھائیں
گے۔ آپ کو بہت خوبیاں عطا ہوئی ہیں میرے
صبر جیسا صبر۔ یوسف جتنا حسن اور جبرائیل کی قوت
کے برابر قوت جابر ابن سمرہ سے مروی ہے کہ
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قیامت میں آپ کا جھنڈا
کون اٹھائے گا۔

الامن کان یحملها فی الدنیا علی بن أبی طالب أخرجه نظام الملك في أماليه ★ وأخرجه المخلص الذهبي عن أبی سعید أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کسا نفرا من أصحابه ولم یکس علیا فکانه رأی فی وجه علی فقال یا علی أما ترضی أنك تکسی اذا کسیت وتعطی اذا أعطیت

(شرح) السماطان - من الناس والنخل الجانبان یقال مشی بین السماطین۔

فرمایا جو دنیا میں اُٹھاتا تھا۔ وہ قیامت میں اُٹھائے گا۔ وہ علی کی ذات ہوگی

ابوسعید سے مروی ہے۔ رسول اللہ نے اپنے چند اصحاب کو لباس پہنایا۔ اور علی کو لباس نہ پہنایا۔ آنحضرت نے علیؑ کے چہرے میں جلال دیکھا فرمایا اے علیؑ تم اس بات سے راضی نہیں ہو۔ جب مجھے لباس پہنایا جائیگا۔ اس وقت تجھے لباس پہنایا جائیگا۔ تجھے عطا کیا جائیگا۔ جب مجھے عطا ہوگا۔

ذکر اختصاصه بثلاث بسبب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولم یؤت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثلهن

"علیؑ کی تین خصوصیات ایسی ہیں جو نبی کریمؐ کو بھی نہیں ملیں

روی أبو سعید فی شرف النبوة أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لعلی أوتیت ثلاثا لم یؤتهن أحد ولا أنا أوتیت

ابوسعید نے شرف النبوة میں بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت نے علیؑ سے کہا کہ آپ کو تین ایسی خصوصیات عطا ہوئی ہیں جو کسی کو نہیں ملیں نہ مجھے ملی ہیں۔

صهرا مثلی ولم أوت أنا مثلی
وأوتیت زوجة صدیقة مثل
ابنتی ولم أوت مثلها زوجة و
أوتیت الحسن والحسین من
صلبك ولم أوت من صلبی مثلهما
ولکنکم منی وأنا منکم * وأخرج
معناه الامام علی بن موسی الرضا
فی مسنده بزیادة ولفظه یا
علی أعطیت ثلاثا لم یجتمعن لغیری
مصاهرتی وزوجك وولدیك
والرابعة لولاك ما عرف
المؤمنون وقوله ولولاك ما عرف
المؤمنون ۔ معناه مستفاد مما
ذکرناه فی قوله صلی اللہ علیه وسلم
من کنت مولاه فعلی مولاه علی
حمل المولی علی الناصر * وقد
تقدم فی مناقب أبی بکر أو یکون
لما کان حب علی علما للمؤمنین
کما تقدم فی أنه لا یحبه الا مؤمن
ولا یبغضه الا منافق جاز اطلاق
ذلك لان العلامة تعرفه فلولاه

تجھے مجھ جیسا خسر ملا۔ مجھے ایسا
خسر نہیں ملا۔ تجھے میری بیٹی صدیقہ
جیسی بیوی ملی مجھے ایسی بیوی نہیں
ملی میری پشت سے تجھے حسنؑ اور
حسینؑ جیسے فرزند عطا ہوئے۔ مجھے
ان جیسے فرزند نہیں ملے۔ تم لوگ
مجھ سے ہو۔ اور میں آپ حضرات
سے ہوں۔ مسند علی بن موسیٰ رضا میں
ہے۔ فرمایا اے علیؑ تین چیزیں ایسی ہیں۔
جو صرف تجھ میں پائی جاتی ہیں میرا
خسر ہونا تمہارے پاس تمہاری
بیوی (سیدہ) کا ہونا اور تمہارے
دو فرزندوں کا ہونا۔ چوتھی بات یہ
ہے۔ کہ اگر آپ نہ ہوتے تو مومنین
کی شناخت نہ ہوسکتی یہ بات
من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے
مستفاد ہوتی ہے۔ علیؑ کی محبت رکھنا
مومن کی علامت ہے۔ آپ سے
محبت صرف مومن۔ آپ سے بغض
صرف منافق کرے گا۔ اگر آپ
نہ ہوتے تو مومن کی پہچان نہ
ہوتی۔

ما حصلت تلك العلامة .

ذكر اختصاصه بأربعة ليست لاحد غيره

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال لعلی أربع خصال ليست لاحد غيره هو أول عربي وعجمی صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی کان لواءه معه فی کل زحف وهو الذی صبر معه یوم فر عنه غيره وهو الذی غسله وأدخله قبره

أخرجه أبو عمر

ذكر اختصاصه بخمس أعطيها النبی صلی اللہ علیہ وسلم فيه كانت أحب إليه من الدنيا وما فيها

عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنه قال رسول اللہ

"علی کی چار خصوصیات ایسی ہیں جو کسی میں نہیں ہیں"

ابن عباس نے کہا علیؑ میں چار ایسی خوبیاں ہیں جو کسی میں نہیں پائی جاتی۔ آپ پہلے عربی اور عجمی شخص ہیں۔ جس نے نبی صلعم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضرت کا جھنڈا ہر جنگ میں آپ کے پاس ہوتا تھا۔ جس روز لوگ رسول اللہ کو چھوڑ کر جنگ سے بھاگ گئے تھے۔ آپ ثابت قدم رہے۔ آپ رسول اللہ کے وقت وفات ساتھ رہے حتی کہ آپ کو قبر میں اتارا

"علیؑ کی پانچ ایسی خصوصیات جو آنحضرت کے نزدیک دنیا و فیہا سے بہتر ہیں۔"

ابو سعید خدری سے مروی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔

صلی اللہ علیہ وسلم أعطیت فی علی خمسا ھو أحب الی من الدنیا وما فیھا أما وحدۃ فھو تکاتی بین یدی اللہ عزوجل حتی یفرغ من الحساب ★ وأما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ ★ وأما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی ★ وأما الرابعۃ فساتر عوراتی (۱) ومسلمی الی ربی عزوجل ★ وأما الخامسۃ فلست أخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان أخرجہ أحمد فی المناقب۔

(شرح) عقر الحوض۔ آخرہ بضم العین واسکان القاف وضمھا لغتان۔ والنکاۃ۔ بزنۃ الھمزۃ ماتنکا علیہ والکثیر الا تکاء ایضا

علی میں پانچ ایسے خصوصیات ہیں۔ جو مجھے دنیا وفیہا سے زیادہ پسند ہیں۔ جب تک میں حساب دوں گا۔ آپ اللہ تعالی کے سامنے میرا سہارا ہوں گے ۲۔ لواء احمد کے پاس ہوگا۔ آدم اور آدم کی اولاد اس کے نیچے ہوگی۔ ۳۔ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہونگے میرے امتی کو پہچانیں گے۔ اور اس کو پانی پلائیں گے۔ ۴۔ میرا ستر عورت کریں گے ۵۔ مجھے اس بات کا خوف نہیں ہے۔ آپ شادی شدہ ہونے کے بعد زانی بن جائیں گے۔ اور ایمان لانے کے بعد کافر ہوجائیں گے۔

ذکر اختصاصہ بعشرۃ

عن عمرو بن میمون قال

"آپکی دس خصوصیات"

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں

انی لجالس عند ابن عباس اذ
اتاه سبعة رهط فقالوا یا ابن
عباس اما ان تقوم معنا واما
ان تخلو من هؤلاء قال بل
اقوم معکم وهو یومئذ صحیح قبل
ان یعمی، قال فانتدوا یتحدثون
فلا ادری ما قالوا قال فجاء ینفض
ثوبه ویقول اف وتف وقعوا
فی رجل له عشر، وقعوا فی رجل قال له النبی صلی الله
علیه وسلم لابعثن رجلا لا یخزیه
الله ابدا یحب الله ورسوله
قال فاستشرف لها من استشرف
فقال این علی قالوا هو فی الرحا
یطحن قال فما کان احدکم
یطحن فجاء وهو ارمد لا یکاد یبصر فنفث
فی عینیه، ثم هز الرایة ثلاثا فاعطاه ایاها
فجاء بصفیة بنت حیی قال، ثم بعث فلانا بسورة
التوبة فبعث علیا خلفه فاخذها منه وقال: لا
یذهب بها الا رجل منی وانا منه قال، وقال النبی
لبنی عمه: ایکم یوالینی فی الدنیا والآخرة، قال وعلی
معه جالس، فابو، قال علی: انا اوالیک
فی الدنیا۔

ابن عباس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ سات
آدمیوں کا گروہ آپ کے پاس آیا۔ اور کہا۔
یا ہمارا ساتھ دو یا ان آدمیوں کا چھوڑ
دو۔ اس نے کہا میں آپ کا ساتھ دوں
گا۔ آپ اس زمانے میں نابینا نہیں ہوئے
تھے۔ یہ لوگ باتوں میں مشغول ہو گئے مجھے
علم نہیں۔ کہ ان کی آپس میں گفتگو کیا ہوئی۔
جب ابن عباس واپس آئے تو کپڑے
جھاڑتے ہوئے آئے اور کہتے تھے
ہلاکت اور بربادی ان لوگوں کے لئے
ہو جو ایسے شخص کے خلاف ہو گئے ہیں۔
جس کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا
میں کل ایسے شخص کو بھیجوں گا جس کو
خدا کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ جو خدا
اور اس کے رسول کو دوست رکھتا
ہے۔ اس اعزاز کے لئے لوگ بیحد
خواہش مند ہوئے۔ مگر فرمایا۔ علیؑ
کہاں ہیں۔ عرض کیا چکی چلا رہے
ہیں فرمایا تم میں سے کوئی شخص
جا کر چکی چلائے۔ علی آئے مگر
آشوب چشم سے دیکھ نہیں سکتے تھے
آپ کی آنکھوں میں دم کیا تین
دفعہ جھنڈا ہلا کر آپ کو دیا۔ آپ

والآخرة قال فتركه ثم أقبل
على رجل منهم فقال أيكم
يواليني في الدنيا والآخرة فأبوا
فقال علي أنا أواليك في الدنيا
والآخرة قال أنت وليي في الدنيا
والآخرة قال وكان أول من
أسلم من الناس بعد خديجة
قال وأخذ رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثوبه فوضعه على علي
وفاطمة وحسن وحسين فقال
إنما يريد الله ليذهب عنكم
الرجس أهل البيت ويطهركم
تطهيرا قال وشرا علي نفسه فلبس
ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم
نام مكانه قال فكان المشركون
يرمون رسول الله صلى الله
عليه وسلم فجاء أبو بكر وعلي
نائم قال وأبو بكر يحسب أنه
نبي الله صلى الله عليه وسلم
قال فقال له علي ان نبي الله
صلى الله عليه وسلم انطلق نحو

صفیہ بنت حی کو لائے۔ ایک شخص کو سورہ برات
دے کر بھیجا۔ اس کے پیچھے علی کو بھیجا۔
علیؑ نے جا کر اس سے آیات لے لیں۔ فرمایا
اس کو وہ شخص لے جا سکتا ہے جو مجھ سے
ہو آنحضرت نے اپنے چچا کی اولاد سے کہا۔
دنیا اور آخرت میں ولی کون ہوگا۔ علی آپ کے
ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے انکار کیا۔
علیؑ نے عرض کیا میں آپ کا دنیا و آخرت میں
ولی ہوں گا آپ نے علیؑ کو چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت
نے ایک شخص سے کہا میرا دنیا اور آخرت میں
ولی کون ہوگا۔ انہوں نے انکار کیا۔ علیؑ نے
عرض کیا میں دنیا و آخرت میں آپ کا ولی
ہوں گا۔ فرمایا تم میرے دنیا میں اور آخرت
میں ولی ہو۔ خدیجہؓ کے بعد آپ سب لوگوں
سے پہلے ایمان لائے۔ رسول اللہ نے علیؑ
فاطمہؓ، حسن اور حسینؑ پر کپڑا ڈال کر فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے تم سے ناپاک چیز کے دور رکھنے
کا ارادہ کر رکھا ہے۔ اے اہل بیت تمہیں
اچھی طرح پاک کرے گا۔ آپ نے رسول اللہ کی
خاطر اپنی جان فروخت کی۔ آنحضرت کی چادر
تان کر آپ کے بستر پر سو گئے۔ مشرک آپ کو
رسول اللہ تصور کرتے رہے آپ کو پتھر مارتے رہے ابوبکر
آئے علی بستر رسول پر سوئے ہوئے تھے آپ نے علی کو رسول
تصور کیا۔ علی نے کہا رسول اللہ میمون کنواں کی طرف چلے گئے ہیں

ببرصيبون فلم يرکه فانطلق أبوبکر
فدخل معه الغار قال وجعل
علي يرمى بالحجارة كما كان يرمى
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يتضور قد لف رأسه في الثوب
لا يخرجه حتى أصبح ثم كشف
عن رأسه فقالوا انك للئيم
كان صاحبك نرميه فلا يتضور
وأنت تتضور وقد استنكرنا
ذلك قال وخرج بالناس في
غزوة تبوك قال فقال له علي
أخرج معك قال فقال له
نبي الله صلى الله عليه وسلم
اما ترضى أن تكون مني بمنزلة
هارون من موسى الا انك
لست بنبي انه لا ينبغي ان أذهب
الا وأنت خليفتي وقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنت ولي كل مؤمن بعدي قال
وسد أبواب المسجد الا باب
علي قال فيدخل المسجد جنبا

آپ سے وہاں جا کر ملو۔ ابوبکر جا کر رسول اللہ
سے مل گئے۔ آپ کے ساتھ غار میں داخل ہو
گئے۔ علی بستر رسول پر اس طرح کفار کو
پتھر مارتے جس طرح رسول اللہ مارتے تھے۔
آواز دیتے تھے۔ کپڑے میں اپنا سر صبح تک
چھپا لیا۔ بعد میں کپڑے سے سر نکالا۔
رسول اللہ لشکر لے کر جنگ تبوک کی
طرف روانہ ہوئے۔ حضرت علی نے کہا
میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ رسول
اللہ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی
راضی نہیں ہو تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل
ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا مگر
تم نبی نہیں ہو۔ مناسب یہی ہے کہ تم
میرے قائم مقام ہو۔ اور میں جنگ پر جاؤں
گا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم میرے
بعد دو دن کے ولی ہو۔ علی کے دروازے
کے سوا رسول اللہ نے تمام دروازے
بند کرا دیئے۔ آپ جنب کی
حالت میں مسجد میں جاتے تھے۔
آپ کا راستہ مسجد کی طرف
تھا۔ اس کے علاوہ کوئی
راستہ نہ تھا۔

وھو طریقہ لیس لہ طریق غیرہ قال وقال من کنت مولاہ فان علیا مولاہ قال واخبرنا اللہ عزوجل فی القرآن انہ قد رضی علی اصحاب الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم ھل حدثنا انہ سخط علیھم بعد قال وقال عمر یانبی اللہ ائذن لی ان اضرب عنقہ یعنی حاطبا قال وکنت فاعلا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم اخرجہ بتمامہ احمد والحافظ ابو القاسم الدمشقی فی الموافقات وفی الاربعین الطوال واخرج النسائی بعضہ

رسول اللہ نے فرمایا جس کا میں سردار ہوں اس کے علی سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہمیں آگاہ کیا ہے۔ وہ درخت کے تلے بیعت کرنے والے اصحابہ سے راضی ہو گیا ہے۔ اور ان کے دل کی حالت معلوم کر لی ہے۔ کیا ہمیں رسول اللہ نے مطلع کیا ہے کہ خدا پھر ان پر ناراض ہو گیا ہے۔ کہا عمر نے اے خدا کے نبی مجھے اجازت دیجئے۔ کہ حاطب کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کیا تم نے کام کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ اصحاب بدر کی دل کی حالت جانتا ہے۔ اور کہا جو چاہو کام کرو۔ احمد نے تمام حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم دمشقی نے موافقات اور اربعین طوال نے حدیث نقل کی ہے نسائی نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔

★ قوله

أنت مني بمنزلة هارون من موسى تقدم الكلام فيه مستوفا في فصل خلافة أبي بكر

رسول اللہ کا علی علیہ السلام سے فرمانا۔ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے۔ جو ہارون کو موسے سے حاصل ہے۔ اس کا مفصل بیان ہو چکا ہے۔

ذكر قصة لبس علي ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ونومه مكانه على ما ذكره ابن عباس في الحديث آنفا

علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس پہن کر اپنی جگہ سو جانا جس کا ابھی ابن عباس نے ذکر کیا ہے۔

قال ابن اسحاق لما رأت قريش ان النبي صلى الله عليه وسلم صارت له شيعة وانصار من غيرهم بغير بلدهم ورأوا خروج أصحابه المهاجرين اليهم عرفوا انهم قد نزلوا دارا واصابوا فيهم منعة فحذروا خروج النبي صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا في دار الندوة التي كانت قريش لا تقضى أمرا الا فيها يتشاورون ما يصنعون برسول الله صلى الله

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب قریش نے اس بات کو ملاحظہ کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریش کے علاوہ اور لوگ پیرو اور مددگار پیدا ہو رہے ہیں۔ اور دیکھا کہ مہاجرین ان لوگوں کے پاس جا رہے ہیں۔ جہاں قریش ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس بات سے بھی خائف ہوئے کہ کہیں رسول اللہ ہجرت نہ کر جائیں۔ اس لئے دار الندوہ میں جمع ہوئے یہ وہ جگہ ہے جہاں قریش بیٹھ کر فیصلہ کیا کرتے تھے انہوں نے یہاں سوچ بچار کی کہ آنحضرت کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے

علیہ وسلم وکان ابلیس قد تصور لهم فی صورة شیخ فوقف علی الباب فلما رأوه قالوا من الشیخ قال شیخ من اهل نجد سمع بالذی اتعدتم علیه فحضر لیسمع وعسی لا یعدمکم منه رأی فقالوا ادخل فدخل معهم فقال قائل احبسوه فی الحدید واغلقوا علیه بابا ثم تربصوا به ما اصاب اشباهه من الشعراء الذین کانوا قبله زهیرا والنابغة ومن مضی منهم من هذا الموت فقال الشیخ النجدی ما هذا برأی واللہ لئن حبستموه کما تقولون لیخرجن امره من وراء الباب الذی اغلقتم دونه علی اصحابه فیثبون علیکم وینزعونه فانظروا فی غیر هذا الرأی فقال قائل نخرجه من بین اظهرنا وننفیه من بلادنا فما نبالی این یذهب اذ اغاب عنا فقال

شیطان ایک بزرگ کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ اور دارلندوہ کے دروازے پر کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ تم کون بزرگ ہو؟ اس نے کہا میں نجد کا بزرگ ہوں۔ محمد کے متعلق جو تجویز سوچ رہے ہو۔ وہ سننے آیا ہوں۔ ممکن ہے میری رائے تمہیں فائدہ دے۔ کہا اندر تشریف لائیے۔ شیطان اندر چلا گیا۔ ایک شخص نے محمد کو زنجیر میں جکڑ کر کمرہ میں بند کرکے دروازہ بند کردو۔ آپ کا حشر وہی ہوگا۔ جیسا کہ آپ جیسے شعراء زہیر اور نابغہ کا پہلے ہوچکا ہے۔ جو پہلے موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ نجدی بزرگ نے کہا میرا اس رائے سے اختلاف ہے۔ اگر تم نے آپ کو کمرہ میں بند کردیا تو یہ بات پوشیدہ نہیں رہے گی۔ آپ کے دوستوں کو اس کا علم ہوجائیگا۔ وہ تم پر ٹوٹ پڑیں گے اور تم سے آپ کو چھین لیں گے اس کے علاوہ کوئی اور تجویز سوچو۔ ایک اور نے کہا میری رائے یہ ہے کہ آپکو شہر بدر کردو جب ہم سے چلے جائینگے تو ہماری جان چھوٹ

الشیخ النجدی لا واللہ ما ھذا
لکم برأی ألم تروا الی حسن
حدیثه وحلاوة منطقه وغلبته
علی قلوب الرجال بما یأتی بہ
واللہ لئن فعلتم ذلک ما آمن
أن یحل علی حی من أحیاء العرب
فیغلب علیہم بذلک حتی یبایعوہ
علیہ ثم یسیر بہم الیکم قال أبو
جہل أری أن ناخذ من کل قبیلة
فتی شابا جلیدا نسیبا وسیطا
فیہا ثم یعطی کل فتی منہم سیفا
صارما ثم یعمدوا فیضربوہ
ضربة رجل واحد فیقتلوہ فنستریح
منہ فانہم اذا فعلوا ذلک تفرق
دمہ فی القبائل جمیعا فلم یقدر
بنو عبد مناف علی حرب قومہم
جمیعا فرضوا منا بالعقل فعقلناہم
فقال الشیخ النجدی القول
ما قال أبو جہل ھذا الرأی
غیرہ فتفرق القوم وہم علی
ذلک مجمعون فأتی جبریل علیہ

جائیگی۔ نجدی بزرگ نے کہا میرا ان تجویز
سے بھی اتفاق نہیں ہے کیونکہ آپ بہت
شیریں کلام ہیں اپنی باتوں سے لوگوں
کے دل موہ لیں گے۔ خدا کی قسم آپ جس
قبیلے میں جائیں گے اپنی میٹھی باتوں سے
ان کے دلوں پر حکومت کریں گے۔
وہ آپ کی بیعت کر لیں گے پھر ان کو
لے کر تم پر چڑھائی کر دیں گے۔ ابوجہل
نے کہا میری تجویز یہ ہے کہ ہر قبیلہ کا
ایک ایک بہت بڑا بہادر جوان منتخب
کر لیں۔ اور ان کو تیز تلواروں سے
آراستہ کر لیں یہ نوجوان ایک ہی
وقت ایک وار میں آپ کو قتل
کر دیں پھر ہماری جان چھوٹ جائے
گی کیونکہ آپ کا خون تمام قبائل
میں تقسیم ہو جائے گا۔ عبد مناف
کی اولاد تمام قبائل سے لڑنے کی
طاقت نہیں رکھتی۔ نجدی بزرگ
نے کہا۔ ابوجہل کی یہ بات
معقول ہے۔ پھر یہ لوگ
چلے گئے۔

جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لا تبت ہذہ اللیلۃ علی
فراشک الذی کنت تبیت علیہ
قال فلما کانت عتمۃ من اللیل
اجتمعوا علی بابہ یرصدونہ
متی ینام فیثبون علیہ فلما رأی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکا
نہم قال لعلی نم علی فراشی واتشح
ببردی ہذا الحضرمی الاخضر
فانہ لن یخلص الیک شیٔ تکرہہ
منہم وکان صلی اللہ علیہ وسلم
ینام فی بردہ ذلک اذا نام قال
فاجتمعوا وخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وآخذ
حفنۃ من تراب فی یدہ واخذ
اللہ علی ابصارہم فلا یرونہ
فجعل ینثر ذلک التراب علی
رؤسہم وہو یتلو ہذہ الآیات
من یس وجعلنا من بین ایدیہم
سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناہم
فہم لا یبصرون حتی فرغ رسول

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے
آج رات اپنے بستر پر نہ سوئیے رات
کے ایک حصہ گذارنے کے بعد آنحضرت کے
دروازے پر جمع ہو کر کفار مکہ انتظار
کرنے لگے کہ جب آپ سو جائیں تو آپ
کو قتل کر دیا جائے۔ رسول اللہ نے
آپ ان کی یہ حرکت دیکھی تو علیؑ علیہ
السلام سے فرمایا میرے بستر پر سو جاؤ
اور یہ سبز حضرمی چادر اوڑھ لو۔
کافر آپ کو گزند نہ دے سکیں گے۔
آنحضرت اسی چادر میں سویا کرتے تھے۔
رسول اللہ روانہ ہو پڑے۔ مٹی کی
مٹھی لے کر کفار کی آنکھوں پر پھینکتے
تھے۔ کفار آپ کو نہیں دیکھ سکتے
تھے۔ آپ سورہ یٰسین کی یہ آیت تلاوت
کرتے۔ ان کے سروں پر مٹی ڈالتے
تھے۔" ہم نے ان کے آگے اور
بھی ایک دیوار بنا دی ہے۔
اور ان کے پیچھے سے بھی
ایک دیوار (پھر اوپر سے) ہم نے
ان کو ڈھانپ دیا ہے۔ وہ
اب کچھ نہیں دیکھتے۔"
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الله صلی الله علیہ وسلم من
هذه الآيات ولم يبق منهم
رجل الا وقد وضع التراب
على رأسه ثم انصرف الى حيث
أراد فأتاهم آت فقال ما تنتظرون
ههنا قالوا محمد قال خيبكم
الله قد والله خرج عليكم محمد
ثم ما ترك منكم رجلا الا وقد
وضع على رأسه ترابا وانطلق
لحاجته فما ترون ما بكم قال
فوضع كل رجل منهم يده على
رأسه فاذا عليه تراب ثم
جعلوا يطلعون فيرون عليا
على الفراش متسجيا ببرد رسول
الله صلی الله علیہ وسلم فيقولون
والله ان هذا لمحمد نائما عليه
برده فلم يبرحوا كذلك حتى
اصبحوا فقام على من الفراش
فقالوا لقد صدقنا الذى كان
حدثنا قال وأنزل الله تعالى
في ذلك واذ يمكر بك الذين

آیات کی تلاوت سے فارغ ہوئے
ہر مشرک کے سر پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔
آپ جہاں جانا چاہتے تھے تشریف
وہاں لے گئے۔ ایک شخص نے مشرکین
سے آکر کہا۔ یہاں کیا کر رہے ہو۔
انہوں نے کہا یہاں محمدؐ ہیں۔ کہا
خدا تمہارا بھلا کرے۔ محمدؐ چلے گئے
ہیں۔ تمہارے ہر آدمی کے سر پر
مٹی ڈال گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے
سروں پر ہاتھ لگایا۔ تو وہاں مٹی
پڑی ہوئی تھی۔ تو آنحضرت کے بستر
پر حضرت علیؑ آپ کی چادر اوڑھے
ہوئے سوئے تھے۔ انہوں نے جائزہ
لیا تو کہنے لگے۔ خدا کی قسم محمدؐ
اپنی چادر میں سوئے ہوئے
ہیں۔ صبح تک انتظار میں
بیٹھے رہے۔ صبح کو علیؑ بستر
سے اُٹھے۔ انہوں نے کہا
آنحضرت کے جانے کے
جانے کے بارے میں جس
نے ہمیں مطلع کیا تھا۔ سچ کہا
تھا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے
بآیت وَاِذ یمکربک الذین

كفروا الى والله خير الماكرين
وقوله شاعر نتربص به الى
فأني معكم من المتربصين قال
وأذن الله جل وعز لنبيه في
الهجرة

کفروا سے خیر الماکرین اور شاعر
نتربص به الى فأني معكم من
المتربصين نازل کی۔ خدا نے
اپنے نبی کو ہجرت کی اجازت دے
دی۔

ذكر اختصاصه بما نزل فيه من الآي

آیات کے نازل ہونے کی خصوصیت

عن ابن عباس رضي الله
عنهما في قوله تعالى الذين
ينفقون اموالهم بالليل والنهار
سرا وعلانية قال نزلت في علي
بن أبي طالب كانت معه أربعة
دراهم فأنفق في الليل درهما
وفي النهار درهما ودرهما في
السر ودرهما في العلانية فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما حملك على هذا فقال ان استوجب
على الله ما وعدني فقال الا ان
لك ذلك فنزلت الآية وتابع
ابن عباس مجاهد وابن السائب

ابن عباس رض نے کہا آیت "جو لوگ
رات اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر مال
خرچ کرتے ہیں" علیؑ کے بارے
میں نازل ہوئی۔ حضرت کے پاس
چار درہم تھے۔ آپ نے ایک کو رات
میں۔ دوسرے کو دن میں۔ تیسرے
کو پوشیدہ طور۔ چوتھے کو ظاہر طور
پر خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ رسول
اللہ نے پوچھا۔ آپ نے یہ کام
کیوں کیا۔ عرض کیا۔ خدا کے
وعدہ کا مستحق ہونا چاہتا تھا۔
فرمایا۔ تم اس کے مستحق
ہو۔ خدا نے آیت نازل
کی۔

ومقاتل وقيل نزلت فيمن يربط الخيل في سبيل الله تعالى بوالدرداء وأبو امامة ★ ويروى عن ابن عباس أيضاً ★ وروى عنه أيضاً انه نزلت في علي وعبد الرحمن بن عوف حمل علي الى أهل الصفة وسق تمر ليلا وحمل اليهم عبد الرحمن دراهم كثيرة نهاراً أخرجه الواحدي وأبو الفرج في أسباب النزول ★ ومنها قوله تعالى انما وليكم الله ورسوله الآية نزلت فيه أخرجه الواحدي وستأتي القصة مشروحة في صدقته ★ ومنها قوله تعالى أفمن كان مؤمنا كمن كان فاسقاً الآية ★ قال ابن عباس نزلت في علي بن أبي طالب والوليد بن عقبة بن أبي معيط لاشياء بينهما.

اخرجه الحافظ السلفي ★ وعنه ان الوليد قال لعلي أنا أحد منك سناناً وابسط لساناً و أملا للكتيبة فقال له علي اسكت

انما وليكم الله ورسوله تمہارا ولی اور اس کا رسول آخر آیت تک علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ آپ کا مفصل ذکر آپ کے صدقات کے ضمن میں آئے گا۔ یہ آیت "مومن اور کافر ایک جیسے نہیں ہو سکتے آخر آیت تک علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ابن عباس نے کہا علیؑ ولید بن عقبہ کے بارے میں کسی جھگڑے کے متعلق نازل ہوئی۔ ابن عباس نے کہا۔ کہ ولید نے علی سے کہا میں تیرے مقابل میں نیزہ تیز۔ وسیع زبان اور بڑا گروہ رکھتا ہوں علی علیہ السلام نے کہا اسے خاموش رہو۔

المرضية خلقني الجبار من ثلاثة
أصناف أعلاى من عنبر ووسطى
من كافور وأسفلي من مسك
عجنني بماء الحيوان ثم قال كوني
فكنت خلقني لأخيك وابن عمك
علي بن أبي طالب أخرجه الامام
علي بن موسى الرضى في مسنده

خداوند عالم نے مجھے تین چیزوں سے
پیدا کیا ہے۔ میرا اوپر کا حصہ عنبر کا ہے
درمیانہ حصہ عنبر کافور کا اور نچلا حصہ
مسک کا بنا ہوا ہے۔ میرا خمیر آب حیات سے
گوندھا ہے۔ خدا نے کہا ہو جاؤ۔ میں ہو گئی
مجھے تمہارے بھائی اور ابن عم علی بن
ابی طالب کے لئے پیدا کیا ہے۔

ذكر قصره وقبته في الجنة

جنت میں آپ کے قصر اور قبہ کا ذکر

عن حذيفة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله
اتخذ فى خليلا كما اتخذ ابراهيم
خليلا وان قصري في الجنة وقصر
ابراهيم في الجنة متقابلان وقصر
علي بن أبي طالب بين قصري وقصر
ابراهيم فياله من حبيب بين خليلين
أخرجه أبو الخير الحاكمي ★ وعن
سلمان الفارسي رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا كان يوم القيامة

حذیفہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا
خدا نے مجھے اس طرح سے خلیل بنایا۔
جس طرح ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ میرا
قصر اور ابراہیمؑ کا قصر جنت میں آمنے
سامنے ہوں گے۔ علی کا قصر میرے
اور ابراہیم کے قصر کے درمیان ہوگا
ایسے دوست کا کیا کہنا جو دو
دوستوں کے درمیان ہوگا۔
سلمان فارسی نے کہا کہ رسول
اللہ نے فرمایا۔ جب قیامت
کا دن ہوگا۔

ضرب لی قبة حمراء عن يمين العرش
وضرب لابراهيم قبة من ياقوتة
خضراء عن يسار العرش وضرب
فيما بيننا لعلی ابن أبی طالب قبة
من لؤلؤة بيضاء فما ظنكم بحبيب
بين خليلين أخرجه الحاكم وقال
قال الحاكم هذا البورقی يعنی لراوی
الحديث قد وضع فی المناكير عن
الثقات مالا يحصی

میری خاطر سرخ قبا عرش کے
دائیں جانب اور ابراہیم کے لئے
سبز یاقوت کا قبہ عرش کی بائیں جانب
نصب ہوگا۔ ہمارے قبوں کے
درمیان سفید موتیوں کا قبہ علی بن
ابی طالب کی خاطر نصب ہوگا۔ اس
حبیب کی کیا منزلت ہوگی جو دو
دوستوں کے درمیان ہوگا۔

ذكر ذود علی المنافقين عن حوض النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

حضرت علیؑ منافقین کو حوضِ رسولؐ سے بھگائیں گے

عن أبی سعيد الخدری قال
قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
يا علی معك يوم القيامة عصی من
عصی الجنة تذود بها المنافقين
عن الحوض أخرجه الطبرانی
وعن علی عليه السلام قال لا
ذودن بيدی هاتين القصيرتين

ابوسعید خدری سے مروی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یا علی آپ کے پاس جنت کا عصا ہوگا۔
جس کے ذریعہ منافقین کو حوض
سے ہٹاؤ گے۔ علی علیہ السلام سے
مروی ہے۔ کہ میں اپنے ان چھوٹے
ہاتھوں سے حوض رسول اللہ سے
کفار اور منافقین کے جھنڈوں کو ہٹاؤنگا

عن حوض رسول الله صلى الله
صلى الله عليه وسلم رايات الكفار
والمنافقين كما يذاد غريب الابل
عن حياضها اخرجه احمد في المناقب

جس طرح لاوارث اونٹ
کو حوض سے ہٹایا جاتا ہے۔

ذكر ناقته يوم القيامة

قیامت میں آپ کی اونٹنی کا ذکر

عن انس بن مالك رضي الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لعلي يوم القيامة ناقة من
نوق الجنة فتركبها وركبتك مع
ركبتي وفخذك مع فخذي حتى تدخل
الجنة اخرجه احمد في المناقب

انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ
السلام سے فرمایا۔ قیامت کے روز
تم جنت کی ناقہ پر سوار ہو گے۔
میں تمہارے ساتھ اپنی سواری پر سوار ہونگا
میرا ران تمہارے ران کے ساتھ ہوگا
اس حالت میں تم جنت میں جاؤ گے۔

الفصل التاسع في ذكر نبذ من فضائله

فصل ۹ آپ کے تھوڑے سے فضائل

تقدم انه اول من اسلم و
اول من صلى و اجمعوا انه صلى الى
القبلتين وهاجر و شهد بدرا
والحديبية وبيعة الرضوان والمشاهد
كلها غير تبوك استخلفه رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيها على

آپ سب سے پہلے اسلام لائے۔ سب سے
پہلے نماز پڑھی اس پر اتفاق ہے۔
کہ آپ نے قبلتین کی طرف نماز پڑھی
ہجرت کی۔ جنگ بدر صلح حدیبیہ۔
بیعت رضوان۔ تبوک کے علاوہ
سب جنگوں میں شرکت کی جنگ تبوک
میں رسول اللہ نے آپ کو مدینہ میں

المدینة وعلی عماله بها وأنه
أبلی ببدر واحد والخندق وخیبر
بلاء عظیما وأنه أغنی في تلك المشاهد
وقام القیام الکریم وکان لواء
رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده
في مواطن کثیرة منها یوم بدر علی
خلف فیه ولما قتل مصعب ابن
عمیر یوم أحد وکان لواء رسول
الله صلی الله علیه وسلم بیده دفعه
رسول الله صلی الله علیه وسلم
الی علی أخرجه أبو عمر ★ وقد تقدم
في خصائصه ان لواء رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان بیده في کل
زحف فیحمل الکل علی الأکثر تغلیبا
للکثیرة وهو شائع في کلامهم فیما
بین الروایتین وکان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا لم یغز لم یعط
سلاحه الا علیا أو أسامة أخرجه
أحمد في المناقب وشهد له النبي
صلی الله علیه وسلم بالشهادة في
حدیث تحرك حرا وثبت له أفضل

نگران مقرر کیا تھا۔ آپ نے
جنگ بدر، احد، خندق اور خیبر
میں بہت بڑے کارنامے انجام دیئے
تھے۔ ان غزوات میں آپ نے
رسول اللہ کی بڑی مدد کی۔ کریم انسان
کی طرح آپ کا ساتھ دیا۔ اکثر جنگوں
میں رسول اللہ کا علم آپ کے پاس
تھا۔ خاص طور پر جنگ بدر میں۔ احد
کی جنگ میں مصعب بن عمیر قتل
ہوگیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے علم علی کو دیا۔ تمام جنگوں
میں رسول اللہ کا علم علی کے ہاتھ
میں ہوتا تھا۔ کا استعمال کثرت
کی وجہ سے کیا ہے۔ اس بنا پر
دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جائے
گی جب رسول اللہ جنگ نہیں
کرتے تھے تو اپنے ہتھیار یا تو علی
کو دے دیتے تھے یا اسامہ کو۔
آپ کو آنحضرت نے اپنی دامادی
کے شرف سے نوازا جو بہت بڑی
فضیلت ہے۔ آپ آنحضرت
کے زیادہ قریبی ہیں۔ دونوں
احادیث کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

فضيلة بالمصاهرة وبأقرب القرابة وقد تقدمت احاديثهما ★ ومن أدل دليل على عظم منزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم صنيعه في المؤاخاة كما تقدم فانه صلى الله عليه وسلم جعل يضم الشكل الى الشكل يؤلف بينهما الى ان آخى بين أبي بكر وعمر وادخر عليا لنفسه وخصه بذلك فيا لها مفخرة وفضيلة ★ وقد روي ان معاوية قال لضرار الصدائي صف لي عليا فقال اعفني يا امير المؤمنين قال لتصفنه قال اما اذ لا بد من وصفه كان والله بعيد المدى شديد القوى يقول فصلا ويحكم عدلا يتفجر العلم من جوانبه وتنطق الحكمة من نواحيه يستوحش من الدنيا وزهرتها ويأنس الى الليل ووحشته وكان غزير العبرة طويل الفكرة يعجبه من اللباس ما قصر ومن الطعام ما خشن كان فينا كاحدنا يجيبنا

رسول اللہ کا علیؓ کو اپنا بھائی بنایا۔ یہ علی کی بہت بھاری فضیلت ہے آپ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ آنحضرت نے شکلیں دیکھ کر ایک دوسرے کو اس میں بھائی بنایا تھا۔ ابوبکر کو عمر کا بھائی بنایا تھا۔ علیؓ کو آنحضرت نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ یہ کس قدر فخر اور بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔

معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا کہ علی کے اوصاف بیان کیجئے۔ کہا مجھے معاف فرمائیے۔ کہا تجھے ضرور بیان کرنے پڑیں گے۔ کہا۔ اگر کرنا ضروری ہے تو خدا کی قسم آپ بہت بڑے بہادر، مضبوط جسم کے مالک تھے۔ دو ٹوک بات فرماتے ٹھیک فیصلہ کرتے۔ آپ علم کا بہتا ہوا چشمہ تھا۔ دنیا اور دنیا کی رونق سے متنفر تھے۔ آپ کو رات اور اس کی تاریکی میں علیحدگی پسند تھی۔ پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے بہت سوچ وچار کرتے تھے۔ آپ کو مختصر لباس پسند تھا۔ روکھا سوکھا طعام تناول فرماتے

اذا سألناه ويتبئنا اذا استنبأناه و
نحن والله مع تقريبه ايانا وقربه
منا لا نكاد نكلمه هيبة له يعظم
أهل الدين ويقرب المساكين
ولا يطمع القوي في باطله ولا ييأس
الضعيف من عدله وأشهد لقد
رأيته في بعض مواقفه وقد أرخى
الليل سدوله وغارت نجومه
قابضا على لحيته يتململ تململ السليم
ويبكي بكاء الحزين ويقول يا دنيا
غري غيري الي تعرضت أم الي
تشوفت هيهات هيهات قد
طلقتك ثلاثا لا رجعة فيها فعمرك
قصير وخطرك قليل آه آه من
قلة الزاد وبعد السفر ووحشة
الطريق فبكى معاوية وقال رحم
الله أبا حسن كان والله كذلك
فكيف حزنك عليه يا ضرار قال
حزن من ذبح واحدها في حجرها
أخرجه الدولابي وأبو عمر صاحب
الصفوة ★ وعن الحسن بن أبي

ہمارا ایک فرد معلوم ہوتے۔ جب آپ
سے کوئی بات پوچھتے۔ تو آپ جواب
دیتے۔ اگر کوئی خبر دریافت کرتے
تو اس سے آگاہ کرتے۔ خدا کی قسم
نہایت قریبی قرب ہونے کے باوجود
آپ کی رعب کی وجہ سے آپ سے
بات نہیں کر سکتے تھے۔ اہل دین
کی عزت کرتے۔ مساکین کو اپنے قریب
کرتے مساکین آدمی آپ سے
غلط فیصلہ کی توقع نہیں رکھتا تھا۔
کمزور آپ کے انصاف سے مایوس
نہیں تھا۔ میں نے آپ کو بعض اوقات
اس وقت دیکھا جب رات کی
تاریکی نے پردے ڈال دئے تھے۔
ستارے بھرپور نکل آئے تھے۔ آپ
اپنی ڈاڑھی کو پکڑ مار گزیدہ کی طرح
بے چین ہوتے۔ غمگین صورت میں گریہ
فرماتے۔ دنیا کسی اور کو دھوکا دے مجھے تیری
ضرورت نہیں۔ میں نے تجھے تین طلاق
دے دیئے جس سے دوبارہ رجوع نہیں ہو سکتا
تیری عمر کم ہے۔ ہائے افسوس زاد راہ بہت کم ہے
اور راستہ لمبا اجنبی ہے۔ آپ کی جدائی سے وحشت ہوتی ہے۔ کہا۔
خدا ابو الحسن پر رحم کرے خدا کی قسم آپ ایسے صفات کے مالک تھے۔ معاویہ نے کہا ضرار تجھے ان کی موت کا
کس قدر غم ہے۔ کہا اتنا غم ہے جس طرح کسی عورت کا اکلوتا بچہ اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے۔

الحسن وقد سئل عن علی بن أبي
طالب قال کان علی واللّٰه سهما
صائبا من مرامي اللّٰه علی عدوه
وربّاني هذه الامة وذا فضلها و
سابقتها وذا قرابتها من رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه وسلم لم یکن بالنومة
عن أمر اللّٰه ولا بالملومة في دین اللّٰه
عزوجل ولا بالسروقة لمال اللّٰه
عزوجل أعطی القرآن عزائمه
ففاز منه بریاض مونقة ذلك
علی بن أبي طالب أخرجه القلعي وقد
تقدم في باب الاربعة وصف ابن
عباس له وفضائله أکثر من أن تعد *
قال أحمد بن حنبل والقاضي اسماعیل
بن اسحاق لم یرد في فضائل أحد من
الصحابة بالاسانید الحسان ما روی
في فضائل علی بن أبي طالب رضی
اللّٰه عنه

حسن بن ابوالحسن سے مروی ہے۔
کہ کسی شخص نے آپ سے حضرت علیؑ کے
بارے میں پوچھا۔ آپ نے کہا خدا کی
قسم آپ اپنے دشمن کے لئے خدا کا
بے خطا تیر تھے۔ اس امت کی
تربیت کرنے والے تھے امت میں
صاحب فضل صاحب سبقت اور
رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے قرابت
دار تھے۔ خدا کے حکم سے غافل نہیں
تھے۔ خدا کے دین کی خاطر کسی کی پرواہ
نہیں کرتے تھے۔ قرآن کی عزائم
صورتوں میں غور و فکر کیا تو وہاں سے
ثمردار چیز بر آمد کیں ایسے شخص کو علیؑ
بن ابی طالب کہتے ہیں۔ احمد بن حنبل
اور قاضی اسماعیل بن اسحاق نے کہا
کہ فضائل صحابہ میں اس قدر اچھی سند
کے ساتھ احادیث بیان نہیں ہوئیں
جس قدر علیؑ کے فضائل میں بیان
ہوئی ہیں۔

ذکر محبة اللّٰه عزوجل و رسوله صلی اللّٰه وسلم له

تقدم في الخصائص ذکر لحبة

"خدا اور رسول کا آپ سے محبت کرنا۔"

اللہ ورسولہ لہ وھی منضمنۃ المحبۃ مع الترجیح فیہا علی الغیر ★

عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل یارسول اللہ قسمہم لنا قال علی منہم یقول ذلک ثلاثا وابوذر وسلمان والمقداد امرنی بحبہم واخبرنی انہ یحبہم اخرجہ احمد والترمذی وقال حسن غریب ★

بریدہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خداوند عالم نے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور خود بھی ان چار آدمیوں سے محبت کرتا ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ ان کے ناموں سے آگاہ فرمائیے۔ تین دفعہ فرمایا علیؑ ان میں سے ہیں باقی ابوذرؓ سلمانؓ اور مقداد ہیں۔ مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ مجھے آگاہ کیا ہے۔ کہ وہ بذات خود ان سے محبت کرتے ہیں۔

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان علیا دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ وعانقہ وقبل بین عینیہ فقال العباس أتحب ھذا یارسول اللہ فقال یا عم واللہ للہ أشد حبا لہ منی أخرجہ ابو الخیر القزوینی ★

ابن عباس نے کہا۔ علیؑ رسول اللہ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آنحضرتؐ نے کھڑے ہو کر آپ کو گلے لگایا۔ اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

وعن عبد الرحمن ابن أبی لیلی وقد ذکر عندہ علی وقول الناس فیہ فقال عبد الرحمن قد جالسناہ وجارینا ہ وواکلناہ وشاربناہ وقمنا لہ علی الاعمال فما سمعتہ یقول

عبدالرحمن بن ابی لیلی کے سامنے حضرت علیؑ کا ذکر ہوا۔ آپ کے بارے میں لوگوں کے نظریات بھی بیان ہوئے عبدالرحمن نے کہا ہم آپ کے ساتھ بیٹھے، ساتھ رہے آپ کے ساتھ کھایا پیا۔ اور لوگ

شیاً مما یقولون أو لا یکفیکم أن یقولوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحبیبہ وشہد بیعۃ الرضوان وشہد بدرا أخرجہ أحمد في المناقب۔

جو باتیں کرتے ہیں میں نے آپ سے ایسی کوئی بات نہیں سنی۔ کیا آپ کی فضیلت کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے۔ لوگ کہیں آپ رسول اللہ کے چچا کے فرزند ہیں اور آپ کے حبیب ہیں بیعت رضوان میں موجود تھے۔ اور جنگ بدر میں جہاد کیا۔

ذکر فضل منزلته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ کے نزدیک آپ کا مقام

عن عبد اللہ بن الحارث قال قلت لعلي بن أبي طالب أخبرني بأفضل منزلتك من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال بینا أنا نائم عندہ وھو یصلي فلما فرغ من صلاتہ قال یا علي ما سألت اللہ عز وجل من الخیر إلا سألت لك مثلہ وما استعذت اللہ من الشر إلا استعذت لك مثلہ أخرجہ المحاملي

عبد اللہ بن حارث نے کہا میں حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ رسول اللہ کی طرف سے جو بڑی فضیلت آپ کو حاصل ہوئی۔ وہ آپ بیان فرمائیے۔ فرمایا ایک دفعہ میں رسول اللہ کے ہاں سویا ہوا تھا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھ سے فرمایا۔ میں نے خداوند عالم سے اپنے لئے جو بہتری طلب کی ہے وہ تمہارے لئے بھی طلب کی ہے۔ جس برائی سے اپنے لئے پناہ مانگی ہے۔ اس سے تمہارے لئے بھی پناہ مانگی ہے۔

ذکر أنه ما اکتسب مکتسب مثل فضله

آپ جیسی فضیلت کسی نے حاصل نہیں کی۔

عن عمر بن الخطاب قال قال

عمر بن خطاب نے کہا۔ کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم ما
اكتسب مكتسب مثل فضل على
يهدى صاحبه الى الهدى ويرد
عن الردى أخرجه الطبرانى

ذكر الحث على محبته والزجر عن بغضه

تقدم في الخصائص في ذكر
من احبك فقد احبني ومن
أبغضك فقد أبغضني طرف
من ذلك ★ وعن على عليه السلام
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من أحبني وأحب هذين
وأباهما وأمهما كان معي في درجتي
يوم القيامة أخرجه أحمد والترمذي
وقال حديث غريب ★ وعنه
أنه قال والذى فلق الحبة وبرأ
النسمة انه لعهد النبي الامى
صلى الله عليه وسلم لا يحبني الا
مؤمن ولا يبغضني الا منافق أخرجه
مسلم وأخرجه أبوحاتم وقال ذرأ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا۔ کسی شخص نے علیؑ جیسی فضیلت
حاصل نہیں کی۔ آپ اپنے ماننے والے
کو سیدھا راستہ دکھلاتے ہیں۔ اس کو
ہلاکت سے روکتے ہیں۔

آپ سے محبت رکھنے کی ترغیب اور بغض رکھنے سے ممانعت

آپ سے محبت رکھنے کی ترغیب
رسول اللہ نے آپ سے فرمایا۔ جس شخص
نے تم سے محبت کی اس نے مجھ
سے محبت کی۔ اور جس نے تم سے بغض
رکھا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ
رسول اللہ نے فرمایا۔ جس شخص
نے مجھے ان دونوں (حسنینؑ) ان کے
باپ اور ماں کو دوست رکھا۔
وہ قیامت کے روز میرے درجے
میں ہوگا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔
قسم ہے۔ اس ذات کی جس نے دانے
میں شگاف ڈالا۔ اور روح کو زندہ
کیا۔ مجھ سے نبی امی نے فرمایا تھا کہ
مجھے مومن دوست اور منافق
مجھ سے بغض رکھے گا۔ ابوحاتم نے

النسمة انه لعهد النبي صلى الله
عليه وسلم الي ان لا يحبني الا مؤمن
ولا يبغضني الا منافق واخرجه
الترمذي ولفظه عهد الي من
غير قسم وقال حسن صحيح ★ عن
أم سلمة رضي الله عنها كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحب
عليا منافق ولا يبغضه مؤمن اخرجه
الترمذي وقال حسن غريب
(شرح) . ذرأ خلق من ذرأ
الله الخلق - النسمة - النفس
كل ذي روح فهو نسمة ★ عنها
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لعلي لا يبغضك مؤمن ولا
يحبك منافق أخرجه احمد في
المسند ★ وعن المطلب بن
عبد الله بن حنطب عن أبيه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا أيها الناس أوصيكم بحب ذي
قربيها أخي وابن عمي علي بن أبي طالب
فانه لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه

کہا کہ حضرت نے فرمایا۔ قسم ہے
اس ذات کی جس نے روح کو پیدا کیا۔
مجھے نبی صلعم نے فرمایا تھا کہ مجھے مومن
دوست رکھے گا۔ اور منافق مجھ سے
گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
تھے۔ علی کو منافق دوست نہیں رکھے
گا۔ اور مومن آپ سے نفرت نہیں کرے
گا۔ نیز بی بی ام سلمہؓ فرماتی ہیں۔ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا۔ تجھ
سے مومن بغض اور منافق تجھ سے محبت
نہیں کرے گا۔ عبد المطلب بن عبد اللہ
بن حنطب اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! میں
تمہیں اپنی امت کے ذو قرن، اپنے
بھائی اور اپنے ابن عم علی بن ابی
طالب سے محبت کرنے کی وصیت
کرتا ہوں۔ آپ کو مومن دوست
رکھے گا اور منافق آپ سے نفرت
کرے گا۔ جس شخص نے آپ کو
دوست رکھا۔ اس نے
مجھے دوست رکھا۔ جس

الامنافق من أحبه فقد أحبني ومن
أبغضه فقد أبغضني أخرجه أحمد
في المناقب ★ وعن الحارث الهمداني
قال رأيت عليا على المنبر فحمد الله
وأثنى عليه ثم قال قضاء قضاه الله
عزوجل على لسان نبيكم النبي الامي
صلى الله عليه وسلم أن يحبني الا مؤمن
ولا يبغضني الا منافق أخرجه ابن
فارس ★ وعن جابر بن عبدالله
رضي الله عنهما قال ما كنا نعرف
المنافقين الا ببغضهم عليا أخرجه
أحمد في المناقب وأخرجه الترمذي
عن أبي سعيد ولفظه قال ان كنا
لنعرف المنافقين نحن معشر
الانصار ببغضهم علي بن أبي
طالب وقال غريب ★ وعن أبي
ذر رضي الله عنه قال ما كنا نعرف
المنافقين على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم الا بثلاث
بتكذيبهم الله ورسوله والتخلف
عن الصلاة وبغضهم علي بن أبي طالب

نے آپ سے بغض رکھا اس
نے مجھ سے بغض رکھا۔
حارث ھمدانی نے کہا۔
کہ میں نے علی کو منبر پر دیکھا۔ آپ
نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔
کہ خداوند عالم نے اپنے نبی امی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کے ذریعہ
اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ مجھے
مومن دوست رکھے گا۔ اور منافق
مجھ سے نفرت کرے گا۔ جابر بن عبداللہ رضی
ہے۔ کہا کہ ہم لوگ منافقین کو علیؑ سے
بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے
ابوسعید نے کہا ہم گروہ انصار منافقین
کو علیؑ سے بغض رکھنے کی وجہ سے جانتے
تھے۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ کے
زمانے میں منافقین کو تین باتوں
کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ ۱۔ اللہ اور
اس کے رسول کو جھٹلانے سے
۲۔ نماز نہ پڑھنے سے۔
۳۔ علی بن ابی طالبؑ سے
بغض رکھنے سے۔

أخرجه ابن شاذان ★ وعن زيد بن أرقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب أن يستمسك بالقضيب الأحمر الذي غرسه الله في جنة عدن فليستمسك بحب علي بن أبي طالب أخرجه أحمد في المناقب ★ وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حب علي يأكل الذنوب كما تأكل النار الحطب أخرجه الملاء ★ وعن أنس رضي الله عنه قال دفع علي بن أبي طالب الى بلال درهما يشتري به بطيخا قال فاشتريت به فأخذ بطيخة فقورها فوجدها مرة فقال يا بلال رد هذا الى صاحبه وائتني بالدرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي ان الله أخذ حبك على البشر والشجر والثمر والبذر فما أجاب الى حبك عذب وطاب وما لم يجب خبث ومر واني أظن هذا مما لم يجب أخرجه الملاء وفيه

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ شخص قضیب سرخ کو پکڑے۔ جس کو خدا نے جنت عدن میں لگایا ہے۔ تو وہ علیؑ سے محبت کرے۔" ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح ختم کرتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو ختم کر دیتی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ علی علیہ السلام نے بلالؓ کو تربوز لانے کے لئے ایک درہم دیا۔ بلال نے کہا۔ میں نے تربوز خریدا۔ اور حضرت کی خدمت میں پیش کیا جب حضرت نے توڑا تو وہ کڑوا تھا۔ بلالؓ سے فرمایا۔ اسکو اسکے مالک کے حوالے کرو۔ میرا درہم واپس لے آؤ مجھے رسول اللہ نے آگاہ فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے محبت رکھنے کا عہد انسانوں

دلالة على أن العيب الحادث
اذا كان مما يطلع به على العيب
القديم لا يمتنع من الرد ★ وعن
فاطمة بنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان السعيد كل
السعيد حق السعيد من أحب عليا
في حياته وبعد موته أخرجه أحمد ★
وعن عمار بن ياسر قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول يا علي
طوبى لمن احبك وصدق فيك وويل
لمن أبغضك وكذب فيك أخرجه
ابن عرفة ★ وعن سعيد بن
المسيب ان رجلا كان يقع في
الزبير وعلى فجعل سعد بن مالك
ينهاه ويقول لا تقع في اخواننا
فأبى فقام سعد وصلى ركعتين ثم قال
اللهم ان كان مسخطالك ما يقول
فأرني به واجعله آية للناس فخرج
الرجل فاذا هو بختي يشق الناس
فأخذه فوضعه بين كركرتيه بين

درخت اور پھل اور تخم سے لیا تھا۔
جس نے آپکی صحبت کا اقرار کیا وہ میٹھا اور
پاک ہوگا۔ جس نے اقرار نہیں کیا وہ خبیث اور
کڑوا ہوگا۔ میرے خیال میں اس نے میری
محبت کا اقرار نہیں کیا تھا۔ اس واقعہ
سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اگر کسی
چیز میں پہلے سے کوئی نقص موجود ہو۔
تو اس کو واپس کر دینے سے کوئی مضائقہ
نہیں۔ رسول اللہ کی دختر نیک اختر جناب
فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ پوری طرح نیک بخت بالکل
نیک بخت وہ ہے۔ جس نے علی کو آپکی
زندگی میں اور آپکے مرنے کے بعد آپ کو
دوست رکھا ہو۔

عمار بن یاسر نے کہا کہ رسول اللہ نے علیؑ سے
فرمایا وہ شخص خوش قسمت ہے جس نے آپکو دوست
رکھا۔ اور آپکی بات کی تصدیق کی۔ وہ
شخص برباد ہو جائیگا جو آپسے بغض
رکھیگا۔ اور آپ کی بات جھٹلائیگا۔
سعید بن مسیب نے کہا۔ کہ ایک شخص علیؑ اور
زبیر کا گلہ کرتا تھا۔ اس شخص کو سعد بن مالک
نے منع کیا کہ ہمارے بھائیوں کا گلہ نہ کرو مگر
اس نے نہ مانا۔ سعد نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز
پڑھی پھر کہا اے معبود اگر یہ شخص نے اپنی بات سے تجھے ناراض کیا ہے مجھے اس کا انجام اور حشر لوگوں کو دکھلا۔ وہ شخص

البلاط فسجبه حتى قتله وجاء الناس
يسعون الى سعد يبشرونه هنيأ لك
أبا اسحاق قد استجيبت دعوتك
أخرجه القلعى وأخرج معناه أبو مسلم
بن عامر عن عامر بن سعد ولفظه
قال بينا سعد يمشى اذ مر برجل وهو
يشتم عليا وطلحة والزبير فقال له
سعد انك لتشتم قوما قد سبق لهم
من الله ما سبق والله لتكفن عن
شتمهم أو لادعون الله عليك فقال
يخوفنى كانه نبى قال فقال سعد اللهم
ان كان قد سب أقواما سبق لهم
منك ما سبق فاجعله اليوم نكالا

قال فجاءت بختية وأفرج الناس
لها فتخبطته قال فرأيت الناس
يبتدرون سعدا فيقولون استجاب
الله لك أبا اسحاق أخرجه الانصارى
وأبو مسلم * وعن على بن زيد ابن
جدعان قال كنت جالسا الى سعيد
بن المسيب فقال يا أبا الحسن مر قائدك
يذهب بك فنتظر الى وجه هذا الرجل

ذکلا ہی تھا کہ ایک بختی اونٹ صف چیرتا ہوا آیا
اور اس کو پکڑ کر اپنے سینے اور زمین کے درمیان
رکھ کر ہلاک کر دیا۔ اس کو اس قدر پیسا کہ
وہ مر گیا۔ لوگ دوڑتے ہوئے سعد کے پاس آئے
اور آپ کو یہ خوشخبری سنا ئی اور کہا سعد آپ
کو مبارک ہو۔ خدا نے آپ کی دعا قبول
کر لی ہے۔ عامر بن سعد سے مروی ہے کہ سعد
جا رہے تھے۔ ایک شخص گزرا جو علی طلحہ
اور زبیر کو گالیاں دیتا تھا۔ سعد نے کہا تم
ایسے اشخاص کو گالیاں دیتے ہو جن کو
اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت بڑا مرتبہ ملا
ہے۔ گالیاں مت دو۔ ورنہ خدا سے
تمہاری شکایت کروں گا۔ اس نے کہا مجھے
ایسے ڈراتے ہو جیسے نبی ڈراتے ہیں۔
سعد نے کہا اے معبود! اس نے ان لوگوں کو
گالیاں دی ہیں جن کی تیرے نزدیک عزت ہے۔
آج اس شخص کو عبرت کا مقام بنا۔ بختیہ اونٹنی
آئی۔ لوگوں نے اس کو جگہ دے دی اور
اس شخص کو پکڑ لیا۔ لوگ دوڑتے ہوئے سعد
کے پاس آئے اور کہا اے ابو اسحاق خدا نے
آپکی دعا قبول کر لی ہے۔ علی بن زید بن
جدعان نے کہا میں سعید بن مسیب کے ہاں بیٹھا
ہوا تھا۔ اس نے کہا اے ابو الحسن اپنے قائد کو حکم دو
جا کر اس شخص کے چہرے اور جسم کو دیکھے۔

والى جسده فانطلق فاذا وجهه وجه
زنجي وجسده أبيض قال اني أتيت
على هذا وهو يسب طلحة والزبير
وعليا فنهيته فأبي فقلت ان كنت
كاذبا يسود الله وجهك فخرج في
وجهه قرحة فاسود وجهه أخرجه
ابن أبي الدنيا ✱ وعن حوثرة بن
محمد البصري قال رأيت يزيد بن هارون
الواسطي في المنام بعد موته بأربع
ليال فقلت ما فعل الله بك قال
تقبل مني الحسنات وتجاوز عني
السيئات وأذهب عني التبعات قلت وما
كان بعد ذلك قال وهل يكون من
الكريم الا الكرم غفر لي ذنوبي و
أدخلني الجنة قلت بم نلت الذي
نلت قال بمجالس الذكر وقولي الحق
وصدقي في الحديث وطول قيامي في
الصلاة وصبري على الفقر قلت
منكر ونكير حق فقال أي والله الذي
لا إله الا هو لقد أقعداني وسألاني
فقالا لي من ربك وما دينك ومن

اس نے جا کر ملاحظہ کیا۔ اس کا چہرہ
حبشی کی طرح سیاہ ہو چکا تھا۔ میں اس
شخص کے قریب گیا وہ طلحہ، زبیر اور
علیؓ کو گالیاں دے رہا تھا۔ میں نے
اس کو منع کیا۔ اس نے میری بات ماننے
سے انکار کیا۔ میں نے کہا اگر تم جھوٹے
ہو تو اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ سیاہ کر دے گا
اس کے چہرہ پر سیاہ پھوڑا نکلا جس سے
اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔
حوثرہ بن محمد بصری سے مروی ہے۔
میں نے یزید بن ہارون واسطی کو اس
کی موت کے چار راتیں گزرنے کے بعد
خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے
تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ کہا میری نیکیاں
قبول کر لی ہیں اور میرے گناہوں سے
درگزر کیا ہے میرا بوجھ کر دیا ہے۔
میں نے پوچھا پھر کیا ہوا۔ کہا کریم سے کرم
ہی صادر ہوتا ہے میرے گناہ بخش دیئے۔
مجھے جنت میں داخل کیا۔ میں نے پوچھا ایسا
کیوں ہوا۔ کہا مجالس ذکر میں شمولیت حق بات کہنے،
سچی گفتگو کرنے، نماز شب میں طویل قیام اور
غربت میں صبر کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا۔ میں
نے کہا منکر اور نکیر کا قبر میں آنا حق ہے۔ کہا خدا
کی قسم سچ ہے منکر نکیر نے مجھے قبر میں بٹھا کر پوچھا

نبيك فجعلت أنفض لحيتي البيضاء
من التراب فقلت مثلي يسأل أنا
يزيد بن هارون الواسطي وكنت
في دار الدنيا ستين سنة أعلم
الناس قال احدهما صدق وهو
يزيد بن هارون نم نومة العروس
فلا روعة عليك بعد اليوم قال
أحدهما أكتبت عن حريز بن عثمان
قلت نعم وكان ثقة في الحديث قال
ثقة ولكن كان يبغض عليا أبغضه
الله عزوجل أخرجه ابن الطباخ
في أماليه

ذكر شفقته صلى الله عليه وسلم عليه ورعايته ودعائه له

عن ابراهيم بن عبيد بن
رفاعة بن رافع الانصاري عن أبيه
عن جده قال أقبلنا من بدر ففقدنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فنادت
الرفاق بعضها بعضا أفيكم رسول
الله صلى الله عليه وسلم فوقفوا حتى جاء

تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟
میں اپنی سفید داڑھی سے مٹی صاف کرتا تھا
اور دل میں کہتا میں یزید بن ہارون واسطی
ہوں قبر میں مجھ سے سوال کیا جاتا ہے۔
میں دنیا میں ساٹھ سال رہا ہوں میں
تمام لوگوں سے بڑا عالم تھا منکر اور نکیر
میں سے ایک نے کہا۔ دلہن کی
طرح سو جا۔ آج کے بعد کسی چیز سے
خوف نہ کرو۔ ان میں ایک نے کہا کہ حریز بن
عثمان سے روایت کرتا تھا۔ میں نے
کہا ہاں وہ حدیث میں ثقہ تھے۔ کہا
ثقہ تھے لیکن علیؑ سے بغض رکھتے تھے۔ اس
لئے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔

"علیؑ سے رسول اللہ کی شفقت رعایت اور دعا۔"

ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع انصاری
اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے
روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم بدر سے
واپس آ رہے تھے۔ راستے میں رسول اللہ
صلعم گم ہو گئے۔ آپس میں احباب نے
اعلان کیا کیا تم میں رسول اللہ موجود
ہیں۔ ٹھہر جاؤ۔ آنحضرت آ جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ
علی ابن أبی طالب فقالوا یا رسول
اللہ فقدناک قال ان أبا حسن وجد
مغصا فی بطنه فتخلفت علیه أخرجه
أبو عمر ★ وعن أم عطیه قالت
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جیشا فیهم علی بن أبی طالب قالت
فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وهو رافع یدیه یقول اللهم
لا تمتنی حتی ترینی علیا أخرجه الترمذی
وقال حسن غریب وعن علی قال
کنت اذا سألت النبی صلی اللہ
علیه وسلم اعطانی واذا سکت ابتدأنی
أخرجه الترمذی وقال حسن غریب*
وعنه قال کنت شاکیا فمر بی رسول
اللہ صلی علیه وسلم وأنا أقول اللهم
ان کان أجلی قد حضر فأرحنی وان
کان متأخرا فارفع عنی وان کان
بلاء صبرنی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم کیف قلت فأعدت علیه
فضربنی برجله وقال اللهم عافه

علی علیہ السلام آنحضرت کے ساتھ تھے
احباب کہنے لگے یا رسول اللہ آپ گم ہو
گئے تھے۔ فرمایا علیؑ کے پیٹ میں تکلیف
تھی۔ تو میں نے آپ کی تیمار داری کی تھی۔
ام عطیہ نے کہا رسول اللہ نے ایک
لشکر جنگ پر روانہ کیا۔ علی علیہ السلام لشکر
کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ کو میں نے
فرماتے ہوئے سُنا۔ پالنے والے مجھے
اس وقت تک موت نہ دینا جب
تک علی کو نہ دیکھ لوں۔
حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ جب
میں رسول اللہ سے سوال کرتا تھا۔ تو
جواب دیتے میں خاموش ہو جاتا۔ تو
آپ باتیں شروع کر دیتے علی علیہ
السلام سے روایت ہے۔ مجھے تکلیف
تھی میں کہہ رہا اے پالنے والے اگر میری
موت قریب ہے۔ تو مجھے راحت دے۔
اگر ابھی دُور ہے تو مجھے خیریت دے۔
اگر اس تکلیف میں میرا امتحان مقصود
ہے۔ تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول اللہ
میرے پاس سے گزرے فرمایا کیا کہہ رہے
تھے۔ میں نے دوبارہ کہا۔ آپ نے مجھے اپنے
پاؤں سے ٹھوکر لگائی معبود اسکو خیریت عطا فرما۔

أو اشفه شجعة الشاك قال فما اشتكيت وجعي ذالك بعد أخرجه أبو حاتم ★ وعنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اياك ودعوة المظلوم فانما يسأل الله حقه وان الله لا يمنع ذا حق حقه أخرجه الخلعي ★ وعن أنس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث عليا ثم بعث رجلا خلفه وقال ادعه ولا تدعه من ورائه أخرجه الدارقطني

ذكر طروق النبي صلى الله عليه وسلم عليا ليلا يأمره بصلاة الليل

عن علي أن النبي صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة ليلا فقال الا تصلون فقلت يا رسول الله انما أنفسنا بيد الله عز وجل فاذا شاء ان يبعثنا بعثنا فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قلت

یا فرمایا۔ اس کو شفا عطا فرما پھر مجھے درد کی کبھی تکلیف نہ ہوئی۔ علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ قیامت کے روز خدا تعالیٰ اس کے بارے میں پوچھے گا اللہ تعالیٰ حقدار کا حق نہیں روکتا۔ انس نے کہا۔ رسول اللہ نے علی کو کہیں بھیجا۔ ایک آدمی کو آپ کے پیچھے بھیجا فرمایا آپ کو جلد لاؤ۔ آپ کو پیچھے سے ڈرانا نہیں۔

رسول اللہ کا ایک رات علی کے پاس آنا اور آپ کو نماز شب کا حکم دینا۔

علی علیہ السلام نے کہا۔ ایک رات رسول اللہ آپ کے اور جناب فاطمہ کے پاس تشریف لائے فرمایا۔ نماز کیوں نہیں پڑھتے عرض کیا ہماری جان اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ جب وہ چاہتا ہے۔ کہ ہم اٹھیں ہم اٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ بات کہی تو رسول اللہ واپس تشریف لے گئے

ذلك فسمعته وهو مد بر ليضرب
فخذه ويقول وكان الانسان اكثر
شيء جدلا أخرجه مسلم والترمذي
والنسائي ★ وفي رواية انه قال
قوما فصليا ثم رجع الى منزله فلما
مضى هوي من الليل رجع فلم
يسمع لنا حسا فقال قوما فصليا
فقمت وأنا أعرك عيني فقلت ما نصلي
الا ما كتب لنا الحديث أخرجه
أبو القاسم في الموافقات

ذكر كسوة النبي صلى الله عليه وسلم عليا ثوب حرير

عن علي عليه السلام قال
كساني رسول الله صلى الله عليه
وسلم حلة سيراء فخرجت بها فرأيت
الغضب في وجهه فشققتها بين
نسائي أخرجاه ★ وفي أفراد مسلم
عنه ان أكيدر دومة اهدى الى
النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير
فأعطاه عليا وقال شققه خمرا بين

آپ واپس جا رہے تھے۔ ران پر
ہاتھ مارتے تھے۔ فرماتے تھے۔ انسان
بڑا جھگڑالو ہے۔ ایک روایت میں
ہے کہ آپ نے دونوں سے فرمایا۔
اٹھو اور نماز پڑھو۔ پھر اپنے گھر
تشریف لے گئے۔ جب رات کا کچھ
حصہ گزرا تو آپ پھر تشریف لائے۔
ہم نے آپ کے آنے کی آہٹ تک نہ سنی۔
فرمایا۔ اٹھو اور نماز پڑھو۔ میں
اٹھا لیکن میری آنکھ میں تکلیف تھی
عرض کیا جو نماز ہمارے مقدر میں لکھی ہے
ہم وہی پڑھیں گے۔

نبی کریم کا علی کو ریشمی لباس پہنانا

علی علیہ السلام نے کہا مجھے آنحضرت
نے ریشمی لباس پہنایا میں پہن کر باہر نکلا
میں نے رسول اللہ کے چہرے پر آثار ناراضگی
ملاحظہ کئے۔ (خود پہنانے کے بعد ناراض
ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی) میں نے
اس کو اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ آپ نے
کہا دومہ کے اکیدر نے رسول اللہ کے پاس ریشم
کا کپڑا ہدیہ کے طور بھیجا۔ آپ نے وہ دیئے
دیا کر فاطمہ نامی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

الفواطم ★ وعنه قال اهدى لرسول
الله صلى الله عليه وسلم حلة مسيرة
بحرير لما سداها و اما لحمتها فبعث
النبي صلى الله عليه وسلم بها الى
فقلت يا رسول الله ما أصنع بها
قال لا ارضى لك شيأ و اكره لنفسي
اجعلها خمرا بين الفواطم فشققت
منها اربعة أخمرة خمارا لفاطمة بنت
أسد أم علي وخمارا لفاطمة بنت محمد
صلى الله عليه وسلم وخمارا لفاطمة
بنت حمزة وذكر فاطمة أخرى
نسيتها أخرجه ابن الضحاك

ذكر تعميمه اياه صلى الله عليه وسلم بيده

عن عبد الاعلى بن عدي
النهرواني ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم دعا عليا يوم
غدير خم فعممه وارخى
عذبة العمامة من خلفه

علی علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ کو
ریشم سے بنا ہوا جوڑا کسی شخص نے
بطور ہدیہ دیا۔ اس کو آنحضرت
نے میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو
کس کام میں لاؤں فرمایا جو چیز
میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ وہ
تمہارے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔
فواطم میں دوپٹے بنا کر تقسیم کر دو۔
میں نے اس کے چار دوپٹے بنائے
ایک فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ کو ایک
فاطمہ بنت محمدؐ کو ایک فاطمہ بنت
حمزہ کو ایک اور فاطمہ کو دیا جس کا نام میں بھول گیا۔
بھول دیا۔

رسول اللہ کا اپنے ہاتھ سے علی کو عمامہ باندھنا۔

عبد اللہ علی بن عدی نہروانی نے
کہا۔ رسول اللہ نے غدیر خم کے روز علی
علیہ السلام کو بلا کر عمامہ باندھا۔
اور اس کا شملہ آپ کے پشت کی طرف
کر دیا۔

ذكر الزجر عن الغلو فيه

عن علي السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيك مثل من عيسى عليه السلام أبغضته يهود حتى بهتوا أمه وأحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزلة التي ليس بها ثم قال يهلك في رجلان محب مفرط يما ليس في مبغض يحمله شنآني على أن يبهتني ★ أخرجه أحمد في المسند

وعنه قال ليحبني أقوام حتى يدخلوا النار في حبي وليبغضني أقوام حتى يدخلوا النار في بغضي أخرجه أحمد في المناقب

(شرح) بهتوه - أي كذبوا عليه من البهت الكذب وقول الباطل - والشنآن مهموز بالتحريك بالفتح والاسكان وتعبير همزه كالفتح البغض تقول منه شنئته شنآ بالفتح الشين

علی کے بارے میں غلو کرنے سے روکنا

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا تمہاری مثال عیسےٰ علیہ السلام کی طرح ہے عیسےٰ سے یہودیوں نے بغض رکھا آپ کی ماں پر بہتان باندھا نصارا نے آپ سے محبت کی۔ آپ کو اس مقام پر لے گئے جس کے آپ اہل نہیں تھے پھر فرمایا میرے بارے میں دو آدمی گمراہ ہوں گے ایک وہ شخص جو مجھ سے زیادہ محبت کرے گا میرے متعلق وہ بات کہے گا جو مجھ میں موجود نہیں ہو گی۔ دوسرا مجھ سے بغض رکھنے والا اس کو میری دشمنی مجھ پر بہتان باندھنے کے درپے لے جائے گی۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا مجھے لوگ دوست رکھیں گے۔ میری دوستی ان کو دوزخ میں لے جائیگی اور ایک قوم مجھ سے بغض رکھے گی۔ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے وہ بھی دوزخ میں جائے گی۔

ذكرها وضعها وشناً وشناتا بالتحريك والاسكان كما تقدم قاله الجوهري ★ وعن السدي قال قال علي اللهم العن كل مبغض لنا وكل محب لنا غال أخرجه أحمد في المناقب

سدی نے کہا کہ علی علیہ السلام نے کہا اے معبود جو شخص ہم لوگوں سے بغض رکھے۔ اس پر اور ہر اس شخص پر جو ہمیں ہماری حد سے زیادہ دوست رکھے لعنت فرما۔

ذكر احراق علي قوما اتخذوه إلها دون الله عز وجل

علیؑ کا ایک قوم کو جلا دینا

عن عبيد بن شريك العامري عن أبيه قال أتي علي بن أبي طالب فقيل ان ههنا قوما على باب المسجد يزعمون انك ربهم فدعاهم فقال لهم ويلكم ما تقولون قالوا أنت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ويلكم انما أنا عبد مثلكم آكل الطعام كما تأكلون وأشرب مما تشربون ان أطعت الله أثابني ان شاء وان عصيته خشيت أن يعذبني فاتقوا الله وارجعوا فأبوا فطردهم

عبید بن شریک عامری نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ مسجد کے دروازے پر کچھ لوگ موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ ان کے رب ہیں۔ آپ نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو میرے بارے کیا کہتے ہو۔ کہنے لگے آپ ہمارے رب۔ خالق اور رازق ہیں فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو میں تمہاری طرح ایک بندہ ہوں میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح تم کھاتے ہو اور اس طرح پیتا ہوں جس طرح تم پیتے ہو اگر میں خدا کی اطاعت کروں گا اگر وہ چاہے گا تو مجھے ثواب دے گا۔ اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ وہ مجھے عذاب دے گا۔ خدا سے توبہ کرو اور رجوع کرو انہوں نے [illegible]

فلما کان من الغد غدوا علیه فجاء قنبر فقال واللہ رجعوا یقولون ذالك الکلام فقال ادخلهم علی فقالوا له مثل ما قالوا وقال لهم مثل ما قال الا انه قال انکم ضالون مفتونون فابوا فلما ان کان الیوم الثالث اتوه فقالوا له مثل ذالك القول فقال واللہ لئن قلتم لأقتلنکم باخبث قتلة فابوا الا ان یتموا علی قولهم فخد لهم اخدودا بین باب المسجد والقصر واوقد فیه نارا وقال انی طارحکم فیها او ترجعون فابوا فقذف بهم فیها خرجه المخلص الذهبی وتهدیدهم محمول علی الاستتابة واحراقهم مع النهی عنه محمول علی رجاء رجوعهم او رجوع بعضهم

آپ نے ان کو بھگا دیا۔ دوسرے روز پھر صبح کو آ گئے۔ قنبر حضرت کی خدمت میں آیا عرض کیا وہ لوگ پھر آ گئے ہیں۔ خدا کی قسم پھر وہی بات کی جو پہلے روز کی تھی۔ آپ نے وہی پہلے والی بات فرمائی صرف اور اتنا کہا تم گمراہ ہو اور بھٹکے ہوئے ہو۔ انہوں نے آپ کی نصیحت نہ مانی تیسرے روز پھر آ گئے وہی رٹ لگائی۔ فرمایا اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے تو میں تمہیں بری طرح قتل کر دوں گا وہ اپنی بات پر اڑے رہے حضرت نے ان کے لئے مسجد کے دروازے اور قصر کے درمیان خندقیں کھود ڈالیں۔ اور اس میں آگ جلوائی۔ فرمایا توبہ کرو ورنہ میں تمہیں آگ میں پھینک دوں گا۔ اپنی ضد پر قائم رہے۔ حضرت نے انہیں آگ میں جھونک دیا۔

ذکر شبهه بخمسة من الانبیاء علیهم السلام فی مناقب لهم

"فضائل میں پانچ انبیاء کی مانند ہونا۔"

عن ابی الحمراء قال قال

ابو الحمراء نے کہا۔ کہ رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم من
اراد ان ينظر الى آدم في علمه والى
نوح في فهمه والى ابراهيم في حلمه
والى يحيى بن ذكريا في زهده والى
موسى بن عمران في بطشه فلينظر
الى علي بن ابي طالب اخرجه القزويني
الحاكمي ★ وعن ابن عباس رضي الله
عنهما ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال من اراد ان ينظر الى ابراهيم
في حلمه والى نوح في حكمه والى
يوسف في جماله فلينظر الى علي
بن ابي طالب خرجه الملاء في سيرته

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جو شخص آدم کا علم، نوح کا فہم، ابراہیم
کا حلم، یحییٰ بن ذکریا کا زہد اور موسیٰ
بن اور موسیٰ بن عمران کا بطش دیکھنا
چاہے۔ اس کو علی بن ابی طالب کی طرف
دیکھنا چاہیئے۔ صرف اکیلے علی میں یہ
تمام صفات موجود ہیں۔ ابن عباس رض
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ابراہیم کا حلم، نوح کا
حکم اور یوسف کا جمال دیکھنا چاہے۔
اس کو علی کی طرف دیکھنا چاہیئے۔

ذكر رؤيته جبريل وكلام جبريل له عليهما السلام

عن علي قال دخلت على رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو مريض
فاذا راسه في حجر رجل احسن
ما رأيت من الخلق والنبي صلى
الله عليه وسلم نائم فلما دخلت
عليه قال ادن الى ابن عمك فانت

آپ کا جبرئیل کو دیکھنا اور اس سے کلام کرنا۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیمار تھے
آپکا سر ایک شخص کی گود میں تھا ایسا
خوبصورت شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا
تھا۔ رسول اللہ سوئے ہوئے تھے جب میں
اس کے قریب گیا۔ تو انہوں نے کہا اپنے ابن عم کے

أحق به مني فدنوت منهما فقام
الرجل وجلست مكانه فقال
النبي صلى الله عليه وسلم فهل تدري
من الرجل قلت لا بأبي وأمي قال
النبي صلى الله عليه وسلم ذاك
جبريل كان يحدثني حتى خف عني و
جعي وتمت ورأسي في حجره أخرجه
أبو عمر محمد اللغوي * وعن ابن
عباس رضي الله عنهما وقد ذكر
عنده علي قال الكم لتذكرون
رجلا كان يسمع وطه جبريل
فوق بيته أخرجه أحمد في المناقب

قریب ہو جاؤ۔ تم مجھ سے زیادہ اس بات کے
حق دار ہو۔ میں دونوں کے قریب ہو گیا۔
میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ آنحضرت نے فرمایا
جانتے ہو یہ شخص کون تھا۔ عرض کیا
میرے ماں باپ قربان میں نہیں جانتا
فرمایا یہ جبرائیل تھے۔ مجھ سے باتیں
کر رہے تھے۔ میرا سر آپ کی گود میں تھا۔
حتیٰ کہ میرے سر کا درد ختم ہو گیا۔ ابن عباس
نے کہا۔ کہ میرے پاس علی کا ذکر ہوا۔
میں نے کہا تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو۔
جس کے گھر کی چھت پر جبرائیل
ہوتے تھے اور آپ سورۃ طٰہٰ
سنتے تھے۔

ذكر ان النظر اليه عبادة

علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے

عن عائشة رضي الله عنها
قالت رأيت أبا بكر يكثر النظر الى
وجه علي فقلت يا أبة رأيتك تكثر
النظر الى وجه علي فقال يا بنية
سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول النظر الى وجه علي
عبادة أخرجه ابن السمان في

عائشہ نے کہا کہ میں نے ابوبکر کو علی کے
کے چہرے کی طرف زیادہ نظر کرتے ہوئے
دیکھا عرض کیا ابا جان آپ علی کے
چہرے کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں۔
فرمایا۔ بیٹی اس کی وجہ یہ ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرماتے سنا علیؓ کے چہرے کی طرف
دیکھنا عبادت ہے۔

الموافقة ★ وعنها قالت كان اذا
دخل علينا علی و أبي عندنا لایمل
النظر اليه فقلت له یاأبة انك
لتدیمن النظر الى علی فقال یابنية
سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم يقول النظر الى علی عبادة
أخرجه المخجندی ★ وعن عبد الله
بن مسعود قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم النظر الى
وجه علی عبادة أخرجه أبو الحسن
ألحربی ★ وعن عمار بن العاص
مثله أخرجه الابهری ★ وعن
معاذة الغفارية قالت كان لی
أنس بالنبي صلی الله علیه وسلم
أخرج معه في الاسفار وأقوم
علی المرضی وأداوی الجرحی فدخلت
الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم في بيت عائشة وعلی خارج
من عنده فسمعته يقول یا عائشه
ان هذا أحب الرجال الی وأكرمهم
علی فاعرفي له حقه واكرمي مثواه

عائشہ نے کہا۔ جب میرے باپ آپ اپنے اور
علی گھر میں ہوتے تو آپ برابر علی کے چہرے
کو دیکھتے رہتے تھے۔ عرض کیا باباجان
اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ آپ لگاتار علی کی طرف
ہیں۔ فرمایا۔ میری بیٹی اس کی وجہ یہ
ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کو فرماتے ہوئے سنا علی کی طرف دیکھنا
عبادت ہے۔ معاذہ غفاریہ نے کہا۔
کہ مجھے رسول اللہ صلعم سے خاص انس تھا۔
میں سفر میں آپ کے ساتھ ہوتی تھی۔
مریضوں کی خدمت اور زخمیوں کی
مرہم پٹی کیا کرتی۔ عائشہ کے گھر رسول
اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ علی علیہ
السلام جب وہاں سے اٹھ کر باہر
چلے گئے۔ تو رسول اللہ صلعم فرمانے
لگے۔ مجھے سب آدمیوں سے یہ شخص
زیادہ محبوب ہیں۔ میرے نزدیک
زیادہ مکرم ہیں۔ آپ کا مرتبہ
جانو اور آپ کی عزت کیا
کرو۔

فلما ان جرى بينها بين علي بالبصرة
ماجرى رجعت عائشة الى المدينة
فدخلت عليها فقلت لها يا أم
المؤمنين كيف قلبك اليوم لبعد
ما سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول لك فيه ما قال
قالت يا معاذة كيف يكون قلبي
لرجل كان اذا دخل علي وأبي
عندنا لايمل من النظر اليه فقلت
له يا أبة إنك لتديمن النظر الى
علي فقال يا بنية سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول
النظر الى وجه علي عبادة أخرجه
الخجندى * وعن جابر رضي
الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعلي عد
عمران بن الحصين فانه مريض
فأتاه وعنده معاذ وابو هريرة
فأقبل عمران يحد النظر الى علي
فقال له معاذ لم تحد النظر اليه
فقال سمعت رسول الله صلى الله

جنگ جمل میں عائشہ اور علی
کے درمیان جو بات ہوئی۔ اس کے بعد جب
عائشہ مدینہ میں آئیں تو میں اس کے
پاس گئی۔ کہا۔ آج آپ کے دل کا کیا حال
ہے حالانکہ آپ علیؑ کے بارے میں رسول
اللہ کا پیغام سن چکی تھیں مجھ سے
کہنے لگیں میرے دل میں ایسے شخص کے بارے
میں کیا ہونا چاہیئے جب علیؑ ہمارے
پاس آتے میرے والد میرے گھر میں ہوتے
تو آپ لگاتار علیؑ کی طرف دیکھتے رہتے
ہیں۔ فرمایا میری بچی اس کی وجہ یہ ہے۔
کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا علیؑ
کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا
عمران بن حصین کی عیادت کرو۔ جو مریض
تھے۔ علی علیہ السلام تشریف اس کے پاس
پہلے سے معاذ اور ابو ہریرہ بیٹھے ہوئے تھے
عمران نے علیؑ کی طرف گہری نگاہ سے
دیکھنا شروع کیا۔ معاذ نے اس سے
کہا کہ کیوں گہری نظر سے علیؑ کی طرف
دیکھ رہے ہیں۔ کہا میں نے رسول اللہ کو
فرماتے ہوئے سنا۔ علیؑ کی

عليه وسلم يقول النظر الى علي عبادة
قال معاذ وأنا سمعته من رسول
الله صلى الله عليه وسلم وقال ابو
هريرة وأنا سمعته من رسول الله
صلى الله عليه وسلم أخرجه ابن أبي
الفرات ★ وعن ابن لعلي بن أبي
طالب انه قيل له وقد أدام النظر
الى وجه علي مالك تديم النظر اليه
قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول النظر الى وجه علي
عبادة أخرجه أبو الخير الحاكمي

ذكر اشتياق أهل السماء والانبياء الذين في السماء اليه

عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما مررت بسماء الا واهلها
يشتاقون الى علي بن أبي طالب
ما في الجنة نبي الا وهو يشتاق
الى علي بن أبي طالب أخرجه الملا
في سيرته

طرف دیکھنا عبادت ہے۔ معاذ
نے کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے
ہوئے سنا۔ ابوہریرہ نے کہا۔ میں نے
رسول اللہ کو فرماتے سنا تھا۔
علی بن ابی طالب کے ایک فرزند
نے کہا۔ کہ مجھ سے کسی شخص نے پوچھا۔
تم علی کی طرف برابر کیوں دیکھتے ہو۔ میں
نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔
علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

آسمان پر رہنے والے انبیاءؑ اور اہل آسمان علیؑ کو دیکھنے کے مشتاق ہیں

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔
معراج کی رات جس آسمان سے میرا گزر ہوا۔
وہ علی کی زیارت کے مشتاق تھے۔
جنت میں جو بھی رہتا تھا۔ وہ علیؑ
کی زیارت کا مشتاق تھا۔

ذکر انه من خیر البشر

عن عقبة بن سعد العوفي قال دخلنا على جابر بن عبد اللّٰه وقد سقط حاجباه على عينيه فسألناه عن علي قال فرفع حاجبيه بيده فقال ذاك من خير البشر أخرجه أحمد في المناقب۔

"علیؑ خیر البشر ہیں"

عقبہ بن سعد عوفی نے کہا کہ میں جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے ابرو آپ کی دونوں آنکھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے علیؑ کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے اپنی ابروں کو اٹھاتے ہوئے فرمایا۔ آپ بہترین انسان ہیں۔

ذکر مباهاة اللّٰه عز وجل به حملة العرش

عن ابن عباس رضي اللّٰه عنهما ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم صف المهاجرين والانصار صفين ثم أخذ بيد علي والعباس فمر بين الصفين فضحك صلى اللّٰه عليه وسلم فقال له رجل من اليث ضحكت يا رسول اللّٰه فداك أبي وأمي قال هبط علي جبريل عليه السلام بأن اللّٰه باهى بالمهاجرين والانصار أهل

"اللہ تعالیٰ کا حاملان عرش سے علیؑ کے ذریعہ فخر کرنا"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے مہاجر انصار کی صفیں بنائیں۔ علیؑ اور عباس کے ہاتھ کو پکڑ کر صفوں کے درمیان چلنے لگے رسول اللہ ہنسے اور ایک شخص نے آپ کے ہنسنے کا سبب پوچھا۔ فرمایا کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مہاجر اور انصار کے ذریعے ایمان والوں سے فخر کرتا ہے۔

السموات العلا وباهی بی ربك يا علی ربك يا عباس حملة العرش أخرجه أبو القاسم في فضائل العباس۔

اے علی میری اور تیری اے عباس تیری وجہ سے حاملان عرش سے فخر کرتا ہے۔

ذكر اخبار المصطفى صلى الله عليه وسلم بأنه مغفور له

ان اخبار کا ذکر کہ آپ مغفور ہیں۔

عن علی علیہ السلام قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الا أعلمك كلمات اذا قلتهن غفر الله لك مع انك مغفور لك لا إله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله العلى العظيم لا اله الا الله رب السموات السبع ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين أخرجه أحمد والنسائی وأبو حاتم وأخرجه ابن الضحاك وزاد لبعد الحمد لله رب العالمين ★ اللهم اغفر لی اللهم ارحمنی اللهم اعف عنی انك غفور رحيم أو عفو غفور وقال ان رسول الله صلى الله

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے وہ کلمات کیوں نہ تعلیم کروں اگر ان کو پڑھو گے تو بخش دیے جاؤ گے۔ حالانکہ آپ بخشے ہوئے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین ابن ضحاک نے رب العالمین کے بعد یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں۔ اے معبود بخش دے مجھ پر رحم فرما اے معبود مجھے معاف فرما بے شک تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یا درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

عليه وسلم علمني هؤلاء الكلمات

ذكر علمه وفقهه

وقد تقدم في ذكر اعلميته مطلقا واعلميته بالسنة وانه باب دار العلم وان احدا من الصحابة لم يكن يقول سلوني غيره واحالة جمع من الصحابة عليه تقدم معظم احاديث هذا الذكر وعن علي عليه السلام قال قلت يا رسول الله اوصني قال قل ربي الله ثم استقم فقلت ربي الله وما توفيقي الا بالله عليه توكلت واليه انيب قال ليهنك العلم ابا الحسن لقد شربت العلم شربا اخرجه ابن البختري والرازي وزاد ونهلته نهلا ومعنى نهلته هنا شربته وكرر لاختلاف اللفظ ونحو ذلك قول الشاعر

الطاعن الطعنة يوم الوغى
ينهل منها الاسل الناهل

فرمایا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کلمات کی تعلیم دی۔

آپ کے علم اور فقہ کا ذکر

آپ کی علمیت مطلق اور علمیت بالسنہ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ آپ علم کے گھر کا دروازہ ہیں صحابہ میں سے کسی شخص نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ تمام صحابہ مشکل مسائل کے حل کی خاطر آپ سے رجوع کرتے تھے۔ اس بات کی بڑی بڑی احادیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا یہ کہو کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس بات پر ثابت قدم رہو۔ میں نے کہا۔ میرا رب اللہ ہے۔ میری توفیق نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ اس پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا اے ابو الحسن آپ کو علم مبارک ہو۔ آپ نے علم کو پوری طرح حاصل کیا ہے

قال أبو عبيد الناهل هنا بمعنى الشارب
وإذا جاز في اسم الفاعل جاز في
الفعل وكان قياسه أن يقول
نهلت منه نهلا لأنه إنما يتعدى
بحرف الجر أي رويت منه ريا
ويجوز أن يكون الناهل في البيت
بمعنى العطشان وهو من الاضداد
يطلق على الريان والعطشان
وهو أنسب لأنه أكثر شربا ويكون
ينهل منه أي يشرب * وعن أبي
الزهراء عن عبد الله قال علماء
الارض ثلاثة عالم بالشام وعالم
بالحجاز وعالم بالعراق فأما عالم
الشام فهو أبو الدرداء وأما عالم
اهل الحجاز فهو علي بن أبي طالب
وأما عالم العراق فأخ لكم وعالم
اهل الشام وعالم العراق يحتاجان
الى عالم اهل الحجاز وعالم أهل
الحجاز لا يحتاج اليهما أخرجه
الحضرمي ويريد والله أعلم بالعالم
هنا الاعلم ويكون أعلم من كان في

ابو الزہراء نے کہا۔ کہ عبداللہ نے کہا۔ زمین
پر عالم صرف تین ہیں۔ ایک عالم شام میں
ایک عراق میں ایک مدینہ میں موجود
ہے۔ شام کا عالم ابو داؤد ہیں۔
مدینہ کے عالم علی ابن ابی طالب ہیں۔
عراق کا عالم تمہارا بھائی ہے۔
شام اور عراق کے عالم دونوں کے
دونوں عالم مدینہ کے محتاج ہیں۔
مدینہ کا عالم ان کا محتاج
نہیں ہے۔ حضرمی نے کہا خدا کی
قسم عالم سے مراد اعلم ہیں یعنی
بڑے عالم مراد ہیں۔ جو تینوں
مقامات پر سب سے زیادہ علم
والے ہوں۔ عبداللہ کی مراد بھی
ہے۔ وہ علی علیہ السلام ہیں جب
یہ بات ثابت ہوگئی۔ کہ مدینہ
کا عالم شام اور عراق
کے عالم سے بڑا ہے۔
وہ حضرت علی کی ذات ہے
اس سے واضح ہوا۔ کہ
آپ اعلم تھے۔ سب سے
بڑے عالم۔

كل موضع ذلك المذكور وان جاز
ان يكون بالحجاز من هو أعلم من
عالمي الشام والعراق دون علي والله
أعلم ★ وعن عبد الله بن عياش
الزرقي وقد قيل له أخبرنا عن هذا
الرجل علي بن أبي طالب فقال ان لنا
أخطارا واحسابا ونحن نكره أن
نقول فيه ما يقول بنو عمنا قال كان
علي رجلا تلعابة يعني مزاحا وكان
اذا فزع فزع على ضرس من حديد
قال قلت وما ضرس من حديد قال
قراءة القرآن وفقه في الدين وشجاعة
وسماحة أخرجه أحمد في المناقب ★
وعن سعيد ابن عمرو بن سعيد بن
العاص قال قلت لعبد الله بن عياش
بن أبي ربيعة الا تخبرني عن أبي بكر
وعلي رضي الله عنهما فان أبا بكر كان
له السن والسابقة مع النبي صلى الله
عليه وسلم ثم ان الناس صاغية
الى علي فقال اي ابن أخي كان له
والله ما شاء من ضرس قاطع السطة

عبداللہ بن عیاش زرقی سے
روایت ہے۔ آپ سے کسی نے
پوچھا۔ کہ علی ابن ابی طالب کے بارے
میں ہمیں آگاہ کیجئے۔ کہا ہم لوگ
عالی نسب اور بڑے شرف
کے مالک ہیں۔
میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ
کے بارے میں کچھ کہوں جس طرح
ہمارے بنو عم نے کہا ہے۔ آپ مزاح
والے شخص تھے جب آپ بیان
فرماتے تو لوہے کی داڑھ سے بیان
فرماتے میں نے پوچھا لوہے کی داڑھ
کا کیا مطلب ہے۔ کہا اس سے مراد قرآن
مجید کی تلاوت دین میں آپ کی
سمجھ بوجھ آپ کی بہادری اور سخاوت
مراد ہے۔ سعید بن عمر بن عاص بن
عاص کا بیان ہے۔ کہ میں نے
عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے
پوچھا کہ آپ ہمیں ابوبکر اور علی
کی منزلت کے بارے میں کیوں
آگاہ نہیں کرتے کہا ابوبکر عمر رسیدہ
کے علاوہ رسول اللہ پر ایمان لائے پھر لوگ
علی کے ساتھ ہو گئے میرے بھتیجا نے کہا۔

في النسب وقرابته من رسول الله
صلى الله عليه وسلم ومصاهرته
والسابقة في الاسلام والعلم
بالقرآن والفقه والسنة والنجدة
في الحراب والجود في الماعون
كان له والله ما يشاء من ضرس
قاطع أخرجه المخلص الذهبي وعن
محمد بن كعب القرظي قال كان ممن
جمع القرآن على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو حي عثمان و
علي بن أبي طالب وعبد الله بن مسعود
من المهاجرين وسالم مولى أبي حذيفة
مولى لهم أخرجه أبو عمر ★ وعن محمد
بن قيس قال دخل ناس من اليهود
على علي بن أبي طالب فقال له صبرتم
بعد نبيكم الا خمسا وعشرين سنة
حتى قتل بعضكم بعضا قال فقال علي
قد كان صبر وخير قد كان صبر وخير
ولكنكم ما جفت أقدامكم من البحر
حتى قلتم يا موسى اجعل لنا إلها كما
لهم آلهة أخرجه أحمد في المناقب ★

آپ کا نسب بلند ہے۔ آپ رسول
اللہ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ آنحضرت
کے داماد ہیں۔ آپ سب سے پہلے اسلام
لائے ہیں۔ آپ قرآن، فقہ اور
سنت رسول کے عالم ہیں جنگ
میں بہادری کے کارنامے انجام دینے
والے ہیں غربا کی مدد کرنے میں سخی ہیں
محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زندگی میں جن مہاجرین نے
قرآن جمع کیا۔ وہ عثمان، علی،
اور عبداللہ بن مسعود ہیں۔ اور
ابوحذیفہ کا غلام سالم (تنزیل الٰہی
کے مطابق قرآن صرف حضرت علی
نے جمع کیا تھا۔ محمد بن قیس نے کہا۔
کہ کچھ یہودی علی علیہ السلام کی
خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے آپ
نے صرف پچیس سال صبر کیا پھر ایک دوسرے کو
قتل کیا فرمایا مگر صبر بھلائی پر مبنی تھا۔
مگر تم لوگوں کے سمندر کے نکلنے کے بعد
ابھی قدم خشک نہ ہوئے تھے تو موسیٰ سے
سے کہنے لگے۔ کہ جس طرح ان لوگوں
کے خدا ہیں۔ ہمارے بھی بنا دیجئے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال
ما انتفعت بکلام بعد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الا شئ کتب بہ الی علی
بن ابی طالب فانہ کتب بسم اللہ
الرحمن الرحیم ★ اما بعد یا اخی فانک
تسر بما یصل الیک مما لم یکن یفوتک
ولیسوؤک مالم تدرکہ فما نلت یا اخی
من الدنیا فلا تکن بہ فرحا وما فاتک
فلا تکن علیہ حزنا ولیکن عملک
لما بعد الموت والسلام اخرجہ
المخلص۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کلام کے بعد اگر کسی کے کلام سے
فائدہ حاصل کیا ہے۔ وہ ابن ابی
طالب کا ایک خط ہے جو آپ
نے تحریر فرمایا تھا۔ وہ یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم " میرے بھائی
جو چیز آپ کو مل جائیگی۔ اس سے تم خوش
ہو جاؤ گے اور جو چیز نہیں ملے گی اس
سے مجھے تکلیف ہوگی۔ اے بھائی
اگر دنیا میں تجھے کوئی چیز مل جائے تو
اس سے خوش نہ ہو جا۔ اگر کوئی چیز فوت
ہو جائے تو اس سے غمگین نہ ہو جا تمہارا
عمل مرنے کے بعد کے لئے ہونا چاہیئے

ذکر کراماتہ

عن الاصبغ قال اتینا مع علی
فمررنا بموضع قبر الحسین فقال علی
ھھنا مناخ رکابھم وھھنا موضع
رحالھم وھھنا مھراق دماءھم فتیۃ
من آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقتلون
بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السماء
والارض ★ وعن جعفر بن محمد عن ابیہ
قال عرض لعلی رجلان فی خصومۃ

آپ کے کرامات

اصبغ سے مروی ہے۔ ہم لوگ
علی علیہ السلام کے ساتھ اس مقام پر سے گئے
جہاں اسوقت حسین علیہ السلام کی قبر ہے آپ
نے فرمایا۔ یہاں ان لوگوں کی سواریاں
ٹھہریں گی اور اس جگہ ان کے کجاوے اتریں گے۔
اس جگہ ان لوگوں کا خون بہایا جائیگا اس
میدان میں آل محمد کے نوجوان شہید ہونگے۔
جن پر آسمان اور زمین آنسو بہائیں گے۔

فجلس في أصل جدار فقال رجل يا
أمير المؤمنين الجدار تقع فقال
له علي امض كفى بالله حارسا فقضى
بين الرجلين وقام فسقط الجدار ★
وعن الحارث قال كنت مع علي بن أبي
طالب بصفين فرأيت بعيرا من أهل
الشام جاء وعليه راكبه وثقله فألقى
ما عليه وجعل يتخلل الصفوف حتى
انتهى الى علي فوضع مشفره ما بين
رأس علي ومنكبه وجعل يحرك بجرانه
فقال علي انها والله لعلامة بيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
فجد الناس في ذلك اليوم واشتد
قتالهم ★ وعن علي بن زاذان أن
عليا حدث حديثا فكذبه رجل
فقال علي أدعو عليك ان كنت صادقا
قال نعم فدعا عليه فلم ينصرف حتى ذهب
بصره ★ وعن أبي ذر رضي الله عنه
قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
أدعو عليا فأتيت بيته فناديته فلم
يجبني فعدت فأخبرت رسول الله

حضرت دیوار کے پاس بیٹھ گئے۔
ایک شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین
دیوار آپ پر گر جائے گی۔ فرمایا۔
تم اپنا راستہ لو۔ خدا میرا نگہبان
ہے۔ آپ نے دونوں آدمیوں
کے درمیان فیصلہ کیا۔ آپ فیصلے
کر کے اٹھے اور دیوار گر پڑی۔ حارث
نے کہا میں صفین میں حضرت علی علیہ
السلام کے ساتھ تھا میں نے ایک شامی
اونٹ کو دیکھا۔ جو حضرت کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ جس پر ایک شخص سوار تھا۔
اس پر بھاری بوجھ تھا۔ اس نے
اس کو پھینک دیا۔ صفوف طے کرتا
ہوا حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔
اب آپ کے سر اور شانے میں رکھ
کر ان کو حرکت دینے لگا۔ آپ نے
فرمایا۔ خدا کی قسم یہ میرے اور رسول
کے درمیان ایک علامت ہے۔ اس
روز لوگوں نے لڑائی تیز کر دی تھی۔
علی بن زاذان نے کہا کہ علی علیہ السلام
نے ایک بات بیان کی ایک شخص نے آپ
کی بات کو جھٹلا دیا۔ فرمایا اگر میں سچا ہوں
تو تیرے خلاف بد دعا کروں۔ کہا ہاں

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی عد الیه
ادعه فانه فی البیت قال فعدت انادیه
فسمعت صوت رحی تطحن فشارفت
فاذا الرحی تطحن ولیس معها احد
فنادیته فخرج الی منشرحا فقلت له
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدعوك فجاء ثم لم ازل انظر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وینظر الی
ثم قال یا اباذر ما شأنك فقلت یارسول
اللہ عجیب من العجب رأیت رحی
تطحن فی بیت علی ولیس معها احد
یرحی فقال یا اباذر ان للہ ملائکة سیاحین
فی الارض وقد وکلوا بمعونة آل محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اخرجهن الملاء
فی سیرته واخرج احمد فی المناقب حدیث
علی بن زاذان خاصة ★ وعن فضالة
بن ابی فضالة قال خرجت مع ابی الی
ینبع عائدا لعلی وکان مریضا فقال له
ابی ما یسکنك بمثل هذا المنزل لو
هلکت لم یلك الا الاعراب اعراب
جهینة فاحتمل الی المدینة فان

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ
نے فرمایا کہ جاکر علی کو بلالو۔ میں آپ کے گھر آیا
اور آپ کو بلایا اور مجھے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔
میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
حالات سے آگاہ کیا فرمایا پھر جاؤ۔ آپ گھر
میں موجود ہیں میں نے پھر آکر آپ کو آواز
دی مجھے چکی چلنے کی آواز سنائی دی۔ اندر
جاکر دیکھا چکی چل رہی تھی لیکن چکی کو کوئی
نہیں چلا رہا تھا میں نے پھر آپ کو آواز
دی آپ خوش ہوکر باہر تشریف لائے۔ عرض کیا
آپ کو رسول اللہ بلا رہے ہیں۔ آپ آنحضرت
کے پاس حاضر ہوئے میں رسول اللہ کی طرف دیکھ
رہا تھا اور آپ میری طرف دیکھ رہے تھے۔
آنحضرت نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا
یارسول اللہ عجیب حیرانی کی بات ہے گھر
میں چکی بغیر چلانے والے کے چل رہی تھی
فرمایا اللہ تعالی کے سیر کرنے والے فرشتے موجود
ہیں جن کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ آل محمد کا
کام میں ہاتھ بٹائیں۔

فضالہ بن ابو فضالہ سے روایت ہے میں اپنے
باپ کے ساتھ ینبع کے مقام پر حضرت علی کی عیادت
کو گیا۔ میرے باپ نے عرض کیا آپ اس جگہ کیوں
قیام فرما ہیں اگر آپ فوت ہو جائیں تو آپ کی
تجہیز و تکفین جہینہ کے اعرابی کریں گے۔ آپ مدینہ تشریف لے چلیں

أصابك بها فقد رويت أصابك وصلوا
عليك وكان أبو فضالة من أهل بدر
فقال له علي إني لست بميت من وجعي
هذا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
عهد الي ان لا أموت حتى أضرب ثم تخضب
هذه يعني لحيته من هذه يعني هامته
فقتل أبو فضالة معه بصفين أخرجه
ابن الضحاك

آپ مدینہ میں تشریف لے چلیں، اگر آپ کو وہاں
آپ کو موت آگئی تو آپ کے اصحاب تجہیز و تکفین
کے امور بجا لائیں گے اور آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے
ابو فضالہ وہ صحابی ہے جو جنگ بدر میں شریک تھا
آپ نے فرمایا کہ میں اس درد سے فوت نہیں ہونگا رسول
اللہ نے مجھے آگاہ فرمایا تھا کہ میں ضرب لگنے سے مرونگا
میری داڑھی میرے سر کے خون سے خضاب ہوگی ابو
فضالہ جنگ صفین میں آپ کی طرف سے جہاد کرکے شہید ہوا

ذكر اتباعه للسنة

عن جابر رضي الله عنه حديثه
الطويل في صفة حج النبي صلى الله عليه
وسلم وفيه أن عليا قدم من اليمن ببدن
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا
قلت حين فرضت الحج فقال قلت اللهم
إني أهل بما أهل به رسولك صلى الله عليه
وسلم أخرجاه * وعن علي عليه السلام
قال رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
قام فقمنا وقعد فقعدنا يعني في الجنازة
أخرجه مسلم * وعن أبي ساسان حصين
بن المنذر قال شهدت عثمان بن عفان وقد
أتي بالوليد وقد شرب الخمر فقال يا علي

آپ کا سنت کی پیروی کرنا

جابر رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں رسول اللہ
کے حج کی صفت بیان کرتے ہیں، علیؑ یمن سے
رسول اللہ کے قربانی کے جانور لیکر آئے آنحضرت
نے آپ سے کہا کہ جب حج فرض ہوگا تو اس وقت کیا
کہو گے، عرض کیا میں کہوں گا "اے معبود میں اس طرح
تیری تسبیح کرتا ہوں جس طرح تیرا رسولؐ تسبیح کرتا ہے
علی علیہ السلام نے کہا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ کو
دیکھا، آپ کھڑے ہوتے تو ہم کھڑے ہوگئے آپ
بیٹھ گئے تو ہم بیٹھ گئے، یعنی نماز جنازہ کے وقت
ابو ساسان حصین بن منذر نے کہا کہ میں عثمان بن
عفان کے پاس گیا، آپ کے پاس ولید کو لایا گیا جس
نے شراب پی تھی، عثمان نے علیؑ سے کہا اٹھو اور
اس کو کوڑے لگاؤ، آپ نے امام حسن علیہ السلام سے

قم فاجلده فقال علی قم یا حسن فاجلده
فقال الحسن ولی حارها من تولی قارها
فکأنه وجد علیه فقال یا عبد الله بن جعفر
قم فاجلده فجلده وعلی یعد حتی بلغ أربعین
فقال أمسك ثم قال جلد رسول الله
صلی الله علیه وسلم أربعین وابوبکر
أربعین وعمر ثمانین وکل سنة وهذا
أحب إلی أخرجه مسلم * وعن أبی
مطر البصری قال رأیت علیا اشتری
ثوبا بثلاثة دراهم فلما لبسه قال الحمد
لله الذی رزقنی من الریاش ما أتجمل
به فی الناس وأواری به عورتی ثم قال
هکذا سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم أخرجه فی المناقب * وعن علی انه
کان یقول إنی لست بنبی ولا یوحی إلی
ولکن أعمل بکتاب الله وسنة نبیه ما
استطعت فما أمرتکم من طاعة الله
فحق علیکم طاعتی فیما احببتم وکرهتم أخرجه
احمد فی المناقب * وعنه وقد شاوره
أبوبکر فی قتال أهل الردة بعد أن
شاور الصحابة فاختلفوا علیه فقال
له ما تقول یا أبا الحسن؟ فقال: أقول
لك ان ترکت شیئا مما أخذ رسول الله

فرمایا اٹھو اور کوڑے لگاؤ۔ عرض کیا اس کام کو وہ
سرانجام دے جس نے اس کو اس بات کا عادی بنایا
آپ نے عبداللہ بن جعفر کو کوڑے لگانے کو کہا۔
جناب عبداللہ کوڑے لگانے گئے اور حضرت علیؑ گنتے
گئے، جب چالیس تک پہنچ گئے تو حضرت علیؑ نے
کہا رک جاؤ۔ فرمایا رسول اللہ اور ابوبکر نے چالیس
اور عمر نے اسی کوڑے لگانے کا حکم دیا تھا۔ یہ سب
سنت ہے۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ ابو مطر
بصری سے مروی ہے کہ علیؑ نے تین درہم میں کپڑا
خرید کر زیب تن کیا۔ اور کہا خدا کا شکر ہے
جس نے مجھے لباس عطا کیا جس کو پہن کر لوگوں
میں عزت حاصل کی اور اپنی ستر پوشی کی پھر فرمایا میں
نے اسی طرح رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے
علی علیہ السلام نے فرمایا، میں نبی نہیں ہوں جس
کو وحی ہوتی ہو۔ میں مقدور بھر کتاب خدا اور سنت
رسولؐ پر عمل کرتا ہوں۔ خدا کی طاعت کا تمہیں
حکم دیتا ہوں۔ اس پر میری طاعت تم پر واجب
ہے، خواہ تم اس کو پسند کرو یا نہ کرو۔
ابوبکر نے اہل ردہ کے بارے میں صحابہ سے
مشورہ کیا۔ انہوں نے ابوبکر کی رائے سے اختلاف
کیا، آپ نے علی علیہ السلام سے مشورہ کیا۔
فرمایا اگر رسول اللہ ان سے جو چیز لیا کرتے تھے اس
کو آپ نے چھوڑ دیا ہے تو سنت رسولؐ کے خلاف

صلى الله عليه وسلم منهم فأنت على خلاف سنة رسول الله صلى الله وسلم قال: أما أن قلت ذالا لأقاتلنهم وان منعوني عقالا أخرجه ابن اسمان وقد سبق في خصائص أبي بكر مستوفى

کام کیا ہے، کہا اگر مجھے اونٹ کا عقال دینے سے انکار کردیں تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا

ذكر شجاعته

تقدم في خصائصه في ذكر اختصاصه بدفع الراية له طرف منه وشهرته البلائه يوم بدر وأحد وخيبر واكثر المشاهد قد بلغت حد التواتر حتى صارت شجاعته معلومة لكل أحد بحيث لا يمكنه دفع ذالك عن نفسه

حديث ابن عباس في ذكر علمه متضمنا ذكر شجاعته ٭ وعن صعصعة بن صوحان قال خرج يوم صفين رجل من أصحاب معاوية يقال له كريز بن الصباح الحميري فوقف بين الصفين وقال: من يبارز؟ فخرج اليه رجل من أصحاب علي فقتله فوقف عليه ثم قال من يبارز؟ فخرج اليه آخر فقتله وألقاه على الآخرين وقال من يبارز فأحجم الناس عنه وأحب من كان في الصف الأول أن يكون في الآخر فخرج

آپ کی بہادری

آپ کے خصائص میں بیان ہوچکا ہے کہ آپ کو کئی دفعہ علم دیا گیا۔ آپنے بدر۔ احد۔ خیبر اور کئی دیگر غزوات میں بہت بڑے کارنامے انجام دیئے آپ کی بہادری تواتر کا درجہ اختیار کرگئی۔ آپ کی شجاعت کا کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔

صعصعہ بن صوحان نے کہا کہ صفین کی جنگ میں معاویہ کا ایک آدمی، جسکا نام کریز بن صباح تھا۔ دونوں صفوں کے درمیان آکر للکارنے لگا علی علیہ السلام کا ساتھی لڑنے کے لیئے نکلا، اس نے اس کو قتل کردیا پھر للکارنے لگا، دوسرا آدمی نکلا اسس کو بھی قتل کرکے پہلے آدمی پر ڈال کر کہا اور کوئی لڑنے کے لئے ہے، ؟ تیسرا آدمی نکلا اس کو بھی قتل کرکے پہلے دونوں آدمیوں کی لاشوں پر ڈال کر کہا کوئی اور لڑنے کے لیئے ہے۔ لوگ ڈر گئے، پہلی صف والے چاہتے تھے کہ وہ آخری صف میں چلے جائیں۔

على عليه السلام على بغلة رسول الله صلى
الله عليه وسلم البيضاء فشق الصفوف فلما
انفصل منها نزل عن البغلة وسعى اليه
فقتله وقال من يبارز؟ فخرج اليه رجل
فقتله ووضعه على الآخرين. ثم قال من يبارز؟
فخرج اليه رجل فقتله ووضعه على
الثلاثة ثم قال يا ايها الناس إن الله
عز وجل يقول الشهر الحرام بالشهر الحرام
والحرمات قصاص ولو لم تبدأوا
بهذا ما بدأنا ثم رجع إلى مكانه. وعن
ابن عباس رضي الله عنهما وقد سأله
رجل أكان علي يباشر القتال يوم صفين؟
فقال والله ما رأيت رجلا أطرح لنفسه
في متلف من علي ولقد كنت أراه يخرج
حاسر الرأس بيده السيف إلى الرجل
الدارع فيقتله، أخرجها الواحدي.
وقال ابن هشام حدثني من أثق به
من أهل العلم أن علي بن أبي طالب
صاح وهم محاصرو بني قريظة يا كتيبة
الإيمان وتقدم هو والزبير بن العوام
وقال والله لأذوقن ما ذاق حمزة أو لأ
فتحن حصنهم فقالوا يا محمد ننزل على
حكم سعد بن معاذ. وعن علي قال

علی علیہ السلام رسول اللہ کے سفید خچر پر سوار ہو کر
صفوں کو چیرتے ہوئے روانہ ہوئے دور جا کر
خچر سے اتر پڑے، دوڑ کر اس کو قتل کر دیا فرمایا
میرے مقابلہ میں کون آتا ہے، ایک شخص نکلا،
آپ نے اس کو قتل کر کے پہلے شخص پر ڈال دیا پھر
مقابلے کے لئے آواز دی، ایک شخص لڑنے کیلئے
نکلا آپ نے اس کو قتل کر کے پہلے دونوں پر ڈال
دیا، پھر مقابلہ کے لئے بلایا۔ ایک اور شخص آیا آپ
نے اس کو بھی قتل کر کے پہلے قتل شدہ تینوں آدمیوں
پر ڈال دیا۔ پھر فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کہتا ہے
الشہر الحرام بالشہر اگر تم نے لڑنے کی ابتدا
کی ہوتی تو ہم بالکل نہ لڑتے۔ ابن عباس نے کہا کہ
اس سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا علیؓ نے جنگ
صفین میں بذات خود جہاد کیا تھا؟ کہا خدا کی قسم
علیؓ سے زیادہ کوئی شخص اپنے آپ کو ہلاکت میں
نہ ڈالتا تھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ برہنہ سر
تھے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ایک زرہ پوش
شخص کی طرف بڑھے اور اس کو قتل کر دیا۔
ابن ہشام نے کہا ایک صاحب علم شخص نے
مجھے بتایا جس پر مجھے اعتماد ہے، کہ صحابہ بنو قریظہ
کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، علیؓ بن ابی طالب نے
بلند آواز سے فرمایا "اے گروہِ ایمان" حضرت
علیؓ اور زبیر بن عوام آگے بڑھے، حضرت علیؓ نے

قاتلت يوم بدر قتالا ثم جئت الى النبي صلى الله عليه وسلم فإذا هو ساجد يقول يا حيّ يا قيوم ففتح الله عز وجل عليه اخرجه النسائي والحافظ الدمشقي في الموافقات ۔

فرمایا یا تو میں اس چیز کا مزہ چکھوں گا، جس کا حمزہ نے مزہ چکھا تھا، یا ان لوگوں کے قلعہ کو فتح کروں گا، ہنو قریظہ نے کہا کہ یا محمدؐ ہمیں سعد بن معاذ کا حکم منظور ہے ۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے میں جنگ بدر میں جہاد کرنے کے بعد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سجدہ میں یا حیّ یا قیوم فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو فتح دی ۔

ذكر شدته في دين الله عزوجل

آپ کا خدا کے دین میں سختی کرنا

عن سويد بن غفلة قال . قال علي عليه السلام إذا حدثتكم عن رسول صلى الله عليه وسلم حديثا فوالله لئن أخر من السماء أحب إلي من أن أكذب عليه وفي رواية أن أقول عليه ما لم يقل أخرجاه ۔ وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال ، اشتكى الناس عليا يوما . فقام رسول الله فينا فخطبنا فسمعته يقول ، أيها الناس لا تشكوا عليا فوالله انه لأخشن في ذات الله عزوجل أو قال في سبيل الله أخرجه أحمد ۔

سوید بن غفلہ نے کہا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں آپ سے رسول اللہ کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں، تو اگر میں آسمان سے زمین پر گروں تو یہ میرے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ میں رسول اللہ پر جھوٹ باندھ دوں ایک اور روایت میں ہے کہ میں وہ بات کہوں جو رسول اللہ نے نہ کہی ہو ۔

ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ لوگوں نے علی کی رسول اللہ سے شکایت کی، آپ نے ہمیں خطبہ دیا، فرمایا اے لوگو! علیؓ کی شکایت نہ کرو آپ خدا کی ذات میں بہت زیادہ سخت ہیں ۔

وعن كعب بن عجرة رضي الله عنه قال ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کعب بن عجرہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا علیؓ خدا کی ذات میں بہت زیادہ سخت ہیں ۔ علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں اور اسامہ

إن علياً لخشوشن في ذات الله عزوجل

أخرجه أبو عمر

• شرح • الأخشن مثل الخشن قاله الجوهري. تقول منه خشن بالضم فهو خشن واخشوشن للمبالغة أي اشتدت خشونته

وعن علي عليه السلام قال، كنت أنطلق أنا وأسامة إلى أصنام قريش التي حول الكعبة فنأتي بالعذرات التي حول البيوت. فنأخذ كل صوابة جرد ونأتي بأيدينا ننطلق به إلى أصنام قريش فنلطخها. فيصيحون ويقولون. من فعل هذا بآلهتنا. فيظلون النهار يغسلونها بالماء واللبن أخرجه أبو القزويني الحاكمي (شرح) العذرات، جمع عذرة وهي فناء الدار

کعبہ کے باہر صحن میں جاکر گندگی اور تھوک لیکر قریش کے بتوں کو مل دیتے تھے، جب ان کو پتہ چلتا تو چلا کر کہتے ہمارے معبودوں کیساتھ کون شخص برا سلوک کر گیا، صبح کو بتوں کو پانی اور دودھ کے ذریعہ غسل دے کر صاف کرتے۔

ذكر رسوخ قدمه في الإيمان

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن علياً كان يقول في حياة النبي صلى الله عليه وسلم الله عزوجل يقول. أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم. والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولئن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم، والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولئن مات أو قتل لأقاتلن على ما قاتل عليه حتى أموت

ایمان میں آپ کے قدم راسخ تھے

ابن عباس نے کہا کہ علیؑ رسول اللہ کی زندگی میں فرمایا کرتے کہ خدا کہتا ہے کیا اگر محمدؐ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے، خدا کی قسم ہم ہدایت کے بعد الٹے پاؤں نہیں پھریں گے۔ اگر آپ مر گئے یا قتل ہو گئے میں اس بات پر جہاد کروں گا، جس پر آپ جہاد فرماتے تھے، حتیٰ کہ مر جاؤں گا۔ خدا کی قسم میں رسول اللہ کا بھائی ولی، ابن عم اور وارث ہوں، ایسا کام میرے

والله إني لأخوه ووليه وابن عمه ووارثه ومن أحق به مني؛ أخرجه أحمد في المناقب ۔ وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال. أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم لسمعته وهو يقول لو أن السموات السبع والأرضين السبع وضعت في كفه ووضع إيمان علي في كفة لرجح إيمان علي أخرجه ابن السمان والحافظ السلفي في المشيخه البغدادية والفضائلي

سوا کون کر سکتا ہے؟
عمر بن خطاب نے کہا میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر سات آسمان اور سات زمینیں ایک پلڑے میں اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں ہو تو علیؑ کا ایمان وزن میں زیادہ ہوگا۔

ذكر تعبده

تقدم في حديث ضرار في أول الفصل طرف منه ۔ وعن حارثة بن أبي وقاص عن أبيه رضي الله عنه قال. كان لعلي بيت في المسجد يتحدث فيه كما كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم أخرجه الحضرمي

آپ کی عبادت

حارثہ بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس طرح رسول اللہ کا گھر مسجد میں تھا۔ اسی طرح علیؑ کا گھر مسجد میں تھا۔ جہاں آپ عبادت کرتے تھے۔

ذكر أذكاره وأدعيته

عن جعفر الصادق قال. كان أكثر كلام علي عليه السلام. الحمد لله أخرجه الجندي ۔ وعن عبد الله بن الحارث الهمداني أن عليا كان يقول في ركوعه اللهم

آپ کے اذکار اور دعائیں

جعفر صادق علیہ السلام نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر الحمد للہ کہا کرتے تھے۔ عبداللہ بن حارث ہمدانی نے کہا علی علیہ السلام رکوع میں فرماتے "اے معبود" تیری

لك ركعت وبك آمنت، وأنت ربي
ركع سمعي وبصري ولحمي ودمي وشعري
وعظمي. تقبل مني إنك أنت السميع العليم
فإذا رفع رأسه من الركوع وأراد أن يسجد
قال: لك أركع وأسجد. وأقوم، وأقعد
وإذا سجد قال: اللهم لك سجدت. وبك
آمنت، وأنت ربي، سجد وجهي للذي
خلقه، وشق سمعه وبصره، تبارك الله
أحسن الخالقين. الحمد لله رب العالمين
ويقول بين السجدتين. اللهم اغفر لي
وارحمني واهدني وارزقني أخرجه أبو
نعق الهنائي. وعن أبي إسحاق
السبيعي عن علي عليه السلام وخرج من باب
القصر قال، فوضع رجله في الغرز فقال
بسم الله. فلما استوى على الدابة قال
الحمد لله الذي كرمنا وحملنا في البر والبحر
ورزقنا من الطيبات. وفضلنا على كثير
ممن خلق تفضيلا، سبحان الذي سخر لنا
هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون
رب اغفر لي ذنوبي إنه لا يغفر الذنوب إلا
أنت أخرجه الترمذي وأبو داود والنسائي
والحافظ في الموافقات

خاطر رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تو میرا رب ہے
میرا کان، میری آنکھ، میرا گوشت، میرا خون،
میرے بال اور ہڈی تیرا رکوع کرتی ہے تو میری
اس بات کو قبول فرما تو سننے والا اور جاننے والا ہے
جب رکوع سے سر اٹھا کر سجدہ کا ارادہ کرتے
تو فرماتے تیرے لئے رکوع کرتا ہوں اور تیرے
لئے سجدہ کرتا ہوں اور تیری خاطر اٹھتا بیٹھتا
ہوں، جب سجدہ میں جاتے تو فرماتے معبودا!
تجھے سجدہ کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں، تو
میرا رب ہے، میرا چہرہ اس کو سجدہ کرتا ہے
جس نے اس کو پیدا کیا، میری سماعت اور بصارت
بھی اس کو سجدہ کرتی ہے، کس قدر برکت والا
اور بہترین پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، تمام
تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، دو سجدوں کے
درمیان فرماتے "اے معبود مجھے بخش، مجھ پر رحم
فرما، مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عنایت
فرما"۔

علی علیہ السلام جب گھر سے نکل کر گھوڑے
کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو فرماتے بسم اللہ
جب پشت پر بیٹھ جاتے تو فرماتے خدا کا شکر
ہے جس نے ہمیں بزرگی دی، خشکی اور سمندر
کی سیر کرائی، بہت سی مخلوق پر فضیلت دی
پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارا

مطلع کیا، حالانکہ یہ ہماری جنس سے نہیں ہے
ہم خدا کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں، پالنے
والے میرے گناہ بخش، ان کو تیرے سوا کوئی
نہیں بخش سکتا۔"

ذکر صدقته

عن علی علیه السلام قال. رأیتنی
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم، وإنی
لأربط الحجر علی بطنی من الجوع. وإن
صدقتی الیوم لأربعون ألفا. وفی روایة
وإن صدقة مالی لأربعون ألف دینار
أخرجها أحمد وربما یتوهم متوهم أن
مال علی علیه السلام تبلغ زکاته هذا القدر
ولیس کذلک ـ والله أعلم ـ فإنه رضی
الله عنه کان أزهد الناس علی ما علم
من حاله ما تقدم وما سیأتی فی ذکر زهده
فکیف یقتنی مثل هذا؛ قال أبو الحسن بن فارس
اللغوی سألت أبی عن هذا الحدیث فقال
معناه أن الذی تصدقت به منذ کان لی
مال إلی الیوم کذا وکذا ألفا. قلت وذکر
ذلک یحتمل أن یکون فی معرض التوبیخ
لنفسه یتقلل المال إلی مثل هذا بعد فقد
المال ویحتمل أن یکون فی معرض الشکر

آپ کا صدقہ

علی علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے رسول اللہ
کے ساتھ اس حالت میں دیکھتے کہ میں شدت
بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے
ہوتا تھا، حالانکہ میں چالیس ہزار کا صدقہ دیتا
ہوں۔ ایک دیگر روایت میں ہے کہ میرے
مال کا صرف صدقہ چالیس ہزار دینار ہے دونوں
احادیث کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے،
بعض لوگوں کا خیال اس طرف جاتا ہے۔ کہ آپ
کے مال کی زکواۃ اس قدر تھی، حالانکہ یہ درست
نہیں ہے، آپ بہت زیادہ تارک الدنیا شخص
تھے، اس کا ذکر عنقریب آپ کے زہد کے بارے
میں آئے گا۔

عبداللہ بن سلام کا بیان ہے کہ حضرت
بلال نے ظہر کی نماز کی اذان دی، لوگ نماز
میں مصروف ہو گئے، کوئی شخص رکوع میں تھا
اور کوئی سجدہ کر رہا تھا۔ اسی دوران سائل نے
آکر سوال کیا۔ علیؑ نے رکوع کی حالت میں سائل

على سد الخلة وعظم الاكتراث بما خرج
لله تعالى وأن إخرجه أبلغ في الزهد من
عدمه . وعن عبدالله بن سلام قال
أذن بلال بصلاة الظهر . فقام الناس
يصلون . فمن بين راكع وساجد وسائل
يسأل فأعطاه علي خاتمه وهو راكع فأخبر
السائل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ
علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم (إنما
وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين
يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون)
أخرجه الواحدي وأبو الفرج والفضائلي
ومعنى أن الولاية هنا النصرة على ما تقدم
تقريره في الخصائص . وعن جعفر بن
محمد عن أبيه . وقد سئل عن قوله تعالى
(إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا)
قال هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال . قلت إنهم يقولون . إنه علي
بن أبي طالب . فقال علي منهم . أخرجه
ابن السمان في الموافقة . وعن ابن
عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى
(ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما
وأسيرا) قال . أجر علي نفسه يسقي نخلا
بشيء من شعير ليلة حتى أصبح فلما

کو اپنی انگوٹھی عطا فرمائی، سائل نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے آگاہ
کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت
انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا.......
کی تلاوت فرمائی۔ بس تمہارا حاکم اللہ تعالیٰ اس
کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں
نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ
دیتے ہیں۔ جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں، آپ سے انما ولیکم اللہ و
رسولہ والذین امنوا ... کے بارے میں دریافت
کیا گیا تو فرمایا اس سے مراد اصحاب رسول ہیں
میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں اس سے مراد
علی بن ابی طالب ہیں، فرمایا علی ان میں شامل
ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت
" وہ لوگ جو خدا کی محبت میں مسکین، یتیم اور
قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں،" کی تفسیر میں فرمایا کہ
علی نے صبح سے لیکر شام تک کھجوروں کی
آبیاری کے عوض کچھ جو لینے کی مزدوری کی
صبح کو جو لئے اور ان کو پیس کر تین حصے کر لئے
ایک حصہ کا حریرہ (بغیر گھی کے آٹا) پکا کر تیار
کیا، مسکین یتیم نے سوال کیا، اس کو کھلا
دیا، پھر دوسرے حصہ کو تیار کیا، مسکین یتیم
نے سوال کیا اس کو کھلا دیا، پھر تیسرے

أصبح قبض الشعير فطحن منه فجعلوا
منه شيئاً يأكلوه يقال له الحويرة (دقيق
بلا دهن) فلما تم إنضاجه أتى مسكين
فسأل فأطعموه إياه ثم صنعوا الثلث الثاني
فلما تم إنضاجه أتى يتيم مسكين فسأل
فأطعموه إياه. ثم صنعوا الثلث الثالث فلما
تم إنضاجه أتى أسير من المشركين
فأطعموه إياه وطووا يومهم. فنزلت
وهذا قول الحسن وقتادة أن الأسير
كان من المشركين. قال أهل العلم، وهذا
يدل على أن الثواب موجود فيهم وإن
كانوا من غير أهل الملة. وهذا إذا
أعطوا من غير الزكاة والكفارة

وقال سعيد بن جبير. الأسير المحبوس
من أهل القبلة ذكره الواحدي وعن
جعفر بن محمد عن أبيه أن عمر اقطع عليا
ينبع. ثم اشترى أرضا إلى جنب قطعته
فحفر فيها عينا. فبينما هم يعملون فيها إذا
تفجر عليهم مثل عنق الجزور من السماء فأتى
على فبشر بذلك. فقال بشروا الوارث. ثم
تصدق بها على الفقراء والمساكين وابن
السبيل وفي سبيل الله للقريب والبعيد
في السلم والحرب ليوم تبيض وجوه وتسود

حصہ کو تیار کیا، مشرک قیدی نے سوال کیا اس
کو کھلا دیا۔ سب گھر والے بھوکے رہ گئے یہ
آیت نازل ہوئی۔ یہ حسن اور قتادہ کا قول ہے
قیدی مشرک تھا۔ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر زکواۃ
اور کفارہ کے مال کے علاوہ غیر مذہب کو صدقہ
دیا جائے تو اس کا ثواب ملتا ہے، سعید بن
جبیر نے کہا قیدی مسلمان تھا، محمدؒ بن جعفر اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے علیؓ کو
ایک چشمہ دیا، حضرتؓ نے اس کے پہلو میں کچھ
زمین خرید کر چشمہ کھودا، جب لوگ چشمہ کھود رہے
تھے تو ان پر آسمان سے اونٹ کی گردن کی مانند
کوئی چیز نمودار ہوئی، علیؓ تشریف لائے آپ کو اس
کی بشارت دی گئی، فرمایا تمہیں خوش حالی کی
بشارت ہو، پھر آپ نے فقرا مساکین، مسافر، خدا
کی راہ میں، قریب اور بعید کو صلح اور جنگ میں
چشمہ تصدق کر دیا، اس روز کے لیے جس دن
چہرے سفید ہوں گے اور سیاہ ہوں گے
(فرمایا) تاکہ اس کے ذریعے خدا میرے چہرے
کو آگ سے اور آگ کو میرے چہرے سے دور
کرے۔

وجوه. ليصرف الله بها وجهي عن النار وليقي
النار عن وجهي أخرجه ابن السمان في الموافقة

ذكر فكه رهان ميت بتحمل دين عنه

عن علي ابن أبي طالب قال: كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم إذا أتي بجنازة لم يسأل
عن شيء من عمل الرجل ويسأل عن دينه
فإن قيل عليه دين كف عن الصلاة عليه
وإن قيل ليس عليه دين صلى عليه، فأتي
بجنازة فلما قام يكبر سأل صلى الله عليه
وسلم أصحابه هل على صاحبكم دين؟ قالوا
ديناران. فعدل صلى الله عليه وسلم وقال
صلوا على صاحبكم. فقال علي: هما علي بريء
منهما. فتقدم صلى الله عليه وسلم فصلى
عليه ثم قال لعلي جزاك الله خيرا. فك الله
رهانك كما فككت رهان أخيك، إنه
ليس من ميت إلا وهو مرتهن بدينه
ومن يفك رهان ميت فك الله رهانه
يوم القيامة فقال بعضهم: هذا لعلي خاصة
أو للمسلمين عامة؟ فقال بل للمسلمين عامة
أخرجه الدارقطني، وأخرجه أيضا،
عن أبي سعيد، وفيه، فقال علي أنا ضامن
لدينه. وأخرجه الحاكمي عن ابن عباس

میت کو قرض سے آزاد کرنا
قرض اپنے ذمہ لے لینا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ آتا تو آپ میت
کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے بلکہ اس
کے قرض کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر
کہا جاتا کہ اس پر قرض ہے تو آپ نماز جنازہ نہیں
پڑھتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ اس کے ذمے
کوئی قرض نہیں ہے تو آپ نماز جنازہ پڑھتے
تھے، آپکے پاس ایک جنازہ لایا گیا جب
تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو صحابہ سے
پوچھا۔ تمہارے صاحب پر قرض تو نہیں ہے
عرض کیا دو دینار قرض ہے، آپنے جنازہ نہ
پڑھا، فرمایا اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو، علی
علیہ السلام نے عرض کیا قرض کے دو دینار
میں اپنے ذمہ لیتا ہوں پھر آپ آگے بڑھے اور
جنازہ پڑھا، علی سے فرمایا خدا تمہیں جزائے
خیر عطا کرے، اللہ تعالیٰ تمہیں آزاد کرے
جس طرح تم نے اپنے بھائی کو آزاد کیا ہے، جو
میت قرض میں گروی ہو کوئی شخص اس کو

قرض سے رہائی دلائے خدا اس کو قیامت
کے دن رہائی دے گا۔ بعض نے کہا یہ خصوصیت
صرف علیؑ کے لئے ہے یا عام مسلمان اس میں
شامل ہیں، فرمایا بلکہ عام مسلمان اس میں شامل
ہیں، ابو سعید نے کہا کہ علیؑ نے عرض کیا کہ میں
اس شخص کے قرض کا ضامن ہوں۔

ذکر أنه كان من أكرم الناس على عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی اسحاق السبیعی قال: سألت
أكثر من أربعين رجلا من أصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم من كان أكرم الناس
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟
قالوا الزبير وعلي رضي الله عنهما أخرجه
الفضائلی

علیؑ رسول اللہؐ کے زمانہ میں سب سے زیادہ باعزت تھے

اسحاق سبیعی نے کہا کہ میں نے اصحاب رسول
کے چالیس آدمیوں سے زیادہ اشخاص سے
دریافت کیا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں سب سے
زیادہ عزت والے کون تھے، انہوں نے کہا کہ
زبیر اور علیؑ تھے۔

ذكر زهده

تقدم في صدر الفصل حديث ضرار
وفيه طرف منه . وعن عمار بن ياسر
رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لعلي إن الله قد زينك
بزينة لم يزين العباد بزينة أحب منها
هي زينة الأبرار عند الله: الزهد في

حضرتؑ کا زہد

عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا
خدا نے آپ کو ایک ایسی زینت سے مزین کیا
جو کسی اور کو مزین نہیں کیا، یہ خدا کے نزدیک
نیک لوگوں کی زینت ہے، آپ کو دنیا میں
زہد عطا کیا۔ دنیا تم سے کوئی چیز نہ لے گی اور

الدنيا. فجعلك لا ترزأ من الدنيا ولا
ترزأ الدنيا منك شيئاً ترضى بهم أتباعا
ويرضون بك إماما. أخرجه أبو الخير الحاكمي
(شرح) ترزأ تعيب والرزء المصيبة
ووهب لك، أي أدام ومنه دله
الدين واصباء .

وعن علي عليه السلام قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا علي، كيف أنت إذا
زهد الناس في الآخرة ورغبوا في الدنيا
وأكلوا التراث أكلا لما وأحبوا المال حبا
جما واتخذوا دين الله دغلا ومال الله دولا؟
قلت أتركهم وما اختاروا وأختار الله
ورسوله والدار الآخرة، وأصبر على
مصيبات الدنيا وبلواها حتى ألحق بكم
إن شاء الله تعالى. قال صدقت اللهم
افعل ذلك به. أخرجه الحافظ الثقفي
في الاربعين. وعن علي بن أبي ربيعة أن
علي بن أبي طالب جاءه ابن التياح فقال يا
أمير المؤمنين، امتلأ بيت المال من صفراء
وبيضاء فقال: الله اكبر. فقام متوكئا على
ابن التياح حتى قام على بيت المال وأمر فنودي
في الناس، فأعطى جميع ما في بيت المال للمسلمين
وهو يقول يا صفراء يا بيضاء غري غيري.

نہ تم دنیا سے کچھ لوگے، تمہارے پلے ہیں
مساکین باندھ دیئے ہیں، تم ان سے ان کے
اتباع پر خوش ہو اور وہ تمہارے امام ہونے پر
راضی ہیں۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ اس وقت
تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگ آخرت کو
چھوڑ کر دنیا کو اختیار کریں گے، میراث کے
مال کو خوب کھائیں گے، مال و دنیا کو بہت
پسند کریں گے، دینِ خدا کو بازیچۂ طفلاں
بنا دیں گے، مال و دولت کے حصول میں
غرق ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا میں ان
لوگوں کو چھوڑ دوں گا، میں خدا اور اس کے
رسولؐ کے رستے پر چلوں گا۔ اور آخرت کو اختیار
کروں گا۔ میں دنیا کی مصیبتوں اور آزمائشوں
پر صبر کروں گا۔ حتیٰ کہ آپ سے مل جاؤں۔
انشاء اللہ تعالیٰ۔

آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آپ نے سچ کہا، اے
معبود علیؑ کو اس رتبہ پر فائز فرما۔

علی بن ابی ربیعہ نے کہا علی علیہ السلام کی
خدمت میں ابن تیاح آیا۔ عرض کیا، یا
امیر المومنین مال خانہ سونے چاندی سے
بھر گیا ہے، فرمایا " اللہ اکبر" ابن تیاح کا

هاء و هاء، حتى ما بقي فيه دينار و لا درهم ثم أمر بنضحه و صلى فيه ركعتين. أخرجه أحمد في المناقب. والملاء و صاحب الصفوة

و أخرج أحمد من طريق آخر و الفضائلي معناً عن أبي صالح السمان، و لفظه: رأيت عليا دخل بيت المال فرأى فيه شيئاً، فقال لا أرى هذا ههنا و بالناس إليه حاجة فأمر به فقسم، و أمر بالبيت فكنس و نضح فصلى فيه. أو قال فيه يعني نام. و في رواية عند أحمد فصلى فيه رجاء أن يشهد له يوم القيامة و أخرجها القلعي

(شرح) نضحه: أي رشه. قوله هاء وهاء، أي هاك. وهاك. وقال الخطابي أصحاب الحديث يروونه: ها وها ساكن الألف، والصواب مدها وفتحها لأن أصلها هاك. فحذفت الكاف وعوضت منها المدة والهمزة يقال للواحد ها وللاثنين هاؤما وللجميع هاؤم وغير الخطابي يجيز فيه السكون على حذف العوض ويترل مترلة ها التي للتنبيه. وعن أبي السوار قال: رأيت عليا اشترى ثوبين غليظين فخير قنبر في أحدهما. أخرجه أحمد و صاحب الصفوة، وقد تقدم في ذكر اتباعه للسنة

سہارا لیے بیت المال میں آئے، مال دینے کا لوگوں میں اعلان کرایا۔ تمام مال مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا اور کہا اے سونا، اے چاندی کسی اور کو دھوکا دینا، بیت المال کا تمام مال تقسیم فرمایا، ایک دینار اور ایک درہم تک کوئی چیز باقی نہ رکھی، بیت المال میں جھاڑو دیکر چھڑکاؤ کرادیا، اس میں دو رکعت نماز پڑھی

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ علی علیہ السلام بیت المال میں تشریف لائے اس میں مال ملاحظہ فرمایا، فرمایا اس کو یہاں نہیں رہنا چاہیئے، اس کی مسلمانوں کو ضرورت ہے لوگوں میں مال تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ جھاڑو دلایا، پانی چھڑکوایا، نماز پڑھی، اس میں سو گئے،

احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ نماز اس لئے ادا فرمائی تاکہ قیامت کے روز بیت المال اس بات کی گواہی دے۔

ابو سوار سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو دیکھا، آپ نے دو موٹے کپڑے خرید کئے اور قنبر سے فرمایا، ان میں سے ایک تم چن لو، پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ نے تین درہم میں ایک کپڑا خرید فرمایا۔

عبداللہ بن ابی ہذیل سے روایت ہے کہ میں

إنه اشترى ثوبا بثلاثة دراهم . وعن
عبد الله بن أبي الهذيل قال: رأيت عليا
خرج وعليه قميص غليظ رازي إذا قمصه
بلغ الظفر، وإذا أرسله صار إلى نصف
الساعد وعن الحسن بن جرموز عن أبيه
قال: رأيت علي بن أبي طالب يخرج من
مسجد الكوفة وعليه قطريتان مؤتزر
بواحدة، مرتديا بالاخرى وإزاره إلى
نصف الساق وهو يطوف بالأسواق ومعه
درة . يأمرهم بتقوى الله عز وجل وصدق
الحديث وحسن البيع والوفاء بالكيل والميزان
أخرجهما القلعي .

(شرح) القطر: والقطرية ضرب من البرده

وعن أبي سعيد الازدي قال: رأيت
عليا في السوق وهو يقول: من عنده قميص
صالح بثلاثة دراهم ؟ فقال رجل: عندي
فجاء به فأعجبه فأعطاه ثم لبسه فإذا هو
يفضل عن أطراف أصابعه، فأمر به فقطع
ما فضل عن أصابعه أخرجه الإمام في سيرته
وأخرج صاحب الصفوة معناه عن فضل بن سلمة
عن أبيه، ولفظه : إن عليا اشترى قميصا
ثم قال : اقطعه لي من ههنا من أطراف
الأصابع ، وفي رواية لبسه فإذا يفضل

نے علی علیہ السلام کو دیکھا۔ کھدر کی قمیض
پہنے ہوئے، جب اُسے کھینچتے تو ناخن تک جب
چھوڑ دیتے تو کلائی تک پہنچ جاتی تھی۔

حسن بن جرموز اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ سے
نکلتے ہوئے دیکھا آپ نے دو چادریں زیب
تن کر رکھی تھیں، ایک چادر کو باندھ رکھا تھا اور
دوسری کو شانۂ اقدس پر ڈال رکھا تھا، جو
چادر باندھ رکھی تھی وہ نصف پنڈلی تک جاتی
تھی، بازاروں کا طواف فرماتے اور آپ کے
ہاتھ میں کوڑا تھا۔ لوگوں کو پرہیز گاری، صدق
مقال، بیع تولنے اور ناپنے کا حکم دیتے تھے

ابو سعید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے
علی علیہ السلام کو سر بازار فرماتے ہوئے سُنا
کہ آیا کسی شخص کے پاس کوئی ایسی قمیض ہے، جو
ٹھیک ہو اور اس کو تین درہم میں فروخت
کرے ایک شخص نے عرض کیا، ایسی قمیض
میرے پاس موجود ہے، حضرت اس کے ساتھ
چل پڑے، آپ نے قمیض کو پسند فرمایا، اس
شخص نے قمیض دے دی، آپ نے جب زیب
تن کی تو وہ انگلیوں کی پوروں سے بڑھ جاتی تھی
جس قدر انگلیوں کی پوروں سے بڑھ جاتی تھی آپ
نے اس کے کاٹ دینے کا حکم دیا۔

عن أطراف أصابعه فأمر يقطع ما فضل عن أطراف الأصابع • وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال: اشتری علی بن أبی طالب قمیصا بثلاثة دراهم وهو خلیفة • وقطع کمه من موضع الرسغین • وقال الحمد لله الذی هذا من ریاشه أخرجه السلفی •

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ علی علیہ السلام نے خلیفۃ المسلمین ہوتے ہوئے صرف تین درہم میں قمیص خرید فرمائی اس کی آستین کو کہنیوں سے کاٹ دیا۔ فرمایا خدا کا شکر ہے اللہ تعالیٰ نے یہ عمدہ لباس عطا فرمایا ہے۔

(شرح) الرسغ: موصل الوظیف من الرجل والید. تسکین سینه وتحرك بانهم کالیسر والعسر، والوظیف: مستدق الذراع والساق من الخیل والإبل ثم استعمل الرسغ فی الآدمی اتساعا والریش والریاش: اللباس الفاخر، کالحرم والحرام واللبس واللباس

وعن أبی بحر عن شیخ قال: رأیت علی علی إزارا غلیظا ثمنه خمسة دراهم، وقد اشتراه بخمسة دراهم، قال: رأیت معه دراهم مصرورة، قال هذه بقیة نفقتنا من ینبع • وعن علی بن ربیعة قال: کان لعلی امرأتان، فکان إذا کان یوم هذه اشتری لحما بنصف درهم، وإذا کان یوم هذه اشتری لحما بنصف درهم • وعن ابن أبی ملیکة قال: لما أرسل عثمان إلی علی فی العاقیب وجده مؤتزرا بعباءة محتجزا بعقال وهو یهنأ بعیرا له

ابو بحر ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو ایک موٹی چادر پہنے ہوئے دیکھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی میں نے آپ کے پاس چند درہم دیکھے فرمایا ہمارے چشمہ کی آمدنی سے خرچ کے لئے ہمارے پاس یہی درہم رہ گئے ہیں۔

علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام کے پاس دو بیویاں تھیں جس کی باری کا دن ہوتا۔ آپ اس کی خاطر نصف درہم کا گوشت منگواتے تھے،

ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ عثمان نے ایک شخص کو عاقیب میں علی علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا۔ اس شخص نے جا کر آپ کو

(شرح) یهنأ: أی یطلیه بالهناء القطران

وعن عمر بن قيس قال: قيل لعلي
يا أمير المؤمنين لم ترقع قميصك؟ قال
يخشع القلب ويقتدي به المؤمن. وعن
زيد بن وهب ان الجعد بن بعجة عاتب
عليا في لبوسه. فقال: ومالك واللبوس؟
ان لبوسي هذا أبعد من الكبر، وأجدر ان
يقتدي به المسلم. وعن عدي بن ثابت
ان عليا أتي بالفالوذج فلم يأكله. وعن
حبة العرني ان عليا أتي بالفالوذج فوضع قدامه
فقال والله إنك لطيب الريح حسن اللون
طيب الطعم، ولكني أكره ان أعود نفسي
مالم تعتده. وعن أم سليم ـ وقد سئلت
عن لباس علي ـ قالت: كان لباسه الكرابيس
السنبلانية. وعن الضحاك بن عمير
قال: رأيت قميص علي أبي طالب الذي أصيب
فيه كرابيس سنبلاني، ورأيت أثر دمه
فيه كأنه دردي. أخرج من حديث
أبي سعيد الازدي إلى هنا أحمد في
المناقب

دیکھا کہ آپ نے اپنی عبا کو بطور چادر باندھ
رکھا تھا۔ اس کے اوپر عقال کو کسا ہوا تھا
اونٹ پر تارکول مل رہے تھے۔

عمر بن قیس سے روایت ہے کہ کسی نے
علی علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ چھوٹی قمیض
کیوں پہنتے ہیں؟ فرمایا خشوع قلب کی خاطر
اور مومن اس کی پیروی کرے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ
جعد بن بعجہ نے علی علیہ السلام سے آپ کے
لباس پر اعتراض کیا، فرمایا تم میرے لباس
کے درپے کیوں ہو گئے، یہ ایسا لباس ہے
جو تکبر کرنے سے دور رکھتا ہے، یہ ایسا ہے
کہ مسلمان کو اس کی نقل کرنی چاہیئے، عدی
بن ثابت سے مروی ہے کہ علی علیہ السلام
کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا۔ آپ نے
کھانے سے انکار کر دیا۔

حبۃ العرنی سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام
کے آگے فالودہ رکھا گیا، آپ نے فالودہ سے
فرمایا۔ تیری خوشبو اچھی، تیرا رنگ خوبصورت
کھانے میں لذیذ، لیکن میں اس بات کو ناپسند
کرتا ہوں کہ تجھے کھانے سے اپنے نفس کو عادی
بناؤں، جس کی اس کو عادت نہیں ہے۔

ام سلیم سے مروی ہے کہ مجھ سے کسی نے

علیؑ کے لباس کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا لباس موٹا سنبلانی تھا۔ ضحاک بن عمیر سے مروی ہے کہ میں علی علیہ السلام کو قمیص پہنے ہوئے دیکھا جس میں کرباس سنبلانی ملا ہوا تھا۔ جس میں خن لگا ہوا تھا۔

ذكر ما كان فيه من ضيق العيش مع استصحاب الصبر الجميل

عن علي عليه السلام قال: أصبت شارفا من مغنم بدر، وأعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم شارفا، فأنختها عند باب رجل من الأنصار أريد أن أحمل عليهما إذخرا وأبيعه وأستعين به على وليمة فاطمة، ومعي رجل صائغ من بني قينقاع وحمزة بن عبد المطلب في البيت، وقينة تغنية فقالت ألا يا حمز للشرف النواء فثار إليهما بالسيف فجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وأخذ من أكبادهما قال فنظرت إلى أمر فظعني فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه زيد بن حارثة فخرجت معه حتى قام على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره وقال، هل أنتم

آپ کا تنگی کی زندگی میں صبر جمیل سے کام لینا

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھے جنگ بدر کے مال غنیمت میں ایک بوڑھی اونٹنی دستیاب ہوئی، اور رسول اللہؐ نے بھی مجھے ایک بوڑھی اونٹنی عنایت فرمائی، میں نے ان دونوں کو انصار کے ایک شخص کے دروازے پر بٹھا دیا۔ میرا خیال تھا کہ میں ان کو مال تجارت کے کام میں لاؤں گا، یا ان کو فروخت کر کے ان کی قیمت جناب فاطمہؑ کے ولیمہ پر خرچ کروں گا۔ میرے ساتھ بنو قینقاع کا صائغ آدمی تھا حمزہ بن عبد المطلب گھر میں موجود تھے اور مغنیہ گانا گا رہی تھی اور کہہ رہی تھی "اے صاحب شرف حمزہ" اس نے تلوار لیکر دونوں اونٹنیوں کے دانت کاٹ دیئے، دونوں کے پہلو کو قطع کیا اور ان کے جگر نکال لیے۔ جب میں

إلا أعبد آبائي؛ فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه زيد بن حارثة فخرجت معه حتى قام على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره وقال: هل أنتم إلا أعبد آبائي؛ فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر عنه. متفق على صحته. وعنه قال جعت بالمدينة جوعا شديدا فخرجت أطلب العمل في عوالي المدينة، فإذا أنا بامرأة قد جمعت مدرا فظننتها تريد بله. فأتيتها فعاطيتها كل دلو بتمرة فمددت ستة عشر ذنوبا حتى مجلت يدي ثم أتيتها فقلت بكلتي يدي هكذا بين يديها. وبسط اسماعيل راوي الحديث يديه جميعا. فعدت لي ست عشرة تمرة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته. فأكل معي منها وقال لي خيرا ودعا لي. أخرجه أحمد وصاحب الصفوة والفضائل.

(شرح) عوالي المدينة: أعاليها وهي منازل معروفة بها عاطيتها يجوز أن يكون من قولهم هو يعطيني بالتشديد ويعاطيني إذا كان يخدمك ويجوز أن يكون من المعاطاة المناولة فكل واحد منهما أخذ يد صاحبه على ذلك إذا عاقده عليه، وإن لم يوجد أخذ اليد حسا. والذنوب: الدلو الملأى ماء وقال ابن السكيت: فيها ماء ما قرب من ملئها يؤنث ويذكر ولا يقال لها وهي فارغة ذنوب وجمعه في القلة أذنبة والكثير ذنائب مثل قلائص

نے یہ دیکھا، آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس زید بن حارثہ موجود تھے آنحضرتؐ حمزہ کے پاس آئے، میں ساتھ تھا، آپؐ ناراض ہوئے حمزہ نے سر اٹھا کر کہا تم کون ہوتے ہو میں اپنے باپ دادا کے طریقہ پر چلتا ہوں۔ آنحضرتؐ واپس چلے آئے اور اس کو کچھ نہ کہا۔ علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے مدینہ میں سخت بھوک سے دوچار ہونا پڑا۔ میں عوالی مدینہ کی طرف کام کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ ایک عورت کے پاس آیا، جس نے مٹی جمع کر رکھی تھی جس کو پانی سے بھگونا چاہتی تھی، اس نے مجھے ایک مشک پانی لانے کے عوض میں ایک کھجور دینا طے کی میں نے سولہ مشکیں پانی کی بھریں، جس سے ہاتھ زخمی ہو کر کام کرنے سے جواب دے گئے میں عورت کے پاس آیا اس نے مجھے سولہ کھجوریں دیں، جن کو لیکر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو تمام واقعہ سے آگاہ کیا، آپ نے میرے ساتھ کھجوریں تناول فرمائی اور میرے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

وقلائص و مجلات: تنفطت بين العمل

وعن سهل بن سعد أن علي بن أبي
طالب دخل على فاطمة والحسن والحسين
يبكيان فقال: ما يبكيهما؟ قالت: الجوع،
فخرج علي فوجد دينارا في السوق فجاء إلى
فاطمة فأخبرها، فقالت: اذهب إلى فلان
اليهودي فخذ لنا به دقيقا، فجاء إلى اليهودي
فاشترى به دقيقا فقال اليهودي: أنت ختن
هذا الذي يزعم أنه رسول؟ قال نعم قال فخذ
دينارك ولك الدقيق فخرج علي حتى جاء
به فاطمة فأخبرها فقالت: اذهب إلى
الجزار فخذ لنا بدرهم لحما، فذهب فرهن
الدينار بدرهم على لحم، فجاء به فعجنت
ونصبت وخبزت وأرسلت إلى أبيها،
فجاءهم، فقالت: يا رسول الله أذكر لك،
فإن رأيته حلالا أكلنا وأكلت، من شأنه
كذا وكذا، فقال: كلوا بسم الله، فأكلوا، فبينما هم
مكانهم إذا غلام ينشد الله والإسلام الدينار
فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعي له،
فسأله فقال: سقط مني في السوق. فقال النبي
صلى الله عليه وسلم: يا علي اذهب إلى الجزار،
فقل له إن رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لك: أرسل إلي بالدينار ودرهمك

سہل بن سعد نے کہا علیؑ فاطمہ سلام اللہ
علیہا کے پاس تشریف لائے حسنؑ اور حسینؑ رو
رہے تھے، فاطمہؑ سے فرمایا یہ کیوں روتے ہیں
عرض کیا بھوک کی وجہ سے۔

علی علیہ السلام باہر تشریف لائے بازار میں
ایک دینار پایا جس کو لیکر فاطمہؑ کے پاس آئے
اور آپ کو اس بات سے آگاہ کیا، سیدہ
نے عرض کیا فلاں یہودی کے پاس تشریف لیجاکر
آٹا خرید لاؤ، یہودی نے کہا آپ اس شخص کے
داماد ہیں جو کہتا ہے کہ میں خدا کا رسولؐ ہوں فرمایا
ہاں ایسا ہی ہے، یہودی نے کہا دینار بھی لے
جاؤ اور آٹا بھی، آپ آٹا لیکر فاطمہؑ کے پاس
آئے اور تمام حالات سے آگاہ کیا، عرض کیا قصاب
کے پاس جاکر ایک درہم کا گوشت خرید لاؤ۔
آپ گوشت خرید لائے، سیدہ نے گوشت پکایا
اور روٹیاں تیار کیں، اپنے باپ کو بلوایا عرض
کیا، یا رسول اللہؐ میں آپ سے واقعہ عرض کرتی ہوں
اگر اس کا کھانا حلال ہے تو ہم کھائیں گے۔
فرمایا خدا کا نام لیکر کھاؤ، سب نے مل کر کھانا کھایا
ابھی آپ حضرات بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک غلام
نے خدا اور اسلام کی قسم دیکر کہا کہ میرا دینار
گم ہو گیا ہے، آنحضرتؐ نے غلام کو بلوایا، اس
سے دینار کے گم ہونے کا واقعہ پوچھا، عرض کیا

على. فأرسل به فدفع إليه - أخرجه أبوداود

وعن أسماء بنت عميس عن فاطمة
بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاها يوما فقال
أين ابناي؟ يعني حسنا وحسينا. قالت: قلت
أصبحنا وليس في بيتنا شيء نذوقه. فقال علي
أذهب بهما. فإني أتخوف أن يبكيا عليك
وليس عندك شيء، فذهب بهما إلى فلان
اليهودي. فوجه إليه رسول الله صلى الله
عليه وسلم فوجدهما يلعبان في مشربة. بين
أيديهما فضل من تمر، فقال: يا علي ألا
تقلب ابني قبل أن يشتد الحر عليهما؟ قال
فقال علي: أصبحنا وليس في بيتنا شيء فلو
جلست يا رسول حتى أجمع لفاطمة تمرات؟
فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي
ينزع لليهودي كل دلو بتمرة حتى اجتمع
له شيء من تمر فجعله في حجزته، ثم
أقبل فحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم
أحدهما وحمل علي عليه السلام الآخر
أخرجه الدولابي في الذرية الطاهرة

بازار میں گر گیا تھا۔ آنحضرتؐ نے علیؓ سے کہا کہ
قصاب سے جا کر کہو کہ رسول اللہ آپ سے
دینار طلب کرتے ہیں، اس کے درہم میں تم کو
ادا کروں گا۔ اس نے آپ کو دینار دے دیا۔

اسماء بنت عمیس فاطمہ بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ
ایک دن رسول اللہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس
آئے اور فرمایا میرے بیٹے یعنی حسنؓ اور حسینؓ کہاں
ہیں؟ عرض کیا صبح کو ہمارے گھر میں کھانے کی
کوئی چیز موجود نہ تھی، علی علیہ السلام نے
فرمایا، میں دونوں کو اپنے ساتھ لے جاتا
ہوں۔ کیونکہ تمہارے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے
مجھے خوف لاحق ہے کہیں تمہارے سامنے
رونے نہ لگ جائیں۔ آپ دونوں شہزادوں
کو لیکر فلاں یہودی کے پاس گئے ہیں۔ رسول اللہ
علیؓ کی طرف روانہ ہوگئے، آپ نے دونوں کو بالاخانے
میں کھیلتے ہوئے پایا، دونوں کے ہاتھوں میں
کافی کھجوریں موجود تھیں، آنحضرتؐ نے علیؓ سے
فرمایا، میرے بیٹوں کو سخت دھوپ سے پہلے گھر
نہیں لے جاؤگے؟ عرض کیا گھر میں کوئی چیز
نہیں ہے۔ یارسول اللہ اگر آپ تشریف رکھیں
تو میں فاطمہ کے لئے کھجوریں اکٹھی کر لوں، آنحضرتؐ
بیٹھ گئے، علیؓ ایک کھجور کے عوض ایک ڈول

في مسند أسماء بنت عميس عن فاطمة

(شرح) المربة . بالفتح والضم الغرفة
وحجزة الإزار : معقده وحجزة السراويل
التي فيها التكة

وعن أبي سويد المدني قال: لما
أهديت فاطمة إلى علي لم تجد عنده إلا
رملا مبسوطا ووسادة وجرة وكوزا فأرسل
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقرب امرأتك
حتى آتيك ... وذكر قصة دخوله عليه
وقد تقدمت في الخصائص * وعن علي
عليه السلام أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
لما زوجه فاطمة بعث معها بخميلة ووسادة
من أدم حشوها ليف ورحائين وسقاء وجرتين
فقال علي لفاطمة ذات يوم ، والله لقد
سنوت حتى لقد اشتكيت صدري وقد
جاء الله أباك بسبي ، فاذهبي فاستخدميه
فقالت ، والله قد طحنت حتى مجلت يداي
فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال : ما
حاجتك يا بنية ؟ قالت جئت لأسلم عليك
واستحيت أن تسأله ، ورجعت . فقالت
استحييت أن أسأله . فأتيناه جميعا فقال
علي يا رسول الله . لقد سنوت حتى اشتكيت
صدري . وقالت فاطمة : وقد طحنت حتى

پانی کا یہودی کے لیے نکالنے ، آپ نے کچھ
کھجوریں جمع کر کے شلوار کے ازار بند کے اندر
ڈال دیں ، پھر ایک شہزادہ کو رسول اللہ نے
اور دوسرے کو علیؑ نے اٹھا لیا ۔ گھر تشریف لائے)

ابو سوید مدنیؓ نے کہا کہ جب فاطمہؑ علیؑ
کے گھر میں تشریف لائیں تو آپ کے گھر میں ریت
پھیلی ہوئی تھی ، علیؑ کے پاس صرف ایک تکیہ ،
ایک گھڑا ، اور ایک پیالہ موجود تھا ،

علی علیہ السلام نے کہا کہ جب فاطمہؑ کی
رسول اللہ نے میرے ساتھ شادی کی تو فاطمہؑ کو
مندرجہ ذیل چیزیں عطا کیں ، ایک گدا ، کھجور کی
پتیوں سے بھرا ہوا ایک تکیہ ، دو چکیاں ، پانی
پینے کا پیالہ اور دو گھڑے ۔

ایک روز علیؑ نے فاطمہؑ سے کہا خدا کی قسم
پانی بھرتے بھرتے تھک گیا ہوں آپ کے
باپ کے پاس قیدی آئے ہیں ، جا کر آپ
ایک نوکر لے آؤ ، عرض کیا چکی پیستے پیستے میرے
ہاتھ جواب دے گئے ہیں رسول اللہ کے پاس آئیں
آنحضرتؐ نے پوچھا بیٹی کیوں آئی ہو ؟ عرض کیا
سلام کرنے آئی ہوں ، شرم کے مارے سوال نہ
کیا ، اور واپس آ گئی ، علیؑ سے کہا میں نے شرم
کے مارے سوال نہیں کیا ۔ دونوں آنحضرتؐ کے
پاس آئے ۔ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ پانی

مجلت يداي، وقد جاء الله بسبي وسعة فأخدمنا، قال: والله لا أعطيكما وأدع أهل الصفة تطوى بطونهم لا أجد ما أنفق عليهم، ولكن أبيعه وأنفق عليهم أثمانهم فرجعا فأتاهما صلى الله عليه وسلم وقد دخلا في قطيفتهما إذا غطت رؤسهما انكشفت أقدامهما، وإذا غطت أقدامهما انكشفت رؤسهما، فثارا فقال: مكانكما. ثم قال: ألا أخبركما بخير مما سألتماني؟ قالا: بلى، قال: كلمات علمنيهن جبريل عليه السلام، فقال تسبحان دبر كل صلاة عشرا وتحمدان عشرا وتكبران عشرا، وإذا أويتما إلى فراشكما فسبحا ثلاثا وثلاثين، واحمدا ثلاثا وثلاثين، وكبرا أربعا وثلاثين. قال علي فما تركتهن منذ علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقيل له: ولا ليلة صفين؟ قال: ولا ليلة صفين. أخرجه أحمد

(شرح) الخميلة: لعله أراد بها الطنفسة ويقال لها الخمل، وسنوت استقيت. والسانية: الناضحة التي يستقى عليها، ومجلت: تنفطت من العمل والسبي والسبا: الأسرى. قال الجوهري وقال غيره: السبي النهب وأخذ الناس

بھرنے بھرنے سے میرا سینہ زخمی ہوگیا ہے، فاطمہؑ نے عرض کیا چکی پیسنے پیسنے میرے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیدی اور مال دیا ہے، ہمیں ایک نوکر عطا فرمائیے. فرمایا میں تم کو کچھ نہیں دوں گا۔ یہ سارا مال اہل صفہ پر خرچ کروں گا، جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹ سے لگ گئے ہیں۔ دونوں واپس آگئے اور اپنے لحاف میں لیٹ گئے، اگر دونوں اپنے سروں کو چھپاتے تو پاؤں برہنہ ہوجاتے، اگر پاؤں چھپاتے تو سر برہنہ ہوجاتے. رسول اللہ تشریف لائے دونوں اٹھ کر کھڑے ہوگئے، فرمایا اپنی جگہ لیٹے رہو، کیا میں تمہیں ایک ایسی بات سے آگاہ کروں جو کہ تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا، عرض کیا، کیوں نہیں۔ فرمایا جبرائیلؑ نے مجھے کچھ کلمات تعلیم کئے ہیں۔ جن کو ہر نماز کے بعد تلاوت کرنا. دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر، جب بستر پر سونے لگو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہنا. علی علیہ السلام نے فرمایا جب سے مجھے رسول اللہ نے ان کلمات کی تعلیم دی ہے میں نے آجتک ان کی تلاوت ترک نہیں کی، کسی نے پوچھا صفین کی رات کو بھی ان کو ترک نہیں کیا، فرمایا صفین کو رات کو بھی ان کلمات کی تلاوت نہیں چھوڑی

عبيدا. وأما السبية: المرأة المنهوبة فعيلة بمعنى مفعولة وجمعه سبايا

وعنه أن فاطمة شكت ما تلقى من أثر الرحا. فأتى النبي صلى الله عليه وسلم سبي فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة فأخبرتها. فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته عائشة بمجيء فاطمة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم إلينا وقد أخذنا مضاجعنا. فذهبت لأقوم فقال: على مكانكما، فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري. فقال ألا أعلمكما خيرا مما سألتماني؟ إذا أخذتما مضاجعكما فكبرا أربعا وثلاثين وسبحا ثلاثا وثلاثين وأحمدا ثلاثا وثلاثين. فهو خير لكما من خادم. أخرجه البخاري وأبو حاتم

وعنه قال: شكت إلي فاطمة من الطحين فقلت: لو أتيت أباك فسألته خادما؟ قال: فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فلم تصادفه. فرجعت مكانها. فلما جاء أخبر فأتى وعلينا قطيفة إذا لبسناها طولا خرجت منها جنوبنا وإذا لبسناها عرضا خرجت منها أقدامنا ورءوسنا فقال: يا فاطمة أخبرت أنك جئت. فهل كانت لك

علی علیہ السلام نے کہا فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ رسول اللہؐ کے پاس قیدی آئے تو آپ آنحضرتؐ کے پاس تشریف لائیں لیکن آپ کو گھر میں نہ پاکر واپس چلی گئیں، اور بی بی عائشہ کو آگاہ فرما گئیں۔ آنحضرتؐ تشریف لائے تو بی بی عائشہ نے آپ کو آگاہ کیا آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے، ہم بستروں سے اٹھنے لگے تو فرمایا دونوں لیٹے رہو، آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی، فرمایا تمہیں ایسی بھلائی سے آگاہ کروں جس کا تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ عرض کیا کیوں نہیں فرمایا (رات کو) سونے لگو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنا یہ تمہارے لئے خادم ملنے سے بہتر چیز ہے۔

علی علیہ السلام نے فرمایا فاطمہؓ نے مجھ سے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی میں نے کہا باپ سے نوکر کیوں نہیں لے آتیں؟ آنحضرتؐ کے پاس آئیں مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ جب آنحضرتؐ آئے تو آپ کو آگاہ کیا گیا، آپ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم ایک لحاف کے اندر لیٹ چکے تھے، جب ہم اس کو طول میں اوڑھتے تو ہمارے جسم کا جنوبی حصہ برہنہ ہوتا، اگر ہم اس کو

حاجة؟ قالت: لا، قلت: بلى، شكت إلي من الطحين فقلت لو أتيت أباك فسألته خادما، فقال: أفلا أدلكما على ما هو خير لكما؟ إذا أخذتما مضاجعكما ثم ذكر معناه أخرجه أبو حاتم

وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت: جاءت فاطمة إلى النبي صلى الله عليه وسلم تشتكي أثر الخدمة وتسأله خادما، قالت: يا رسول الله لقد مجلت يداي من الرحا، أطحن مرة وأعجن مرة، فقال لها: إن يرزقك الله شيئا سيأتيك، وسأدلك على خير من ذلك إذا لزمت مضجعك فسبحي الله ثلاثا وثلاثين، وكبري الله ثلاثا وثلاثين واحمدي الله أربعا وثلاثين، فتلك مائة، فهو خير لك من الخادم. أخرجه الدولابي

عرض کے لحاظ سے اوڑھتے تو ہمارے قدم اور سر برہنہ ہو جاتے، آنحضرتؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میرے پاس آئی تھیں، کسی حاجت کی خاطر آئی تھیں، عرض کیا نہیں میں نے کہا ہاں ایک ضرورت کی خاطر آئی تھیں، چکی پیسنے کی مجھ سے شکایت کی، میں نے کہا اپنے باپ سے نوکر کیوں نہیں لاتیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہیں ایسی چیز سے کیونکر نہ آگاہ کر دوں جو نوکر سے بہتر ہو؟ جب رات کو سونے لگو تو پہلے تلاوت کرو......

ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ فاطمہؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، کام کرنے کی شکایت کی اور آنحضرتؐ سے نوکر طلب کیا، کہ چکی پیسنے سے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے ہیں۔ ایک دفعہ چکی پیستی ہوں اور ایک دفعہ آٹا گوندھتی ہوں۔ فرمایا جب بستر پر سو جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۴ مرتبہ الحمد للہ پڑھو، یہ یکصد مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر چیز ہے۔

ذكر تواضعه

تقدم في زهده طرف منه، ويأتي في ذكر ورعه طرف منه أيضا وعن

آپ کا تواضع

ابو صالح بارچہ فروش اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، علی علیہ السلام نے کھجوریں خریدیں

أبي صالح بياع الأكيه عن جده قال:
رأيت عليا اشترى تمرا بدرهم فحمله في
ملحفته، فقيل: يا أمير المؤمنين ألا نحمله
عنك؟ فقال أبو العيال أحق بحمله أخرجه
البغوى في معجمه

وعن زيد بن وهب أن الجعد بن
بعجة من الخوارج عاتب عليا في لباسه
فقال: مالكم وللباسي؟ هذا هو أبعد من
الكبر، وأجدر أن يقتدي به المسلم
أخرجه أحمد وصاحب الصفوة. وقد
تقدم في زهده، وقوله أجدر: أي
أحق وأولى، وجدير وخليق وحرى بمعنى

وعن زاذان قال: رأيت عليا يمشي في
الأسواق فيمسك الشسوع بيده فيناول
الرجل الشسع، ويرشد الضال ويعين
الحمال على الحمولة وهو يقرأ الآية تلك
الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون
علوا في الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين
ثم يقول: هذه الآية نزلت في ذي القدرة
من الناس. أخرجه أحمد في المناقب

وعن أبي مطر البصري أنه شهد
عليا أتى أصحاب التمر وجارية تبكي عند التمار
فقال: ما شأنك؟ قالت: باعني تمرا بدرهم

ان کو بچھلے میں ڈال کر اُٹھا لیا، میں نے عرض کیا
یا امیر المومنین کیا ان کو میں اٹھا سکتا ہوں؟
فرمایا عیال دار ان کے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے
زید بن وہب نے کہا کہ جعد بن بعجہ خارجی نے علیؑ
کے لباس پر اعتراض کیا، فرمایا تم میرے لباس
کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو، یہ تکبر سے دور رکھتا
ہے مسلمان کے لئے مناسب ہے کہ وہ ایسا لباس
زیب تن کرے"

زاذان سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ
السلام کو بازار میں چلتے ہوئے دیکھا، آپ
نے ہاتھ میں جوتی کا تسمہ پکڑا ہوا تھا، آدمی کو
تسمہ دے دیتے، بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھلاتے
بار بردار کی بوجھ اٹھانے میں مدد کرتے اور اس
آیت کی تلاوت فرماتے: "یہ آخرت کا گھر جسکو
ہم نے پرہیزگاروں کے لئے بنایا ہے جو زمین
میں تکبر اور فساد نہیں کرتے، عاقبت پرہیز
گاروں کے لئے ہے"

ابو مطر بصری سے مروی ہے کہ میں نے
علی علیہ السلام کو خرما فروش کے ہاں دیکھا
اور خرما فروش کے پاس ایک نوکرانی رو رہی تھی
آپ نے نوکرانی سے پوچھا کیا بات ہے؟ عرض
کیا کہ میں نے اس شخص سے ایک درہم میں یہ
کھجوریں لیں، اور میرا مالک ان کو نہیں لیتا۔

فرده مولاي، فأبى أن يقبله. فقال: يا صاحب التمر خذ تمرك وأعطها درهمها فإنها خادم وليس لها أمر. فدفع. فقال المسلمون: تدري من دفعت؟ قال: لا. قالوا أمير المؤمنين. فصب تمرها وأعطاها درهمها وقال: أحب أن ترضى عني. فقال: ما أرضاني عنك إذا أوفيت الناس حقوقهم. أخرجه أحمد في المناقب

حضرتؑ نے خرما فروش سے کہا اپنی کھجوریں لے لو اور اس کا درہم واپس کر دو، یہ نوکرانی ہے اس کے بس میں کوئی بات نہیں ہے۔ خرما فروش نے حضرت کی بات کو ٹھکرا دیا۔ مسلمانوں نے اس سے کہا جانتے ہو یہ کون شخص ہے؟ کہا مجھے علم نہیں ہے، انہوں نے کہا یہ تو امیر المومنینؑ ہیں۔ اس نے کھجوریں لیکر درہم واپس کر دیا حضرتؑ سے کہا آپ مجھ سے راضی ہو جائیں، فرمایا، میں اس وقت تک تم سے راضی نہیں ہونگا، جب تک تو لوگوں کے حقوق پورے نہیں کرے گا۔"

ذكر حيائه من النبي صلى الله عليه وسلم

عن علي عليه السلام قال: كنت رجلا مذاء فكنت أستحي أن أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته مني. فأمرت المقداد بن الأسود فقال: يغسل ذكره ويتوضأ. أخرجاه

آپ رسول اللہؐ سے حیا کرتے تھے

علی علیہ السلام نے کہا، مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی، میرے پاس رسول اللہؐ کی دختر تھیں، اس لئے یہ مسئلہ شرم کی وجہ سے آپ سے نہیں پوچھ سکتا تھا، میں نے یہ کام مقداد کے ذمہ لگایا، اس نے آنحضرتؐ سے پوچھا، فرمایا ذکر دھو کر وضو کرے۔

ذكر غيرته على النبي صلى الله عليه وسلم

عن علي عليه السلام قال: قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم: مالك تتوق قريش

نبی علیہ السلام کو احساس دلانا

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ قریش کی عورتوں

وتدعنا؟ قال: وعندكم شيء؟ قلت: نعم بنت حمزة، فقال صلى الله عليه وسلم إنها لا تحل لي إنها ابنة أخي من الرضاعة أخرجه مسلم، وقوله: تنوق: لعله بمعنى تأنق، ويجوز ذلك، أو يتخذ توقا وكنى به عن النساء

کی طرف رغبت کرتے ہیں اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیا؟ فرمایا تمہارے پاس کوئی عورت موجود ہے؟ عرض کیا، جناب حمزہؓ کی بیٹی موجود ہے، فرمایا یہ میرے لئے حلال نہیں ہے، یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

ذکر خوفه من الله عز وجل

آپ کا اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا

تقدم وصف ضلاله في أول الفصل في النثر معنى ذلك

اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

نوٹ:- یہ کتاب اہل سنت کی ہے اس کے کل مندرجات سے علماء امامیہ کو اتفاق نہیں ہے۔ اس کتاب میں بعض ایسی احادیث نقل کی گئی ہیں جو عصمت کے منافی ہیں۔ ہم ایسی احادیث کو نہیں مانتے، وہ محض تنقیصِ آلِ محمد کی خاطر بنوامیہ کی خانہ ساز کمیٹی نے وضع کی ہیں۔

ذکر ورعه

آپ کی پرہیزگاری

عن عبد الله بن الزبير قال: دخلت على علي ابن أبي طالب يوم الأضحى فقرب إلينا خزيرة، فقلت: أصلحك الله لو قربت إلينا من هذا البط، يعني الإوز، فإن الله قد أكثر الخير، فقال: يا ابن زرير سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يحل للخليفة من مال الله إلا قصعتان: قصعة

عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ میں علی علیہ السلام کی خدمت میں بقر عید کے دن حاضر ہوا، آپ نے گوشت اور آٹے سے پکا ہوا کھانا دیا، میں نے عرض کیا، خدا آپ کا بھلا کرے، اگر آپ بطخ کا گوشت کھلاتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہت نیکی دیتا، فرمایا "زبیر کے فرزند میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ

يأكلها هو وأهله وقصعة يصنعها بين
أيدي الناس. أخرجه أحمد

(شرح) الخزيرة: أن ينصب القدر
بلحم يقطع صغارا على ماء كثير فإذا نضج
ذر عليه الدقيق. وإن لم يكن فيها لحم
فهي عصيدة

وعن ابن عمر رضي الله عنهما
قال: حدثني رجل من ثقيف ان عليا
قال له اذا كان عند الظهر فرح علي
قال: فرحت اليه فلم أجد عنده حاجبا
يحجبني دونه، ووجدته وعنده قدح
وكوز من ماء، فدعا بظبية، فقلت في
نفسي: لقد أمنني حين يخرج إلى جوهرا
ولا أدري ما فيها، فإذا عليها خاتم فكسر
الخاتم. فإذا فيها سويق فأخذ منه قبضة
في القدح وصب عليه ماء، فشرب
وسقاني فلم أصبر فقلت: يا أمير المؤمنين
أتصنع هذا بالعراق وطعام العراق
أكثر من ذلك؟ فقال: والله ما أختم
عليه بخلا به ولكني أبتاع قدر ما
يكفيني، فأخاف أن يفنى فيوضع فيه
من غيره، وإنما حفظي لذلك. وأكره
أن يدخل بطني إلا طيبا. أخرجه في

کو اللہ تعالیٰ کے مال سے دو پیالے لینے چاہئیں
ایک پیالہ سے خود اور اپنے عیال کا گزارہ کرے
اور دوسرے پیالہ سے لوگوں کی تواضع کرے،

ابن عمر سے روایت ہے کہ مجھے ثقیف
کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے علی علیہ السلام نے
کہا کہ ظہر کے وقت میرے پاس آنا، میں حاضر
ہوا، کوئی دربان نہیں تھا۔ آپ کے پاس
ایک پیالہ اور پانی کا کوزہ رکھا ہوا تھا۔ اپنے
چمڑے کا تھیلا منگوایا، جو مہر شدہ تھا۔ آپ نے
مہر کو توڑا۔ اس میں ستو موجود تھا۔ اس میں سے
ایک مٹھی لیکر پیالے میں ڈال دی، اس میں پانی
ملا کر پیا اور ہمیں بھی پلایا۔

نوٹ

(آجکل کتنے مسلمان ہیں، جو علی علیہ السلام
کی سنت پر عمل کرتے ہیں.

مجھ سے نہ رہا گیا۔ عرض کیا یا امیر المومنینؑ
عراق میں ایسا کرتے ہیں. حالانکہ یہاں کھانے
پینے کی چیزیں وافر مقدار میں موجود ہیں، فرمایا
خدا کی قسم میں بخل کی وجہ سے مہر نہیں لگاتا بلکہ
اس سے اپنی ضرورت کے مطابق لیتا ہوں مجھے
اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ جب ختم ہونے لگے
تو اس میں اور نہ ڈال دیا جائے۔ اس لیے اس
کی حفاظت کرتا ہوں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ

الصفوة والملاء في سيرته

وعن ابن حيان التيمي عن أبيه قال: رأيت علي بن أبي طالب على المنبر يقول: من يشتري من سيفي هذا؟ فلو كان عندي ثمن إزار مابعته فقام إليه رجل وقال أسلفك ثمن إزار

قال عبد الرزاق: وكانت بيده الدنيا كلها إلا ماكان من الشام. أخرجه أبوعمر، وأخرج معناه بزيادة صاحب الصفوة عن علي بن الأرقم عن أبيه، ولفظه قال رأيت عليا وهو يبيع له سيفا في السوق ويقول من يشتري مني هذا السيف؟ فوالذي فلق الحبة لطالما كشفت به الكروب عن وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو كان عندي ثمن إزار مابعته

وعن هارون بن عنترة عن أبيه قال: دخلت على علي بن أبي طالب في الخورنق وهو يرعد تحت سمل قطيفة فقلت: يا أمير المؤمنين، إن الله قد جعل لك ولأهل بيتك في هذا المال، وأنت تصنع بنفسك ما تصنع؟ فقال: ما أرزؤكم من مالكم، وإنها لقطيفتي التي خرجت بها من منزلي - أو قال: من المدينة

میرے شکم میں پاک چیز داخل ہو۔

ابن حیان تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، میری یہ تلوار کون شخص خریدے گا اگر میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی تو میں اس کو ہرگز فروخت نہ کرتا، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، تہبند کی قیمت میں دیتا ہوں۔

عبد الرزاق نے کہا یہ اس وقت کی بات ہے جب شام کو چھوڑ کر تمام اسلامی سلطنت آپ کے قبضہ میں تھی۔

علی بن ارقم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو بازار میں اپنی تلوار فروخت کرتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے تھے میری یہ تلوار کون خریدے گا! قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ میں شگاف ڈالا، میں نے اس تلوار کے ذریعے بہت سی جنگیں رسول اللہ سے دور کی تھیں، اگر میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی تو میں اس کو فروخت نہ کرتا۔

ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں خورنق میں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ پرانے لحاف میں کانپ رہے تھے، عرض کیا امیر المومنین خداوند عالم نے آپ کا اور آپ کے گھر والوں کا

(شرح) السمل: الخلق. و القطيفة: دثار مخمل، والجمع قطائف وقطف أيضا كصحيفة وصحف — أرزئكم: أصيب منكم، أصيب منكم، والرزء: المصيبة والجمع أرزاء

وعن ابن مطرف قال: رأيت عليا مؤتزرا بإزار، مرتديا برداء، ومعه الدرة كأنه أعرابي بدوي، حتى بلغ سوق الكرابيس فقال: يا شيخ أحسن بيعي في قميص بثلاثة دراهم، فلما عرفه لم يشتر منه شيئا، فأتى غلاما حدثا فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ثم جاء أبو الغلام فأخبر، فأخذ أبوه درهما ثم جاء به فقال: هذا الدرهم يا أمير المؤمنين، فقال: ما شأن هذا الدرهم؟ قال: كان القميص ثمن درهمين قال: باعني رضاي وأخذ رضاه. أخرجها صاحب الصفوة، وخرج الثاني أحمد في المناقب

(شرح) الكرباس: فارسي معرب بكسر الفاء، والكرباسة أخص منه، والجمع كرابيس، وهي ثياب خشنة

وعن عمرو بن يحيى عن أبيه قال:

اس مال میں حق مقرر کیا ہے، اور آپ اپنی ذات کیساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ فرمایا میں تمہارے مال کو کوئی نقصان نہیں دینا چاہتا یہ میرا وہ پھٹا ہوا لحاف ہے جس کو لیکر میں گھر سے نکلا تھا۔ یا مدینہ سے نکلا تھا۔

ابن مطرف نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو ایک چادر باندھے ہوئے اور دوسری چادر شانے پر ڈالے ہوئے۔ ہاتھ میں کوڑا لئے ہوئے آپ دیہاتی معلوم ہوتے تھے دیکھا۔ آپ کھدر بیچنے والوں کے بازار میں تشریف لائے اور فرمایا اے شیخ مجھے تین درہم میں صرف ایک قمیض دیدو، جب دکاندار نے آپ کو پہچان لیا تو آپ نے اس سے کوئی چیز نہ خریدی۔ اور ایک لڑکے کی دکان پر آئے اس سے تین درہم میں قمیض خرید فرمائی، جب لڑکے کا والد آیا تو لڑکے نے اُسے آگاہ کیا۔ لڑکے کا والد درہم لیکر حضرتؑ کی خدمت میں آیا، عرض کیا یا امیر المومنینؑ یہ درہم لے لو، فرمایا کیوں؟ عرض کیا قمیض کی قیمت دو درہم تھی، فرمایا میں نے اپنی مرضی سے خریدی تھی۔

عمر بن یحیی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی خدمت میں گھی اور شہد کی مشکیں پیش کی گئیں، ایک روز آپ نے

أهدي إلى علي بن أبي طالب أزقاق سمن وعسل، فرآها قد نقصت، قال: فقيل له بعثت أم كلثوم فأخذت منه. فبعث إلى المقومين، فقوموا خمسة دراهم، فبعث إلى أم كلثوم: إبعثي لي خمسة دراهم أخرجه في الصفوة * وعن عاصم بن كليب عن أبيه قال: قدم على علي ابن أبي طالب مال من أصبهان، فقسمه سبعة أسباع، فوجد فيه رغيفا، فقسمه سبع كسر وجعل على كل جزء كسرة، ثم أقرع بينهم أيهم يعطى أول؛ أخرجه أحمد والقلعي

وعن الأعمش قال: كان يغذي ويعشي، ويأكل هو من شيء يجيئه من المدينة * وعن أبي صالح قال: دخلت على أم كلثوم بنت علي وإذا هي تمتشط ستر بيني وبينها، فجاء حسن وحسين، فدخلا عليها وهي جالسة تمتشط، فقالت: ألا تطعمون أبا صالح شيئا؟ قال: فأخرجوا إلى قصعة فيها مرق بحبوب، قال: فقلت تطعمون هذا وأنتم أمراء؟ قالت أم كلثوم: يا أبا صالح، كيف لو رأيت أمير المؤمنين يعني عليا، وأتي بأترج، فذهب حسين فأخذ منها أترجة فنزعها من يده ثم أمر به فقسم

ان کو ملاحظہ فرمایا جن میں آپ نے کمی محسوس کی۔ آپ سے کہا گیا کہ ام کلثوم آئی تھیں اور اس میں سے لے گئی تھیں۔ آپ نے وزن کرنے والوں کے پاس مشک بھیج دی۔ انہوں نے کہا اس میں پانچ درہم کی کمی ہے آپ نے ام کلثوم کے پاس کسی کو بھیجا کہ پانچ درہم میرے پاس بھیج دو۔

عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس اصفہان سے مال آیا۔ آپ نے اس کو سات حصوں پر تقسیم کر دیا اس میں ایک روٹی تھی اس کو بھی سات حصوں میں تقسیم فرمایا پھر آپ نے قرعہ ڈالا جس کا قرعہ نکلتا اس کو مال پہلے مل جاتا۔

اعمش نے کہا کہ حضرت علیؓ اس مال پر گزارہ کرتے جو آپ کے پاس مدینہ سے آیا کرتا تھا۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں ام کلثوم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کنگھی فرما رہی تھیں، میرے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا، حسنؓ اور حسینؓ تشریف لائے اور آپ کے پاس چلے گئے آپ نے دونوں سے فرمایا ابو صالح کو کوئی چیز کیوں نہیں کھلاتے؟ وہ پیالے میں شوربا لائے جس میں دانے ملے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا امیر ہو کر یہ چیز کھاتے ہو؟ ام کلثوم نے مجھ سے

بین الناس ؟

فرمایا - اگر امیر المومنین علی کو دیکھنے تو تجھے پتہ چلتا - ایک روز آپ کے پاس ترنج (لیموں کی قسم کا پھل) آئے - ان میں سے حسین نے ایک ترنج اٹھا لیا حضرت نے ان سے چھین لیا اور حکم دیا کہ لوگوں میں تقسیم کیا جائے -

ذکر عدله فی رعیه

تقدم فی ذکر ورعه آنفا طرف منه

وعن کریمة بنت همام الطائیة

قالت : کان علی یقسم فینا الورس بالکوفة

قال فضالة : حملنا علی العدل منه أخرجه أحمد فی المناقب

آپ کا رعیت میں انصاف کرنا

کریمہ بنت ہمام طائیہ نے کہا کہ علی علیہ السلام کوفہ میں ہمارے درمیان ورس تقسیم فرمایا کرتے تھے ، فضالہ نے کہا ہم نے آپ کی اس بات کو انصاف پر محمول قرار دیا -

ذکر تفقده احوالهم

عن أبی الصهباء قال : رأیت علی بن أبی طالب بشط الکلاء یسأل عن الأسعار

رعایا کے حالات دریافت کرنا

ابو الصہباء کا بیان ہے میں نے علی علیہ السلام کو شط الکلاء میں دیکھا آپ چیزوں کے بھاؤ دریافت فرما رہے تھے -

ذکر شفقته علی أمة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فی الجاهلیه والاسلام وتخفیف اللہ عزوجل عن الأمة بسببه

عن علی بن أبی طالب قال: لما نزلت یا أیها الذین آمنوا إذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة. قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما تری دینارا قلت: لا یطیقونه. قال: فکم؟ قلت: شعیرة قال إنك لزهید. فنزلت: أأشفقتم أن تقدموا بین یدی نجواکم صدقات... الآیة قال فبی خفف اللہ عن هذه الأمة أخرجه أبو حاتم. * وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما انه قال: ألا أخبرکم باسلام أبی ذر؟ قال، قلنا: بلی. قال: قال أبو ذر: کنت رجلا من غفار: فبلغنا أن رجلا قد خرج بمکة یزعم انه نبی، فقلت لأخی: انطلق الی هذا الرجل بمکة و ائتنی بخبره فانطلق فلقیه ثم رجع، فقلت: ما عندك؟ قال: واللہ لقد رأیت رجلا یأمر بالخیر وینهی عن الشر. فقلت: لم تشفنی من الخبر، ثم أخذت جرابا وعصا ثم أقبلت إلی مکة

آپ کا محمدؐ کی اُمت پر مہربانی کرنا، آپ کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت پر تخفیف کی

علی علیہ السلام نے فرمایا جب آیت "اے ایمان والو جب رسولؐ سے راز کی بات کرو تو صدقہ دیا کرو" نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے مجھ سے پوچھا کہ صدقہ ایک دینار ہونا چاہیے عرض کیا لوگوں میں اس قدر طاقت نہیں ہے فرمایا پھر کس قدر ہونا چاہیے، عرض کیا "ایک جو" فرمایا "تم بہت زاہد ہو" یہ آیت نازل ہوئی "أأشفقتم..... فرمایا میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت پر تخفیف کی۔

ابن عباس نے کہا کیا میں ابوذرؓ کے اسلام لانے کے بارے میں آگاہ کردوں، ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ کہا کہ ابوذرؓ نے کہا میں غفار قبیلے کا آدمی ہوں، ہمیں معلوم ہوا کہ مدینہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے اپنے بھائی سے کہا مکہ میں جا کر اس شخص کے حالات معلوم کرو، اور مجھے آگاہ کرو۔ میرا بھائی گیا اور آنحضرتؐ سے مل کر واپس آگیا میں نے اس سے آپ کے حالات معلوم کئے کہا

فجعلت لا أعرفه وأكره أن أسأل
عنه. وأشرب من ماء زمزم وأكون
في المسجد. قال: فمر بي علي. فقال: كأن
الرجل غريب؟ قال: قلت: نعم، قال:
فانطلق الى المنزل. فانطلقت معه لا
يسألني عن شيء ولا أخبره، فلما أصبحت
غدوت الى المسجد لأسأل عنه وليس
أحد يخبرني عنه بشيء، قال: فمر بي علي
فقال: أما آن للرجل أن يعرف منزله؟
قال: قلت: لا، قال: فانطلق معي، فذهبت
معه ولا يسأل أحدنا صاحبه عن شيء
حتى إذا كان اليوم الثالث فعل مثل ذلك
فأقامه علي معه، ثم قال له: ألا تحدثني؟
قال فقال: ما أمرك وما أقدمك هذه
البلد؟ قال: قلت له إن كتمت علي
أخبرتك، قال فقلت له: بلغنا انه
خرج هنا رجل يزعم أنه نبي. فأرسلت
أخي ليكلمه. فرجع ولم يشفني من الخبر
فأردت أن ألقاه. فقال: أما إنك قد
رشدت، هذا وجهي إليه فاتبعني
وادخل حيث أدخل. فإني إن رأيت
أحدا أخافه عليك قمت إلى الحائط
كأني أصلح نعلي. وامض أنت فمضى

کہ میں نے آپ کو نیکی کا حکم کرتے اور برائی
سے منع کرتے پایا ہے۔ مجھے بھائی کی بات
سے تسلی نہ ہوئی۔ میں جراب اور عصا لیکر مکہ کی
طرف روانہ ہوگیا۔ میں آنحضرتؐ کو جانتا نہ تھا
کسی دوسرے سے آپ کے بارے میں پوچھنا بھی پسند
نہیں کرتا تھا۔ چاہ زمزم کا پانی پی کر مسجد میں
آکر بیٹھ جاتا، ایک روز علی علیہ السلام میرے
پاس سے گزرے، فرمایا تم مسافر ہو؟ میں نے
عرض کیا ہاں۔ فرمایا میرے گھر چلو، میں آپ
کے ساتھ چل پڑا۔ حضرت نے کوئی بات مجھ
سے نہ پوچھی، اور نہ میں نے آپ کو کچھ بتایا
صبح کو میں پھر مسجد میں آگیا، میں نے رسول
اللہؐ کے بارے میں کسی سے نہ پوچھا اور نہ ہی
کسی شخص نے آپ کے بارے میں مجھے آگاہ کیا
پھر علی علیہ السلام کا گزر ہوا۔ فرمایا۔ اب تو تجھے
اس شخص کے گھر کے بارے میں علم ہونا چاہیئے۔
عرض کیا ابھی معلوم نہیں ہوا۔ فرمایا میرے ساتھ
چلو میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ہم نے آپس میں
کوئی بات نہ کی، تیسرے روز بھی ایسا ہی واقعہ
ہوا۔ علیؑ نے ابوذرؓ کو ساتھ لیا۔ فرمایا تم مجھ
سے بات کیوں نہیں کرتے۔ تمہارا کیا قصہ ہے
اس شہر میں کیوں آئے ہو؟ عرض کیا اگر میری
بات پوشیدہ رکھو گے تو بتاؤں گا۔ میں نے

ومضيت معه حتى دخلت معه على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له أعرض على الاسلام، فعرضه فأسلمت أخرجه البخاري

وفي الحديث قصة ذكرناها مستوعبة في مناقب العباس

عرض کیا کہ یہاں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے اپنے بھائی کو حالات معلوم کرنے یہاں بھیجا ہے، اس نے مجھے آ کر حالات سے آگاہ کیا لیکن میری تسلی نہیں ہوئی، اب میں اس شخص سے خود ملنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم نے ہدایت پائی، تم میرے ساتھ چلے آؤ۔ اگر میں نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جس سے تیرے بارے میں خطرہ لاحق ہوا تو دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی جوتی ٹھیک کرنے لگ جاؤں گا تم چلتے رہنا۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آنحضرتؐ سے کہا، آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے، آپ نے اسلام پیش کیا، میں مسلمان ہو گیا

ذكر اسلام همدان على يديه

عن البراء بن عازب قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى أهل اليمن يدعوهم إلى الاسلام، وكنت فيمن سار معه، فأقام عليهم ستة أشهر لا يجيبونه إلى شيء، فبعث النبي صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب وأمره أن يرسل خالدا ومن معه إلا من أراد البقاء مع علي فيتركه، قال البراء: وكنت مع من

آپ کے ہاتھوں قبیلہ ہمدان کا اسلام لانا

براء بن عازب کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اہل یمن کی طرف خالد بن ولید کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے روانہ فرمایا، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ خالد چھ ماہ رہا۔ مگر ایک شخص بھی مسلمان نہ ہوا۔ رسول اللہ نے علیؓ کو بھیجا اور کہا کہ خالد اور ان لوگوں کو جو خالد کے ساتھ گئے ہیں واپس بھیج دو، مگر جو لوگ علیؓ کے ساتھ رہنا چاہیں ان کو رہنے دینا۔ براء نے کہا میں علیؓ کے ساتھ رہا

عقب مع علي. فلما انتهينا إلى أوائل
اليمن بلغ القوم الخبر، فجمعوا له فصلى
علي بنا الفجر. فلما فرغ صففنا صفا واحدا
ثم تقدم بين أيدينا فحمد الله وأثنى
عليه، ثم قرأ عليهم كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم، فأسلمت همدان
كلها في يوم واحد، وكتب بذلك إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما
قرأ كتابه خر ساجدا وقال: السلام

سوا۔ جب ہم یمن میں داخل ہوئے تو لوگوں کو
اس بات کا علم ہوگیا۔ وہ حضرتؑ کی خاطر جمع
ہوگئے، علی علیہ السلام نے ہمیں صبح کی نماز
پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو ہم ایک قطار میں
کھڑے ہوگئے، آپؑ ہمارے سامنے تشریف لاکر
خدا کی حمد وثنا کے بعد اہل یمن کو رسول اللہ کا خط
پڑھ کر سنایا، سارا اہل ہمدان ایک دن میں
مسلمان ہوگیا۔ علی علیہ السلام نے خط کے ذریعہ
اس بات سے آنحضرتؐ کو آگاہ کیا۔ رسول اللہ
نے جب خط پڑھا تو سجدہ ریز ہوگئے اور دو
دفعہ فرمایا۔

"اہل ہمدان پر سلام ہو"

ذكر إثبات أفضليته بقتل الخوارج

عن عبيدة السلماني قال: ذكر علي الخوارج
فقال فيهم رجل مخدج اليد، أو مودن
اليد. لولا أن تبطروا لأخبرتكم بما وعد الله
تعالى على لسان نبيه محمد صلى الله عليه وسلم
لمن قتلهم. قال فقلت لعلي: أسمعته من
رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال
أي ورب الكعبة - ثلاثا. أخرجه مسلم

(شرح) البطر الأشر وهو شدة
المرح. تقول منه بطر بالكسر يبطر بطرا

خارجیوں کو قتل کرنے میں آپکی فضیلت

عبیدہ سلمان نے کہا کہ علی علیہ السلام نے
خوارج کا ذکر کیا۔ فرمایا ان میں سے ایک شخص
ناقص ہاتھ والا ہوگا۔ اگر تم نہ اتراتے تو میں تم
کو اس بات سے ضرور آگاہ کرتا، جبکا اللہ نے
اس شخص کے قتل کرنے والوں سے رسول اللہ
کی زبانی وعدہ کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ
میں نے علی علیہ السلام سے پوچھا کیا آپنے
اس بات کو رسول اللہ سے سنا تھا؟ آپنے
تین دفعہ فرمایا "رب کعبہ کی قسم سنا تھا"

المال. وتقول بطرك عيشك كما تقول رشدت أمرك. ومخدج اليد: ناقصها ومنه حديث الصلاة: فهي خداج. يقال خدجت الناقة إذا ألقت ولدها لغير تمام. ومودن اليد ووديّ ومودون اليد ومعناهما ناقصها أيضا، ومنه قول العرب ودنت الشيء وأودنته إذا نقصته وصغرته

وعن عبد الله بن أبي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أن الحرورية لما خرجت وهو مع علي، فقالوا: لا حكم إلا لله فقال علي: كلمة حق أريد بها باطل، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف لنا أناسا إني لأعرف وصفهم في هؤلاء، يقولون الحق بألسنتهم لا يجوز هذا منهم. وأشار إلى حلقه من أبغض خلق الله إلى الله، فيهم أسود إحدى يديه حلمة ثدي. فلما قتلهم علي عليه السلام قال: انظروا فلم يجدوا، فقال ارجعوا، فوالله ما كذبت ولا كذبت مرتين أو ثلاثا. ثم وجدوه في خربة فأتوا به حتى وضعوه بين يديه. قال عبد الله وأنا حاضر ذلك من أمرهم وقول علي فيهم. أخرجه أبو حاتم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام عبداللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ جب خوارج نے خروج کیا، تو میں علیؑ کے ساتھ تھا۔ خوارج نے کہا "حکم صرف خدا کا ہے" علیؑ نے فرمایا "یہ بات تو ٹھیک ہے مگر ان کا اس کلمہ سے مقصد باطل کی اشاعت ہے۔ رسول اللہ نے ہم سے ایسے اشخاص کی نشاندہی کی تھی جو ان لوگوں میں موجود ہیں۔ جو زبان سے حق بات کہتے ہیں مگر وہ بات ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی، ان میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سیاہ شخص ہے جس کے ایک ہاتھ پر عورت کے پستان کے سر کی مانند ایک چیز ہوگی، علیؑ نے ان کو قتل کیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا، ناقص ہاتھ والے شخص کو تلاش کرو، انہوں نے تلاش کیا، لیکن نہ پایا، فرمایا پھر تلاش کرو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی کبھی میری بات جھوٹی ثابت ہوئی۔ دوبارہ تلاش کرنے پر اس شخص کی لاش ایک ویرانہ میں مل گئی اس کی لاش کو لا کر حضرت کے سامنے رکھ دیا گیا۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے ان لوگوں کی کارروائی کو دیکھا اور حضرتؑ کے فرمان کو ان کے بارے میں سنا۔"

(شرح) الحرورية، قوم ينسبون الى
حوررا وهي بلد الخوارج، وعن زيد بن
وهب الجهني انه كان في الجيش الذي
كان مع علي بن أبي طالب الذين ساروا
الى الخوارج، فقال علي يا أيها الناس
إني سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول: يخرج من أمتي قوم يقرأون
القرآن. ليس قراءتكم إلى قراءتهم بشيء
ولا صلاتكم الى صلاتهم بشيء، ولا
صيامكم الى صيامهم بشيء يقرأون
القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم
لا تجاوز صلاتهم تراقيهم. يمرقون
من الدين كما يمرق السهم من الرمية
لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضي
الله لهم على لسان محمد صلى الله عليه
وسلم لنكلوا عن العمل. وآية ذلك
ان فيهم رجلا له عضد ليس له ذراع
على رأس عضده مثل حلمة الثدي
عليه شعرات بيض، فتذهبون الى
معاوية وأهل الشام وتتركون هؤلاء
يخلفونكم في ذراريكم وأموالكم، والله
إني لأرجو أن يكونوا هؤلاء القوم فإنهم
سفكوا الدم الحرام، وأغاروا في سرح

زید بن وہب جہنی نے کہا کہ میں اس لشکر
میں موجود تھا جو علی علیہ السلام کیساتھ خوارج
سے لڑنے کے لئے گیا تھا۔ علی علیہ السلام
نے فرمایا "اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ
میری امت سے ایک قوم خروج کرے گا۔ جو
قرآن کو پڑھتی ہوگی، مگر تمہاری قرأت اور ان
کی قرأت میں کوئی نسبت نہیں ہوگی، تمہارے
روزے سے ان کے روزے کو کوئی لگاؤ نہ
ہوگا۔ وہ قرآن کو اس نیت سے پڑھتے
ہوں گے کہ اس سے ان کو ثواب ملے گا۔
حالانکہ وہ الٹا ان کے لئے وبال ہوگا۔ ان
کی نماز ان کے حلقوم سے نیچے نہیں جائے گی
وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے
جس طرح تیر کمان سے خارج ہو جاتا ہے اگر
اس لشکر کو اس بات کا علم ہو جائے جو ان کو
قتل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی
زبانی ان کے لئے کس قدر اجر مقرر کیا ہے تو
وہ لوگ عمل کرنا چھوڑ دیں۔ دین سے خروج
کرنے والوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک
شخص ہوگا۔ جسکا بازو اور کلائی نہیں ہوگی
اس کے بازو کے سرے پر عورت کے پستان
کے سر کی مانند ایک چیز ہوگی، جس پر سفید

الناس فيبروا على اسم الله تعالى قال
سلمة بن كهيل: فلما التقينا وعلى الخوارج
يومئذ عبد الله بن وهب الراسبي
فقال لهم ألقوا الرماح، وسلوا سيوفكم
من جفونها، فإني أخاف أن يناشدو
كم كما ناشدوكم يوم حروراء، فرجعوا
فوحشوا برماحهم وسلوا السيوف
فشجرهم الناس برماحهم فقتل
بعضهم على بعض، وما أصيب من
الناس يومئذ إلا رجلان فقال علي
التمسوا فيهم المخدج، فالتمسوه
فلم يجدوه، فقام علي بنفسه حتى
أتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض قال
أخروهم فوجدوه مما يلي الارض، فكبر
علي ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام
إليه عبيدة السلماني فقال: يا امير المؤمنين
والله الذي لا إله إلا هو لسمعت هذا
الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال أي والله الذي لا إله إلا هو حتى
استحلفه ثلاثا وهو يحلف له. أخرجه مسلم
وفي رواية قال: فخروا سجودا عند
وجود المخدج، وخر علي ساجدا معهم
وفي رواية: قال أبو الوضئ: فكأني أنظر

بال ہو نگے۔

سلمہ بن کہیل کا بیان ہے کہ ہم نے خوارج
سے جہاد کیا اور خوارج کا سردار عبداللہ بن
وہب راسبی تھا، عبداللہ نے اپنے لشکر
سے کہا نیزے پھینک دو اور تلواریں میان سے
نکال لو، انہوں نے نیزے پھینک دیئے اور
تلواریں نکال لیں (علی علیہ السلام کے) لشکر
نے ان کو نیزوں پر رکھ لیا اور قتل کر دیا، حضرتؑ
کے لشکر سے صرف دو آدمی شہید ہوئے، علی
علیہ السلام نے فرمایا، خوارج کے مقتولین
میں لنجے ہاتھ والے کو تلاش کرو، انہوں نے
تلاش کیا، مگر ان کو نہ ملا۔ حضرتؑ بذات خود
لاشوں کے پاس تشریف لائے، جو ایک
دوسرے پر پڑی ہوئی تھیں، فرمایا ان کو ہٹاؤ
انہوں نے لاشوں کو ہٹایا تو لنجے ہاتھ والے
کی لاش سب سے نیچے زمین پر پڑی ہوئی تھی۔
لاش کو دیکھ کر حضرتؑ نے تکبیر کی آواز بلند
کی، فرمایا، خدا نے سچ کہا اور اس کے رسولؐ
نے خدا کا پیغام پہنچایا۔

عبیدہ سلمانی نے عرض کیا "کیا یا امیرالمومنینؑ
اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں
آپ نے اس حدیث کو رسول اللہ سے سنا تھا
فرمایا" اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود

اليه حبشيا عليه ثديان، أحد ثدييه
مثل ثدي المرأة عليه شعرات مثل
شعرات تكون على ذنب اليربوع

وفي رواية: أنهم لما لم يجدوه
جاء علي بنفسه فجعل يقول: أقلبوا ذا
واقلبوا ذا حتى جاء رجل من أهل الكوفة
فقال: هو ذا، فقال علي: الله أكبر أخرجه
أحمد في المناقب

وفي رواية أنهم لما وجدوه قال
علي: هذا شيطان وهو، وهو أضلهم أجوا
أبو الخير القزويني الحاكمي

(شرح) وحشوا برماحهم، أي ألقوها

وعن أبي سعيد أنه قال: قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم: تمرق
مارقة من الناس تقتلهم أولى الطائفتين
بالله عز وجل * وعن ابن مسعود أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى منزل
أم سلمة، فجاء علي فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم: يا أم سلمة، هذا
قاتل القاسطين والناكثين والمارقين من
بعدي أخرجهما الحاكمي

(شرح) القاسطون الجائرون من
القسط بالفتح والقسوط: الجور والعدول

نہیں، میں نے رسول اللہ سے اس حدیث
کو سنا تھا، اس نے آپ کو تین دفعہ قسم
دی، حضرتؑ نے تین دفعہ قسم کھا کر فرمایا میں
نے رسول اللہ سے یہ حدیث سنی تھی)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ان
لوگوں نے لنجے ہاتھ والے کو تلاش کر لیا تو
سب کے سب سجدہ میں گر پڑے اور علی علیہ
السلام بھی ان کے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ابو الرضی
نے کہا، میں نے گویا اس حبشی شخص کو دیکھا
جس کے سینے پر دو پستان تھے، ایک پستان
عورت کے پستان کی مانند تھا، جس پر
(یربوع) چوہے کی قسم کے جانور کی دم کی
مانند بال موجود تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب
علی علیہ السلام کے لشکر کو ناقص ہاتھ والا
آدمی نہ ملا۔ تو آپ خود اس کی تلاش میں
مصروف ہو گئے، اور اپنے آدمیوں سے
فرماتے ان لاشوں کو الٹو، ان لاشوں کو الٹو،
کوفہ کے ایک آدمی نے عرض کیا وہ شخص
یہاں موجود ہے، حضرتؑ نے اللہ اکبر کا نعرہ
بلند فرمایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ناقص

عن الحق، والقسط: بالکسر العدل

ہاتھ والا تلاش کرنے کے باوجود نہ ملا تو آپ نے فرمایا۔ وہ شخص شیطان تھا اور اس سے بھی زیادہ گمراہ تھا۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مارقین دین سے نکل جائیں گے، ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو اللہ تعالیٰ پر صحیح معنوں میں ایمان لایا ہو گا۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی ام سلمہؓ کے گھر میں تشریف لائے، اور علی علیہ السلام آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہؐ نے ام سلمہؓ سے فرمایا، یہ شخص قاسطین (صفین والے) ناکثین (جمل والے) اور مارقین (نہروان والے) سے میرے بعد جہاد کرے گا۔

ذکر السبب الموجب لقتال الخوارج علیا علیہ السلام

علی علیہ السلام کی خوارج سے جنگ کرنیکی وجہ

عن ابن عباس قال: اجتمعت الخوارج فی دارها، وهم ستة آلاف أو أو نحوها، قلت لعلی بن أبی طالب یا أمیر المؤمنین، أبرد بالصلاة لعلی

ابن عباس نے کہا خوارج اپنے گھر میں جمع ہوئے جن کی تعداد چھ ہزار یا اس کے لگ بھگ تھی، میں نے علی بن ابی طالبؑ سے کہا۔ یا امیر المومنینؑ آپ نماز دیر سے

ألقى هؤلاء القوم، فقال: إني أخافهم
عليك، قال: فقلت: كلا، قال: ثم لبس
حلتين من أحسن الحلل، قال: وكان ابن
عباس جميلا جهيرا، قال فلما نظروا
إلي قالوا: مرحبا بابن عباس، فما هذه
الحلة؟ قال: قلت وما تنكرون من
ذلك؟ لقد رأيت على رسول الله صلى
الله عليه وسلم حلة من أحسن الحلل
قال: ثم تلوت عليهم: قل من حرم زينة
الله التي أخرج لعباده قالوا: فما جاء بك؟
قلت: جئتكم من عند أمير المؤمنين
ومن عند أصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ومن عند المهاجرين والأنصار
لأبلغكم ما قالوا ولأبلغهم ما تقولون فما
تنقمون من علي ابن عم رسول الله صلى الله
وصهره؟ قال: فأقبل بعضهم على بعض
فقال بعضهم: لا تكلموه فإن الله تعالى
يقول: بل هم قوم خصمون، وقال
بعضهم: ما يمنعنا من كلام ابن عم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يدعونا إلى كتاب الله؟ قالوا: ننقم عليه
خلالا ثلاثا، قال وما هن؟ قالوا: حكم
الرجال في أمر الله عز وجل، وما

ادا فرمائیں۔ میں ان لوگوں (خوارج) سے ملتا
ہوں۔ حضرتؑ نے کہا مجھے خطرہ لگتا ہے کہ
کہیں وہ آپ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ میں نے
کہا ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ ابن عباس نے دو
خوب صورت جوڑے زیب تن کئے۔ آپ ایک
خوب صورت اور بلند آواز والے آدمی تھے ابن
عباس نے کہا جب مجھے خوارج نے دیکھا
تو کہا ابن عباس کے لئے خوش آمدید ہے
آپ نے کیسا لباس پہن رکھا ہے؟ میں نے
کہا آپ لوگوں کو یہ کیوں ناگوار ہے، میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے
زیادہ خوب صورت لباس زیب تن کئے ہوئے
دیکھا تھا۔ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت
تلاوت کی "کہہ دو کس نے خدا کی زینت کو
حرام قرار دیا۔ جس کو اس نے اپنے بندوں
کے لئے مہیا کیا۔" خوارج نے کہا آپ کیوں
تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا میں امیر المومنینؑ
کے ہاں سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ اصحاب
رسولؐ اور مہاجرین اور انصار کی طرف سے آیا
ہوں تاکہ تم تک ان کا پیام پہنچاؤں اور تمہارا
پیغام ان تک لے جاؤں۔ تم لوگ علیؑ ابن
عم رسولؐ اور داماد رسولؐ سے کیوں انتقام
لیتے ہو، یہ سن کر وہ ایک دوسرے کی

للرجال وحكم الله ، وقاتل ولم يسب
ولم يغنم . فإن كان الذين قاتل قد حل
قتالهم فقد حل سبيهم وأن لم يكن
حل سبيهم فما حل قتالهم . ومحى اسمه
من أمير المؤمنين . فإن لم يكن أمير المؤمنين
فهو أمير المشركين . قال: فقلت لهم : غير
هذا ؟ قالوا : حسبنا هذا . قال : قلت : أرأيتم
إن خرجت من هذا بكتاب الله وسنة
رسوله أترجعون أنتم ؟ قالوا : وما يمنعنا ؟
قلت أما قولكم حكم الرجال في أمر الله
فإني سمعت الله عز وجل يقول في كتابه ،
يحكم به ذوا عدل منكم في ثمن صيد أرنب
أو نحوه يكون قيمة ربع درهم . فرد الله
الحكم فيه إلى الرجال ، ولو شاء أن يحكم
لحكم . وقال تعالى : وإن خفتم شقاق
بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها
ان يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما الخ
قالوا : نعم
قلت : وأما قولكم : قاتل ولم يسب ولم يغنم
فإنه قاتل أمكم . وقال الله تعالى : النبي
أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه
أمهاتهم . فإن زعمتم أنها ليست بأمكم
فقد كفرتم . وإن زعمتم أنها أمكم فما

طرف دیکھنے لگے ، ایک شخص نے کہا اس (علیؑ)
سے بات تک نہ کرو ، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ
جھگڑالو قوم ہے ، ایک اور خارجی نے کہا ،
ابن عم رسولؐ کیساتھ بات کرنے سے ہمیں کیا
چیز روکتی ہے حالانکہ آپ کتاب خدا کی
طرف دعوت دیتے ہیں ، خوارج نے کہا ہم
تین باتوں کی وجہ سے آپ سے بدلہ لینا چاہتے
ہیں ۔ ابن عباس نے پوچھا وہ تین باتیں
کون سی ہیں ؟ انہوں نے کہا آدمیوں نے
خدا کے امر میں حکم قرار دیا ۔ آدمی خدا کے حکم
میں کیوں دخل دیں ، جمل والوں سے جنگ
کی لیکن ان کی شکست کے بعد ان کو قیدی
نہیں کیا اور نہ ہی اُن کا مال لیا ۔ اگر جمل والوں
سے جنگ جائز تھی تو ان کو قید کرنا بھی درست
تھا ۔ اگر ان کا قید کرنا درست نہیں تھا ۔ تو
پھر ان سے لڑنا کیونکر جائز تھا ، اپنے نام سے
امیر المومنینؑ کا لفظ مٹا دیا ، جب آپ امیر المومنینؑ
نہ رہے تو امیر المشرکین ہو گئے ۔ ابن عباس
نے کہا میں نے اُن سے پُوچھا ، کوئی اور بات
انہوں نے کہا بس ہماری یہی باتیں ہیں ۔
ابن عباس نے کہا اگر میں یہ باتیں کتاب
خدا اور خدا کے رسولؐ کی سنت سے ثابت
کردوں (جو کام علیؑ نے کیا ہے وہ درست ہے

حل سباها . فأنتم بين ضلالين ، أخرجت
من هذه ؟ قالوا : نعم ، قال : وأما قولكم
محا اسمه من أمير المؤمنين ، فإني أنبئكم
بذلك عمن ترضون ، أما تعلمون أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية
وقد جرى الكتاب بينه وبين سهيل
بن عمرو - قال : يا علي ، اكتب : هذا
ما اصطلح عليه محمد رسول الله صلى الله
عليه وسلم وسهيل بن عمرو . فقالوا
لو نعلم أنك رسول الله ما قاتلناك
ولكن اكتب اسمك واسم أبيك فقال
اللهم إنك تعلم أني رسولك ، ثم أخذ
الصحيفة فمحاها بيده ، ثم قال :
يا علي اكتب : هذا ما صالح عليه محمد
بن عبد الله وسهيل بن عمرو ؟ فو الله
ما أخرجه الله بذلك من النبوة ، أخرجت
من هذا ؟ قالوا : نعم . قال : فرجع ثلثهم
وانصرف ثلثهم . وقتل سائرهم على الضلالة
أخرجه بكار ابن قتيبة في نسخته

تو کیا تم اپنے عقیدہ سے باز آجاؤ گے ، انہوں
نے کہا کہ پھر باز نہ آجانے کی کوئی وجہ نہیں
ہوگی ، آپ نے کہا کہ تمہارا یہ قول کہ علیؓ نے
خدا کے حکم میں لوگوں کو حکم بنایا تو اس بات
کا ثبوت قرآن میں موجود ہے ، اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے ۔ " خرگوش کے شکار کی قیمت یا اس قسم
کی ایسی چیز جس کی قیمت چار درہم ہو ، تم
میں اس بارے میں صاحب عدل لوگ فیصلہ
کریں " خدا نے فیصلہ کا اختیار لوگوں کو دے
دیا ہے اور کہا ہے تم میں اس بارے میں صاحب
عدل لوگ فیصلہ کریں ۔ اگر خدا چاہتا تو خود حکم
صادر کرتا ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میاں
بیوی میں ناچاقی ہو تو ایک حکم مرد کی جانب
سے ہو اور ایک عورت کی طرف سے دونوں
ان میں صلح کرا دیں اگر دونوں صلح کرنا چاہیں
کیا میں نے اس بارے میں تمہاری تسلی
کر دی ہے ؟ انہوں نے کہا ہاں ایسا ہے
تمہارا یہ قول کہ جنگ کی مگر لوگوں کو قید نہ
کیا اور مال غنیمت نہ لوٹا تو اس کی وجہ یہ ہے
کہ حضرتؓ نے تمہاری ماں سے جہاد کیا تھا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " نبیؐ مومنین کی جان
سے افضل ہیں اور رسولؐ کی عورتیں مومنین
کی مائیں ہیں ۔ اگر تمہارا یہ عقیدہ ہو کہ بی بی عائشہؓ

تمہاری ماں نہیں تھی تو تم کافر ہو جاؤ گے، اگر تم یہ کہتے ہو کہ وہ ہماری ماں تھی تو پھر اس کا قید کرنا کیوں کر جائز ہوا، تم دو گمراہیوں کے درمیان ہاتھ پیر مار رہے ہو۔ کیا اب تمہاری تسلی ہو گئی؟ کہا ہاں۔ ابن عباس نے کہا کہ تمہارا یہ کہنا کہ علیؓ نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ کیوں مٹایا تو میں اس بات کے لئے ایسا ثبوت مہیا کر دوں گا جس کو تم مان جاؤ گے۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہؐ اور سہیل بن عمرو کے درمیان خط و کتابت ہو رہی تھی، اس موقع پر مشرکین مکہ نے کہا کہ ہم اگر آپ کو رسولِ خدا مانتے تو آپ سے جنگ کیوں کرتے، آپ صرف اپنا اور اپنے باپ کا نام تحریر کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے معبود! تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں۔ آپ نے صحیفہ ہاتھ میں لیا اور رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دیا پھر علیؓ سے کہا لکھو یہ وہ عہد نامہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی۔ رسول اللہ کا لفظ نہ لکھنے سے آپ نبوت سے خارج نہیں ہو گئے تھے، اب تسلی ہو گئی ہے، کہا ہاں، خوارج کے ہزار آدمیوں نے توبہ کر لی، ہٹ کر چلا گیا باقی گمراہ ہو کر قتل ہو گئے۔

الفصل العاشر في خلافته

ذكر ما جاء في صحة خلافته والتنبيه عليها

تقدم في باب الأربعة طرف منه، وفي باب أبي بكر وعمر وعلي كذلك

وعن عمر أنه قال حين طعن وأوصى إن ولوها الأجلح سلك بهم الطريق المستقيم - يعني عليا - أخرجه أبو عمر

وعن عمرو بن ميمون قال كنت عند عمر إذ ولى الستة الأمر، فلما جاوزه أتبعهم بصره، ثم قال: لئن وليتم هذا الأجلح ليركبن بكم الطريق يعني عليا أخرجه ابن الضحاك وفي لفظ: إن ولوها الأصيلع يحملهم على الحق وإن السيف على عنقه أخرجه القلعي

وقد تقدم في فصل مقتل عمر

وعن عبد الرحمن بن عبيد أن عمر سمع رجلا ينادي رجلا من الأنصار من بني حارثة فقال: تجدونه يستخلف، بعد الأنصار والمهاجرين ولم يذكروا أمركم فيحملكم على طريقة

آپ کی خلافت

حضرت عمرؓ کو جب نیزہ لگا تو آپ نے وصیت کی کہ اگر علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تم کو سیدھے راستے پر چلائیں گے۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ جب عمرؓ نے چھ افراد کو خلافت کا مستحق قرار دیا تھا تو میں آپ کے پاس موجود تھا، اگر تم علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تم کو سیدھی راہ پر لگائیں گے، ایک جگہ لفظ اصیلع کا آیا ہے کہ اگر تم علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تمہیں راہِ حق پر سوار کریں گے اور تلوار آپ کی گردن میں لٹکی ہوئی ہوگی۔

عبدالرحمٰن بن عبید سے مروی ہے بنو حارثہ میں سے انصار کا ایک آدمی اعلان کر رہا تھا کہ حضرت عمرؓ انصار اور مہاجرین میں سے فلاں فلاں شخص کو خلیفہ نامزد کریں گے، ان لوگوں نے علیؓ کا نام نہ لیا۔ عمرؓ نے جب سنا تو کہا علیؓ کا نام کیوں نہیں لیتے؟ خدا کی قسم اگر علیؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تمہیں حق کے راستہ پر سوار کریں گے۔

حارثہ بن مضرب نے کہا میں نے عمرؓ کے ساتھ حج ادا کیا، تو اونٹ کو ہانکنے والا کہتا تھا کہ عمرؓ کے بعد عثمانؓ خلیفہ ہوگا۔ میں نے

الحق . أخرجه ابن الضحاك

وعن حارثة بن مضرب قال :
حججت مع عمر وكان الحادي يحدو
إن إن الأمير بعده عثمان ، فحججت
مع عثمان ، فكان الحادي يحدو : إن
الأمير بعده علي . أخرجه البغوي
في معجمه ، وقد تقدم في ذلك أيضا
في نظيره في مناقب عثمان

وعن فضالة بن أبي فضالة
الأنصاري قال : خرجت مع أبي
إلى ينبع عائدا لعلي بن أبي طالب
فقال له : يا أبا حسن ، ما يقيمك بهذا
البلد ، إن أصابك أجلك لم يلك إلا
أعراب جهينة ، فلو احتملت إلى
المدينة فأصابك أجلك وليك أصحابك
وصلوا عليك ، فقال : يا أبا فضالة
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عهد إلي أن لا أموت حتى أؤمر ،
ثم تخضب هذه - يعني لحيته - من
هذه - يعني ناصيته . أخرجه أحمد
في المناقب وأبو حاتم وقال : وقتل أبو
فضالة مع علي بصفين . وخرجه الملاء
في سيرته ، وأخرجه ابن الضحاك

عثمان کیساتھ حج کیا تو اونٹ ہانکنے والا
کہتا تھا کہ عثمان کے بعد علیؑ خلیفہ ہوں گے
(میرے خیال میں یہ حدیث زیب داستان
کے لئے ہے)

فضالہ بن ابی فضالہ انصاری نے کہا کہ
میں ینبع کے چشمہ پر حضرت علیؓ کی عیادت کے
لئے گیا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر آپ فوت
ہو گئے تو آپ کی تجہیز و تکفین جہینہ قبیلہ کے
دیہاتی کریں گے؟ فرمایا رسول اللہ نے مجھے
بتایا تھا کہ مجھے اس وقت تک موت نہیں
آئے گی، جب تک میں خلیفہ نہ بنا لیا جاؤں
پھر میری پیشانی کے خون سے میری داڑھی
خضاب آلود ہوگی، ابو فضالہ صفین کی
جنگ میں حضرت علیؓ کی طرف سے شہید ہوا۔

ابن عمر نے کہا کہ مجھے زندگی میں جو چیز
ہمیشہ تکلیف دیتی رہی وہ یہ تھی کہ میں نے
علی علیہ السلام سے ملکر باغی گروہ سے
جنگ کیوں نہ کی، وہ (علیؓ) سخت گرمی
میں روزہ رکھتے تھے"

ابن عمر کے اس قول سے اس بات کی تائید
ہوتی ہے کہ صحابہ کے نزدیک علی علیہ السلام
کی خلافت درست تھی۔

عمر بن خاقان نے کہا کہ مجھے احنف بن

وقال بعد قوله عائذ العلي، وكان
من يضا، ولم يقل حتى أوصى. وقد تقدم
ذكر كوامته * وعن ابن عمر أنه
قال: ما أسى على شيء إني لم أقاتل مع
علي الفئة الباغية، وعلى صوم الهواجر
وفيه دليل على صحة خلافته عندهم
وعن عمر بن خاقان قال، قال لي الا
حنف بن قيس: لقيت الزبير فقلت
له: ما تأمرني به وترضاه لي؟ قال:
آمرك بعلي بن أبي طالب، قلت
أتأمرني به وترضاه لي؟ قال: نعم
أخرجه الحضرمي.

وعن عاصم بن عمر قال: لقي عمر
عليا فقال: يا أبا الحسن، نشدتك بالله
هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولاك الامر؟ قال: إن قلت ذاك فما
تصنع أنت وصاحبك؟ قال أما صاحبي
فقد مضى، وأما أنا فوالله لأخلعنها
من عنقي في عنقك، قال: جدع الله
أنف من أبعدك من هذا؟ لا، ولكن
رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلني
علما، فاذا أنا قمت فمن خالفني ضل
وفي رواية أنه قال له: يا أبا

قیس نے کہا کہ میں زبیر سے ملا اور اس سے
کہا کہ آپ میرے لئے کون سی بات پسند
فرماتے ہیں؟ کہا میں تجھے علی علیہ السلام کا
ساتھ دینے کا حکم دیتا ہوں، میں نے عرض
کیا آپ مجھے اس بات کا حکم دیتے ہیں اور
اس کو میرے لئے پسند کرتے ہیں. کہا
ہاں ایسا ہی ہے،

عاصم بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر نے علی علیہ
السلام سے مل کر کہا "اے ابوالحسن میں
آپ کو خدا کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں کیا
رسول اللہ نے آپ کو خلیفہ نامزد کیا تھا؟ فرمایا
اگر یہ بات کہتے ہو تو تم اور تمہارے ساتھی جو
چاہتے ہیں کرو؟، کہا میرا ساتھی فوت ہو چکا
ہے، خدا کی قسم میں خلافت کو اپنی گردن سے
اتار کر تمہاری گردن میں نہیں ڈالوں گا. فرمایا
خدا تیری ناک کاٹے اس سے تجھے کس نے الگ
رکھا ہوا ہے؟ مجھے رسول اللہ نے علم مقرر
کیا تھا جب میں کسی بات کا دعوی کروں جو
بھی میری مخالفت کرے گا، وہ گمراہ ہو گا.

ایک اور روایت میں ہے کہ عمر نے علیؑ
سے کہا میں آپ سے خدا کی قسم دیکر دریافت
کرتا ہوں کیا رسول اللہ نے آپ کو خلیفہ مقرر
کیا تھا؟ فرمایا نہیں، مگر مجھے رسول

الحسن نشدتك بالله هل استخلفك رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: لا، ولكن جعلني رسول الله صلى الله عليه وسلم علما، فمتى قمت فمن خالفني ضل. أخرجهما ابن السمان في الموافقة

نے علم مقرر کیا تھا، جب میں کسی بات کا دعویٰ کروں اور جو شخص بھی میری مخالفت کرے گا وہ گمراہ ہوگا۔

ذکر بیعته ومن تخلف عنها

آپکی بیعت اور بیعت نہ کرنیوں کا ذکر

تقدم في مقتل عثمان طرف من ذلك

وعن محمد بن الحنفية قال: أتى رجل وعثمان محصور، فقال: ان أمير المؤمنين مقتول، ثم جاء آخر فقال: إن أمير المؤمنين مقتول الساعة، قال فقام علي فقال: يا محمد: فأخذت بوسطه تخوفا عليه فقال: حل لا أم لك قال: فأتى علي الدار وقد قتل الرجل، فأتى داره فدخلها وأغلق عليه بابه، فأتاه الناس فضربوا عليه الباب فدخلوا عليه فقال: إن هذا الرجل قد قتل، ولا بد للناس من خليفة، ولا نعلم أحدا أحق بها منك فقال لهم علي: لا تريدوني، فاني لكم وزير خير مني لكم أمير. فقالوا: والله لا نعلم أحدا أحق بها منك: قال: فإن أبيتم علي فان بيعتي لا تكون سرا ولكن

محمد بن حنیفہ نے کہا کہ عثمان محصور تھے ایک شخص نے آکر کہا امیر المومنین قتل کر دیئے گئے ہیں، پھر ایک اور شخص نے آکر کہا امیر المومنین کو ابھی ابھی قتل کر دیا گیا ہے، آپ عثمان کے گھر آئے وہ قتل ہو چکے تھے حضرتؑ اپنے گھر آئے اور دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے لوگ دروازہ کھلوا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا عثمان قتل ہو گئے ہیں لوگوں کے لئے خلیفہ مقرر کرنا نہایت ضروری ہے اس بارے میں آپ سے زیادہ لائق کوئی آدمی نہیں ہے۔ فرمایا مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، میں خلیفہ ہونے کی نسبت تمہارا وزیر بہتر ثابت ہو سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا خلافت کرنے کا آپ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں ہے۔ فرمایا اگر تم لوگ میری بات نہیں مانتے تو میری بیعت پوشیدہ نہ ہو، بلکہ مسجد میں جمع ہو جاؤ

أتى المسجد، فمن شاء أن يبايعني بايعني
قال: فخرج إلى المسجد فبايعه الناس
وعن المسور بن مخرمة قال: قتل عثمان
وعلي في المسجد، فمال الناس إلى طلحة
قال: فانصرف علي يريد منزله، فلقيه
رجل من قريش عند موضع الجنائز
فقال: انظروا إلى رجل قتل ابن عمه
وسلب ملكه: قال فولى راجعا فرقي
المنبر، فقيل: ذلك علي على المنبر، فمال
الناس إليه فبايعوه وتركوا طلحة
أخرجهما أحمد في المناقب، وغيره
ولا تضاد بينهما، بل يحمل على أن
طائفة من الناس أرادوا بيعة طلحة
والجمهور أتوا عليا في داره فسألوه ما
سألوه وأجابهم على ما تقدم تقريره
فخرج بعد انصرافهم عنه في بعض
شؤونه، فلما سمع كلام ذلك الرجل
خشي الخلف بين الناس، فصعد المنبر
في وقته ذلك، وبادر إلى البيعة لهذا
المعنى، لا لحب المملكة وخشية فواتها
وحبه حين سمع كلام ذلك الرجل
قال ابن إسحاق: إن عثمان لما قتل
بويع علي بن أبي طالب بيعة العامة

جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ کرے
آپ مسجد میں تشریف لائے، لوگوں نے
آپ کی بیعت کی۔

مسور بن مخرمہ نے کہا جب عثمان قتل ہوئے
تو علیؓ مسجد میں تھے، لوگ طلحہ کی طرف رجوع
کرنے لگے، علیؓ اٹھکر گھر جا رہے تھے، بمقام
جنائز پر قریش کا ایک آدمی آپ سے ملا اور کہا
اس شخص کو دیکھو جس کا ابن عم قتل ہو گیا ہے
اور اس کی حکومت پر قبضہ ہونے والا ہے یہ
سن کر حضرت علیؓ واپس مسجد میں تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے، جب لوگوں کو یہ بات معلوم
ہوئی تو انہوں نے آپ کی بیعت کی اور طلحہ کو
چھوڑ دیا۔

ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے
ان میں تطبیق یوں ہوگی کہ ایک گروہ نے طلحہ
کی بیعت کی، جب کہ جمہور نے حضرت علیؓ کے
گھر میں حاضر ہو کر آپ کی بیعت کی، لوگوں کے
چلے جانے کے بعد آپ کسی وقت مسجد میں
تشریف لائے اور جب مسجد سے گھر کو جا رہے
تھے تو ایک شخص کی بات کو سنا، تو آپ نے
محسوس کیا کہ خلیفہ کی نامزدگی پر لوگوں میں
اختلاف رونما ہوگا۔ لہذا آپ اسی وقت منبر
پر تشریف لے گئے اور لوگوں سے اپنی بیعت

في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وبايع له أهل البصرة، وبايع له بالمدينة
طلحة والزبير

قال أبو عمر: واجتمع على بيعته
المهاجرون والانصار، وتخلف عن
بيعته نفر، فلم يكرههم، وسئل عنهم
فقال: أولئك قوم قعدوا عن الحق ولم
يقوموا مع الباطل، وتخلف عنه معاوية
ومن معه بالشام وكان منهم في صفين
ما كان، فغفر الله لهم أجمعين. ثم
خرج عليه الخوارج فكفروه وكل
من معه إذ رضي بالتحكيم في دين الله
بينه وبين أهل الشام. فقالوا: حكمت
الرجال في دين الله عز وجل. والله تعالى
يقول (إن الحكم إلا لله) ثم اجتمعوا
وشقوا عصا المسلمين، ونصبوا راية الخلاف
وسفكوا الدماء وقطعوا السبيل، فخرج
إليهم بمن معه، ورام رجعتهم، فأبوا
إلا القتال فقاتلهم بالنهروان، فقتلهم
واستأصل جمهورهم، ولم ينج منهم
إلا القليل وقال أبو عمر: وبايع له
أهل اليمن بالخلافة يوم قتل عثمان

یعنی شروع کر دی، آپ کو حکومت کا شوق نہیں
تھا۔ بلکہ اس شخص کے غیرت دلانے پر ایسا کیا
(آپ یوم ازل سے خلیفۂ رسولؐ تھے)
ابن اسحاق نے کہا عثمان کے قتل کے بعد
علی علیہ السلام کی مسجدِ رسولؐ میں بیعت عامہ کی
گئی، اہل بصرہ نے آپ کی بیعت کی، طلحہ اور زبیر
نے مدینہ میں آپ کی بیعت کی (پھر بعد میں منحرف
ہو گئے اور جمل کی جنگ میں بی بی عائشہ کیساتھ
شرکت کی۔
ابو عمر نے کہا علیؑ کی بیعت متفقہ طور پر مہاجرین
اور انصار نے کی۔ چند لوگ آپ کی بیعت سے
باز رہے، آپ نے ان کو اپنی بیعت کرنے پر
مجبور نہ کیا۔ اس بارے میں کسی نے آپ سے سوال
کیا فرمایا ان لوگوں نے حق کا ساتھ نہیں دیا
اور باطل کی بھی تائید نہیں کی، معاویہ اور اہل
شام نے آپ کی بیعت نہیں کی تھی، بیعت نہ
کرنے والے وہ تھے جو جنگِ صفین میں معاویہ
کیساتھ مل کر آپ سے لڑ رہے تھے۔
خوارج نے آپ کے خلاف محاذ قائم کر
لیا اور آپ اور آپ کے ساتھیوں پر کفر کا فتویٰ
لگایا اور کہا کہ آپ نے دین خدا کے بارے میں لوگوں
کو حکم قرار دیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ان الحکم للہ حکم صرف خدا کا ہے، یہ لوگ

آپ کے خلاف جمع ہو گئے، مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا، آپ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا، انہوں نے مسلمانوں کا خون بہایا، رہ زنی کی، حضرت کیا نہ جو لوگ تھے کچھ خوارج سے جا کر مل گئے، حضرت نے انہیں توبہ کرنے کی دعوت دی، مگر انہوں نے جنگ کرنے کے سوا کوئی تجویز نہ مانی، آپ نے ان سے نہروان کے مقام پر جنگ کی، ان کی کمر کو توڑ دیا تھوڑے سے باقی رہ گئے باقی سب کو نیست و نابود کر دیا۔

ذکر حاجبه ونقش خاتمه

كان حاجبه قنبر مولاه . ذكره الخجندي ، وكان نقش خاتمه (الله الملك) رواه أبو جعفر محمد بن علية ، أخرجه السلفي وأخرجه الخجندي

آپ کے دربان اور انگوٹھی کے نقش کا ذکر

آپ کے دربان، آپ کے غلام قنبر تھے آپ کی انگوٹھی کا نشان اللہ الملک تھا۔

(ذكر ابتداء شخوصه من المدينة وأنه لم يتم فيما قام فيه إلا احتسابا لله تعالى)

آپ جتنا عرصہ مدینہ میں رہے، جیسے کام لیتے رہے، مدینہ سے روانگی

عن مالك بن الجون قال، قام علي بن أبي طالب بالربذة ، فقال : من أحب أن يلحقنا فليلحقنا، ومن أحب أن يرجع فليرجع مأذونا له غير حرج ، فقام الحسن بن علي فقال : يا أبة . أو يا أمير المؤمنين

مالک بن جون نے کہا کہ علی علیہ السلام نے ربذہ میں فرمایا کہ جو شخص ہمارے ساتھ جانا پسند کرے وہ ہمارے ساتھ چلے اور جو شخص ہمیں چھوڑ کر جانا چاہے وہ جا سکتا ہے اسے اجازت ہے اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی، امام حسن نے کھڑے ہو کر "بابا جان" "یا امیر المومنین" کہکر

لوكنت فى جحر كان للعرب فيك حاجة لاستخرجوك من جحرك. فقال: الحمد لله الذى يبتلى من يشاء بما يشاء ويعافى من يشاء بما يشاء، أما والله لقد ضربت هذا الأمر ظهرا لبطن. أو ذنبا ورأسا فو الله إن وجدت له إلا القتال أو الكفر بالله. يحلف بالله عليه، اجلس يا بنى ولا تحزن على حين الجارية. أخرجه أبو الجهم

وقد تقدم فى باب الشيخين قول ابن الكوا وقيس بن عباد له فى قتاله وأنه هل هو بعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم أو شئ من عندك؟ وجوابه لهما فلينظر ثمة.

عرض کیا اگر عرب کو آپ کی ضرورت ہوگی تو آپ چاہے کسی بل کے اندر ہی کیوں نہ چلے جائیں وہ آپ کو تلاش کر کے نکال لائیں گے فرمایا "خدا کا شکر ہے جو کسی چیز سے جیسا چاہتا ہے امتحان لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کسی چیز کی وجہ سے معاف کر دیتا ہے خدا کی قسم میں نے اس امر کا ظاہر اور باطن میں جائزہ لیا ہے اور اس کے آغاز اور انجام میں غور کیا۔ خدا کی قسم میں اس میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں یا تو ان سے جنگ کروں یا خدا کا منکر ہو جاؤں، بیٹے بیٹھ جاؤ، لونڈی کے رونے پر توجہ نہ دو"

ذكر ما رواه أبو بكر فى فضل على وروى عنه

وقد ذكرنا ذلك مفرقا فى الأبواب والفصول، ونحن ننبه عليه لتوفر الداعية * فمنه حديث النظر إليه عبادة فى الفضائل، وحديث استواء كفه وكف النبى صلى الله عليه وسلم من ربه، وحديث: لا يجوز أحد

وہ احادیث جو حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ کے بارے میں فرمائیں

حضرت ابوبکر نے کہا، "علیؑ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کی ہتھیلی برابر ہے"

علی علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی نسبت ہے جو رسولِ خدا

الحواط إلا بجواز يكتبه علي، كل ذلك في الخصائص * وقوله: من سره أن ينظر إلى أقرب الناس قرابة، وإحالته على علي لما سئل عن وصف رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفضائل وحديث مشاورة أبي بكر له في قتال أهل الردة في اتباعه للسنه

کو اللہ تعالیٰ سے بخشی۔ جب تک علی علیہ السلام جنت کا ٹکٹ نہ دیں گے کوئی شخص پل صراط عبور نہ کر سکے گا۔

جو شخص یہ بات پسند کرے کہ تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ کے قریبی شخص کو دیکھے تو وہ علی علیہ السلام کو دیکھے۔

اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر سے رسول اللہ کا کوئی وصف دریافت کرتا تو آپ اسے علی علیہ السلام کے پاس بھیج دیتے۔

ابوبکر نے آپ سے مرتدین سے لڑنے کا مشورہ لیا۔

ذکر ما رواه عمر في علي وروى عنه مختصرا

وقد تقدم جميع ذلك مفرقا في أبوابه

فمنه حديث الراية يوم خيبر، وحديث ثلاث: خصال لأن يكون لي واحدة منهن وحديث أنه صلى الله عليه وسلم قال في علي ثلاث خلال لوددت أن لي واحدة منهن، وحديث: أنت مني بمنزلة هارون من موسى، وحديث رجحان إيمانه بالسموات السبع والأرضين، وحديث من كنت مولاه فعلي مولاه، وقوله

وہ احادیث جو حضرت عمر نے علی علیہ السلام کے حق میں بیان فرمائیں

مندرجہ ذیل احادیث حضرت عمر نے علی علیہ السلام کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیں۔

حدیث رایت یوم خیبر، حدیث ثلاث خصال جس میں آپ کا خواہش کرنا کہ ان تین باتوں میں سے ایک بات مجھے حاصل ہوتی، حدیث تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا، حدیث اگر

ماأجببت الامارة إلا يومئذ، لما قال لعلي: لأبعثنه إلى كذا كذا، وقوله أصبحت مولى كل مؤمن ومؤمنة وقوله علي مولى من النبي صلى الله عليه وسلم مولاه، وقوله في علي: إنه مولاي، وإحالته في المسألة عليه غير مرة في القضاء * وقوله: أقضانا علي، ورجوعه إلى قوله في مسائل كثيرة كل ذلك في الخصائص والفضائل مفرقا في بابه

تمام آسمانوں اور زمینوں کا ایمان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور علی علیہ السلام کا ایمان دوسرے پلڑے میں تو علی علیہ السلام کے ایمان کا وزن زیادہ ہوگا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث جس کو آپ نے خم غدیر کے مقام پر بیان فرمایا کہ جس کا میں حاکم ہوں اس کے علیؑ حاکم ہیں

حضرت عمر کا قول کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے موقع پر فرمایا میں کل علم اس کو دوں گا جو مرد ہوگا اور بھاگنے والا نہیں ہوگا۔ اس روز مجھے سرداری کا شوق پیدا ہوا، حدیث غدیر کے موقع پر حضرت عمر کا علیؑ سے کہنا کہ آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے حاکم ہو گئے ہیں حضرت عمر کا کئی دفعہ مشکل مسائل علی علیہ السلام سے حل کرانا۔

حضرت عمر کا کہنا کہ علی علیہ السلام ہم سب سے اچھا فیصلہ کرتے ہیں۔

حضرت عمر نے بہت سے مسائل میں علی علیہ السلام کی بات کو مان لیا۔

یہ تمام باتیں علی علیہ السلام کی خصوصیات اور فضائل کے ابواب میں الگ بیان ہو چکی ہیں۔

الفصل الحادی عشر فی

مقتله وما يتعلق به

ذكر إخباره عن نفسه

أنه يقتل

تقدم فی الذکر قبله حدیث فضالة وفیه طرق منه

وعن زید بن وهب قال: قدم علی علی قوم من أهل البصرة من الخوارج فیهم رجل یقال له الجعد بن بعجة فقال له: اتق الله یا علی. فانك میت. قال علی بعربة علی هذه، تخضب هذه یعنی لحیته من رأسه. عهد معهود. وقضاء مقضی وقد خاب من افتری

وعن عبد الله بن سبع قال: خطبنا علی فقال: والذی خلق الحبة وبرأ النسمة لتخضبن هذه. قال: فقال الناس أعلمنا من هو لنبیره - أو لنبیرن عشیرته - قال أنشدكم بالله أن یقتل بی غیر قاتلی - لما: إن كنت قد علمت ذلك فاستخلف قال. لا ولكن أكلكم الی من وكلكم رسول الله

آپ کی شہادت

اِس سے خود آگاہ کرنا

زید بن وہب نے کہا حضرت علی علیہ السلام بصرہ کے کچھ خوارج کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا، جس کا نام جعد بن بعجہ تھا اس نے حضرت سے کہا آپ ڈریں آپ مرنے والے ہیں، فرمایا اس پر ضرب لگے گی اور یہ اس خون سے خضاب ہو گی۔ یعنی ڈاڑھی سر کے خون سے خون آلود یہ بات طے ہو چکی ہے اور یہ فیصلہ مقدر ہو چکا ہے، جو اس بات کو غلط سمجھے گا وہ ناکام ہوگا۔

عبداللہ بن سبع نے کہا علی علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پیدا کیا اور روح کو خلق کیا، یہ اس سے ضرور رنگی جائے گی، لوگوں نے عرض کیا، ہمیں اس شخص سے آگاہ کریں جو یہ کام کرے گا ہم اس کو اور اس کے کنبہ کو ہلاک کر دیں۔ فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں ایسا نہ کرنا میری وجہ سے میرے قاتل کے سوا اور شخص قتل کیا جائے۔

حسین بن کثیر اپنے والد سے روایت کرتے

صلی اللہ علیہ وسلم أخرجہما أحمد

(شرح) لنبیرہ أی نہلکہ، والبوار الهلاك وقوم بور أی هلکی، وباد فلان: هلك وأباده الله أهلكه. ذكره الجوهری

عن مسكين بن عبد العزيز العبدی انه سمع أباه يقول جاء عبد الرحمن ابن ملجم يستحمل عليا فحمله ثم قال: أما ان هذا قاتلي، قيل فما منعك منه قال أنه لم يقتلني بعد وقيل له، ان ابن ملجم يسم سيفه. وقال إنه سيقتلك به قتلة يتحدث بها العرب، فبعث اليه وقال لم تسم سيفك، قال لعدوی وعدوك فخلى عنه وقال: ما قتلني بعد. أخرجه ابن عمر

وعن الحسين بن كثير عن أبيه وكان قد أدرك عليا قال فخرج علی إلى الفجر، فأقبل الاوز يصحن في وجهه فطردوهن، فقال فانهن نوائح فضربه ابن ملجم قلت له يا أمير المؤمنين خل بيننا وبين مراد. فلا تقوم لهم ثاغية ولا راغية أبدا قال، لا ولكن احبسوا الرجل فان أنا مت فاقتلوه، وأن أعش فالجروح قصاص. أخرجه أحمد في المناقب

ہیں جس نے علی علیہ السلام سے ملاقات کی تھی کہ علی علیہ السلام صبح کی نماز کی خاطر گھر سے باہر تشریف لائے اور بطخوں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کو دیکھ کر چلانے لگیں حضرت نے ان کو ہٹا دیا اور فرمایا کہ یہ نوحہ خوانی کر رہی ہیں۔ جب ابن ملجم نے آپ پر تلوار کا وار کیا تو میں نے عرض کیا یا امیر المومنین ہمیں اس نامراد سے نپٹ لینے دیجئے نہ بالش رہے گا اور نہ ہی بانسری، فرمایا البیاحت کرو، اس شخص (ابن ملجم) کو قید کر لو، اگر میں مر جاؤں تو اس کو قتل کر دینا، اگر میں زندہ رہا تو زخم کا قصاص لینا ہوگا۔

مسکین بن عبد العزیز عبدی نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ عبد الرحمٰن بن ملجم حضرت پر حملہ کرنا چاہتا تھا، اس نے آپ پر حملہ کر دیا، فرمایا یہ میرا قاتل ہے، کسی نے کہا کہ آپ نے اس سے اپنا بچاؤ کیوں نہ کیا۔ فرمایا اس وقت تک اس نے مجھے قتل نہیں کیا تھا۔

کسی نے کہا عبد الرحمٰن تلوار زہر آلود کئے ہوئے ہے، عنقریب اس سے آپ کو قتل کر دے گا جس سے عرب میں فساد برپا ہو جائے، آپ نے کسی کو بھیج کر

(شرح) ثاغية: شاة - راغية: بعير. يقال ثغت الشاة تثغو ثغاء، ورغا البعير يرغو رغاء

عبد الرحمٰن کو بلوایا، تلوار کے زہر آلود کرنے کا سبب پوچھا، کہا میں اپنے اور آپ کے دشمن کو اس تلوار سے قتل کروں گا۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔

ذكر رؤياه في نومه ليلة قتله

عن الحسن البصري أنه سمع الحسن بن علي يقول أنه سمع أباه في سحر اليوم الذي قتل فيه يقول لهم: يا بني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في نومة نمتها، فقلت يا رسول الله ماالقيت من أمتك من اللأواء واللدد! فقال ادع الله عليهم فقلت: اللهم أبدلني بهم خيرا منهم وأبدلهم بي من هو شر مني. ثم انتبه وجاء مؤذنه يؤذنه بالصلاة فخرج فقتله ابن ملجم. أخرجه أبو عمر والقلعي وغيرهما

حضرتؑ کا قتل کی رات خواب دیکھنا

حسن بصری امام حسن علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو جس رات قتل ہوئے فرماتے ہوئے سنا "میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے یا رسول اللہ میں نے آپ کی امت سے بہت زیادہ رنج والم اٹھائے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے بددعا کیجئے، میں نے کہا اے پالنے والے مجھے ان لوگوں کے بدلے ان سے اچھے انسان عطا فرمایئے۔ اور ان کو میرے بدلے بہت برا انسان دیجئے پھر میں بیدار ہو گیا۔

آپ کے مؤذن نے اذان دی، آپ نماز کے لیے تشریف لائے تو ابن ملجم نے آپ پر ضرب لگائی۔

ذكر قاتله وما حمله على القتل وكيفية قتله وأين دفن

قال زبير بن بكار: كان من بقي من الخوارج تعاقدوا على قتل علي ومعاوية وعمرو بن العاص، فخرج لذلك ثلاثة. فكان عبد الرحمن بن ملجم هو الذي التزم لهم قتل علي. فدخل الكوفة عازما على ذلك واشترى سيفا لذلك بألف، وسقاه السم فيما زعموا حتى نفضله وكان في خلال ذلك يأتي عليا يسأله ويستحمله فيحمله إلى أن وقعت عينه على قطام امرأة رائعة جميلة كانت ترى رأي الخوارج وكان علي قد قتل أباها وإخوتها بالنهروان فخطبها ابن ملجم، فقالت له اسنت: أنا لا أتزوج إلا على مهر لا أريد سواه. فقال وما هو؟ قالت ثلاثة آلاف دينار وقتل علي قال: والله لقد قصدت قتل علي والفتك به. وما أقدمني هذا المصر غير ذلك. ولكني لما رأيتك آثرت تزويجك فقالت: إلا الذي قلت لك قال: وما يغنيك أو يغنيني منك قتل علي وأنا أعلم أني إن قتلت عليا لم آنت؟ فقالت

آپ کے قاتل کا ذکر، اس نے آپ کو کیوں قتل کیا، قتل کی کیفیت اور آپ کہاں قتل ہوئے۔

زبیر بن بکار نے کہا کہ جو خوارج بچ گئے تھے انہوں نے حضرت علیؓ، معاویہ اور عمرو عاص کے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، عبدالرحمٰن بن ملجم نے حضرت علیؓ کو قتل کرنا اپنے ذمہ لیا، اس لئے وہ کوفہ کو روانہ ہوا۔ ایک ہزار درہم میں تلوار خرید کر اس کو زہر آلود کیا، حضرت علیؓ کے پاس آیا اور آپ پر حملہ کرنا چاہتا تھا ایک دن اس کی نگاہ قطام پر پڑ گئی یہ ایک نہایت خوبصورت عورت تھی، یہ خوارج میں شامل ہو گئی تھی، کیونکہ حضرت علیؓ نے اس کے باپ اور بھائیوں کو جنگ نہروان میں قتل کیا ابن ملجم نے اس سے نکاح کی خواہش کی اس نے کہا کہ میں صرف ایسے حق مہر پر نکاح کروں گی، جس کے سوا میں کسی اور حق پر نکاح نہیں کروں گی، اس نے پوچھا وہ حق مہر کیا ہے؟ کہا تین ہزار دینار اور علیؓ کا قتل، اس نے کہا خدا کی قسم میں نے علیؓ کو قتل کرنے کا مصمم ارادہ کر رکھا ہے اور میں یہاں صرف

إن قتلته ونجوت فهو الذي أردت
فتبلغ شفاء نفسي ويهنيك العيش معي
وإن قتلت فما عند الله خير من الدنيا
وما فيها فقال لها: لك ما اشترطت. فقالت
له سألتمس لك من يشد ظهرك. فبعثت
إلى ابن عم لها يدعى وردان بن مجالد فأجابها
ولقي ابن ملجم شبيب بن بجرة الأشجعي
فقال يا شبيب هل لك في شرف الدنيا
والآخرة؟ قال: وما هو؟ قال: تساعدني
على قتل علي بن أبي طالب. قال ثكلتك
أمك لقد جئت شيئا إدا.

كيف تقدر على ذلك؟ قال: إنه
رجل لا حرس له، ويخرج إلى المسجد
منفردا دون من يحرسه. فنكمن له في المسجد
فإذا خرج إلى الصلاة قتلناه فإذا نجونا
نجونا، وإن قتلنا سعدنا بالذكر في الدنيا
والجنة في الآخرة. فقال: ويلك إن عليا
ذو سابقة في الإسلام مع النبي صلى الله عليه
وسلم والله ما تنشرح نفسي لقتله. قال ويلك
إنه حكم الرجال في دين الله عز وجل وقتل
إخواننا الصالحين. فنقتله ببعض من قتل
ولا تشكن في دينك فأجابه، وأقبلا حتى
دخل على قطام وهي معتكفة في المسجد

اسی لئے آیا ہوں، جب تجھے دیکھا تو تیرے
ساتھ شادی کرنے پر تیار ہوگیا ہوں، اور
کہا کہ میں جانتا ہوں اگر میں نے علیؑ کو قتل
کیا تو خود بھی نہیں بچ سکوں گا۔ کہنے لگی اگر
تم نے علیؑ کو قتل کر دیا اور بچ گیا تو تو اپنے
دل کی آگ بجھائے گا اور میرے ساتھ عیش
کرے گا، اگر تم خود قتل ہوگئے تو دُنیا میں اس
سے بہتر تمہارے لئے اور کیا چیز ہو سکتی ہے
ابن ملجم نے اس سے کہا آپ کے شرائط
منظور ہیں۔ کہنے لگی اس کام میں میں تجھے
مدد کرنے والا شخص تلاش کر دوں گی اپنے
ابن عم وردان بن مجالد کو بلوا کر حالات
سے آگاہ کیا، اس نے اس کی بات مان لی
ابن ملجم شبیب بن بجرا شجعی سے ملا اس سے
کہا دُنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتے ہو؟
اس نے کہا وہ کیا چیز ہے؟ کہا میں علی
بن ابی طالبؑ کو قتل کرنا چاہتا ہوں آپ
اس بارے میں میری مدد کریں۔ اس نے کہا
تیری ماں تیرا ماتم کرے تو نے نہایت مکروہ
چیز کا مطالبہ کیا ہے، تم یہ کام کیسے کرو گے
کہا ایسے آدمی کا قتل کرنا نہایت آسان
ہے، جس پر پہرہ نہیں ہے، اور اکیلا مسجد
میں نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے، اس کے

الاعظم فی قبة ضربتها لنفسها فدعت لهم واخذوا اسيافهم، وجلسوا قبالة السدة التي يخرج منها علي، فخرج علي الى الصلاة الصبح فبدره شبيب فضربه فأخطأه وضربه ابن ملجم على رأسه وقال: الحكم لله يا علي لا لك ولا لأصحابك فقال علي: لا يفوتكم الكلب فشد الناس عليه من كل جانب، ليأخذوه، وهرب شبيب خارجا من باب كندة فلما أخذ قال: احبسوه فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا به، وإن لم أمت فالامر إلي في العفو والقصاص

أخرجه أبو عمر۔

ساتھ کوئی نگران نہیں ہوتا جب نماز پڑھنے جائے گا تو ہم اس کو قتل کر دیں گے، اگر بچ گئے تو ٹھیک ورنہ دنیا میں نیک نامی سے یاد کئے جائیں گے، اور آخرت میں جنت میں جائیں گے، کہا تمہارے لئے ہلاکت ہو علیؓ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، خدا کی قسم میرا دل آپ کے قتل پر خوش نہیں ہوگا۔ کہا تمہارے لئے ہلاکت ہو، علیؓ نے خدا کے دین میں لوگوں کو حکم مقرر کیا۔ ہمارے نیک بھائیوں کو قتل ہم اپنے مقتولین کے بدلے اس کو قتل کریں گے۔ اپنے دین میں شک نہ کرو شبیب نے ابن ملجم کی بات مان لی اور دونوں قطام کے پاس آگئے۔ وہ مسجد اعظم میں قبہ لگا کر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی تھی، اس نے ان کو اندر بلا لیا اور اپنی اپنی تلواروں کو تیز کرنے کے بعد مسجد کے دروازے کے سامنے بیٹھ گئے، یہ وہ جگہ تھی جہاں سے حضرت علیؓ صبح کی نماز کے لئے تشریف لاتے تھے، شبیب نے حضرت پر ضرب لگائی جو خطا ہو گئی، اور ابن ملجم نے آپ کے سر پر ضرب لگائی اور کہا:۔

"یا علیؓ! حکم اللہ کا ہے، نہ تیرا ہے اور نہ ہی تیرے اصحاب کا ہے"

حضرت علیؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کتا جانے نہ پائے" ہر طرف سے لوگ ان کے پیچھے دوڑ پڑے اور شبیب باب کندہ سے نکل کر بھاگ گیا، ابن ملجم پکڑا گیا، فرمایا اس کو قید کر دو، اگر میں مر گیا تو اس کو قتل کر دینا اور اس کا ناک اور کان نہ کاٹنا، اگر میں نہ مرا تو اس کا معاملہ میرے بس میں ہوگا، خواہ میں اس کو معاف کر دوں یا اس سے قصاص لوں۔

(شرح) . الفتك: أن يأتي الرجل وهو غار غافل حتى يشد عليه و يقتله وفيه ثلاث لغات: فتح الفاء وضمها وكسرها مع إسكان التاء كو دو دغم - إدا: الاد بالكسر والادة الداهية والامر الفظيع. ومنه قوله تعالى: لقد جئتم شيئا ادا. فتكمن له: أي تختفي، تقول كمن كمونا ومنه الكمين في الحرب - والسدة: باب الدار، وقد تقدم

وعن الليث بن سعد أن عبد الرحمن بن ملجم ضرب عليا في صلاة الصبح على دهش بسيف كان سمه بسم، ومات من يومه، ودفن بالكوفة ليلا. أخرجه البغوي في معجمه

واختلفوا في أنه: هل ضربه في الصلاة أو قبل الدخول فيها؟ وهل استخلف من أتم الصلاة أو هو أتمها؟ فالأكثر على أنه استخلف جعدة ابن هبيرة يصلي بهم تلك الصلاة، واختلفوا في موضع دفنه فقيل: في قصر الامارة بالكوفة وقيل في رحبة الكوفة، وقيل: بنجف الحيرة قال الخجندي: والأصح عندهم أنه مدفون من وراء المسجد غير الذي يؤمه الناس اليوم

(شرح) النجف والنجفة: بالتحريك مكان لا يعلوه الماء، مستطيل منقاد والجمع نجاف بالكسر، والنجاف أيضا أسكفة الباب وهي عتبته العليا —

لیث بن سعد نے کہا کہ عبد الرحمن بن ملجم نے زہر آلود تلوار سے صبح کی نماز میں ضرب لگائی اور آپ اسی وقت فوت ہو گئے، کوفہ میں رات کے وقت دفن ہوئے

لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ابن ملجم نے آپ کو حالت نماز میں ضرب لگائی یا نماز سے پہلے وار کیا؟ آپ نے نماز تمام کرنے میں کسی کو اپنا قائم مقام کیا تھا یا خود نماز تمام فرمائی تھی. اکثر حضرات کا خیال ہے کہ آپ نے جعدہ بن ہبیرہ کو اپنا نائب مقرر کیا جس نے حضرت کی ادھوری نماز تمام فرمائی،

آپ کہاں دفن ہوئے اس میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا کہ آپ کوفہ کے قصر الامارہ میں دفن ہوئے. کسی نے کہا کہ کوفہ کی مسجد کے صحن میں دفن ہوئے، بعض نے کہا کہ حیرہ میں نجف کے مقام پر دفن ہوئے، خجندی نے کہا لوگوں کے نزدیک درست بات یہ ہے کہ آپ مسجد کے باہر دفن ہوئے.

والحيرة: بالكسر مدينة بقرب الكوفة
والنسبة إليها حيري وحاري أيضا على
غير قياس، وكأنهم قلبوا الياء ألفا

وعن أبي جعفر أن قبره جهل
موضعه، وغسله الحسن والحسين
وعبد الله بن جعفر: ذكره الخجندي
وصلى عليه الحسن بن علي وكبر
عليه أربع تكبيرات. قال الخجندي
وقيل: تسعا.

وروى هارون بن سعيد أنه
كان عنده مسك أوصى أن يحنط
به، وقال فضل حنوط رسول الله
صلى الله عليه وسلم. أخرجه البغوي

وعن عائشة رضي الله عنها لما
بلغها موت علي قالت: لتصنع العرب
ما شاءت، فليس لها أحد ينهاها

ذكر تاريخ مقتله

وكان ذلك صبيحة يوم سبع
عشرة من رمضان صبيحة بدر، وقيل
ليلة الجمعة لثلاث عشرة - وقيل لإحدى
عشرة ليلة خلت - وقيل بقيت من
رمضان، وقيل: لثمان عشرة ليلة منه

(اس بارے میں ہماری کتاب "علیؑ ولی"
ملاحظہ فرمائیں) امام حسن علیہ السلام نے
آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں
خجندی نے کہا نو تکبیریں کہیں،

ہارون بن سعید نے کہا، آپ کے پاس
مشک تھی، اور وصیت فرمائی کہ اس سے مجھے
حنوط کیا جائے اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حنوط سے بچ گیا تھا۔

عائشہ کو جب آپ کی موت کا علم ہوا تو
کہنے لگیں کہ
"عرب اب جو چاہیں کریں، اب ان کو کوئی
ٹوکنے والا نہیں ہے"

آپ کے قتل کی تاریخ

۱۷ ماہ رمضان کی صبح کو قتل ہوئے،
بعض نے کہا ۱۳ ماہ رمضان جمعہ کی
رات کو قتل ہوئے، بعض نے کہا ۱۱ کی
رات کو قتل ہوئے، بعض نے ۱۸ ماہ صیام
کی رات تحریر کی ہے سن چالیس تھا۔

سنة أربعين. ذكر ذلك كله ابن عبد البر

(صحیح تاریخ ۱۹ رماہ رمضان ۴۰ھ کو آپ کے سر پر ضرب لگی اور ۲۱ رماہ رمضان ۴۰ھ کو انتقال فرمایا)

ذکر ما ظهر من الآية في بيت المقدس لموت علي

عن ابن شهاب قال: قدمت دمشق وأنا أريد العراق، فأتيت عبد الملك لأسلم عليه، فوجدته في قبة على فرش تفوت القائم، وتحته سماطان فسلمت ثم جلست. فقال لي: يا ابن شهاب، أتعلم ما كان في بيت المقدس صباح قتل علي بن أبي طالب؟ قلت: نعم، قال: فقمت من وراء الناس حتى أتيت خلف القبة وحول إلي وجهه وأحنى علي فقال: ما كان؟ فقلت لم يرفع حجر في بيت المقدس إلا وجد تحته دم فقال: لم يبق أحد يعلم هذا غيري وغيرك فلا يسمعه أحد منك فما حدثت به حتى توفي أخرجه ابن الضحاك في الآحاد والمثاني.

علیؓ کی موت سے بیت المقدس میں معجزہ ظاہر ہوا۔

ابن شہاب نے کہا میں دمشق میں عراق کے جانے کے ارادہ سے آیا، عبد الملک کے پاس سلام کرنے کی غرض سے گیا، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، مجھے کہا شہاب کے فرزند کیا تم کو اس بات کا علم ہے کہ جس صبح کو علی بن ابی طالبؓ قتل ہوئے اس وقت بیت المقدس میں کیا واقعہ پیش آیا؟

عرض کیا ہاں جانتا ہوں، کہا میں لوگوں کے پیچھے چل پڑا، قبہ کے پیچھے آگیا، اس نے میری طرف منہ کر کے کہا کہ پھر کیا ہوا؟ میں نے کہا بیت المقدس کا جو بھی پتھر اٹھایا جاتا تھا، اس کے نیچے سے خون جاری تھا کہا اس بات کو میرے اور آپ کے سوا کوئی نہ جانے، اور کوئی شخص تم سے یہ بات نہ سنے، میں نے اس کی موت تک یہ بات کسی شخص کو نہ بتائی۔

ذكر وصف قاتله بأشقى الآخرين

آپکا قاتل اشقی الآخرین ہے

عن علي عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، أتدري من أشقى الأولين؟ قلت الله ورسوله أعلم، قال: قاتلك. أخرجه أحمد في المناقب، وأخرجه ابن الضحاك

وقال في أشقى الآخرين الذي يضربك على هذه فيبل منها هذه. وأخذ بلحيته

وعن صهيب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي، من أشقى الأولين يا علي؟ قال: الذي عقر ناقة صالح. قال صدقت. فمن أشقى الآخرين؟ قال الله ورسوله أعلم قال أشقى الآخرين الذي يضربك على هذه. وأشار إلى يافوخه فكان علي يقول لأهله: والله لوددت أن لو انبعث أشقاها أخرجه أبو حاتم والملاء في سيرته

وعن ابن سبع قال: سمعت عليا على المنبر يقول ما ينتظر أشقاها؟ عهد إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم لتخضبن هذه من هذا. وأشار إلى لحيته ورأسه فقالوا: يا أمير المؤمنين، خبرنا من هو

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یا علیؑ! کیا تم جانتے ہو اولین میں سب سے زیادہ بدبخت کون شخص ہے؟ عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اس بات کو بہتر جانتے ہیں، فرمایا وہ تمہارا قاتل ہے، فرمایا آخرین میں بدبخت وہ ہے جو تجھے اس سے تھوڑا سا پہلے ضرب لگائیگا۔ آپ نے آپ کی داڑھی کو پکڑا،

صہیب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ! اولین میں زیادہ بدبخت کون ہے؟ کہا یہ وہ شخص ہے جس نے صالح کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں، فرمایا تم نے سچ کہا، فرمایا آخرین میں زیادہ بدبخت کون ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ وہ شخص ہے جو اس پر ضرب لگائے گا۔ آنحضرتؐ نے آپ کے سر کی طرف اشارہ کیا، علیؑ اپنے گھر والوں سے فرمایا کرتے تھے، خدا کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس امت کا بدبخت آدمی کھڑا ہو جائے (مجھے شہید کر دے)

حتى نبتدره. فقال: أنشد الله رجلا قتل بي غير قاتلي. أخرجه المحاملي

ابن سبع نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدبخت کو کس چیز کا انتظار ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اس سے خضاب ہو گی، آپ نے اپنی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے عرض کیا یا امیر المومنین! ایسے شخص سے آگاہ فرمایئے ہم اس کو ہلاک کر دیں۔ فرمایا میں ایسے شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو میری وجہ سے میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے۔

ذكر وصيته

روى أنه لما ضربه ابن ملجم أوصى إلى الحسن والحسين وصية طويلة في آخرها يا بني عبد المطلب لا تخوضوا دماء المسلمين خوضا. تقولون قتل أمير المؤمنين. ألا لا تقتلن بي إلا قاتلي. انظروا، إذا أنا مت من ضربته هذه فاضربوه ضربة ولا تمثلوا به. فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إياكم والمثلة ولو بالكلب العقور. أخرجه الفضائلي

وعن هثيم مولى الفضل قال: لما قتل ابن ملجم عليا قال للحسن والحسين

آپ کی وصیت

روایت ہے کہ جب آپ کو ابن ملجم نے ضرب لگائی تو آپ نے امام حسنؑ اور حسینؑ کو ایک لمبی وصیت فرمائی جس کے آخر میں فرمایا "اے اولادِ عبد المطلب مسلمانوں کا خون نہ بہانا، میرے قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کرنا، اچھی طرح جان لو، اگر میں اس ضرب سے مر جاؤں تو ابن ملجم کو صرف ایک ضرب لگانا اور اس کا ناک اور کان نہ کاٹنا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ تمہیں ناک اور کان کاٹنے سے بچنا چاہیئے، اگرچہ باؤلا

عزمت عليكم لما حبستم الرجل، فان مت فاقتلوه، ولا تمثلوا به فلما مات قام اليه حسين ومحمد وقطعاه وحرقاه ونهاهم الحسن أخرجه الضحاك في الآحاد والمثاني

گنا ہی کیوں نہ، ہیثم کے غلام فضل نے کہا جب ابن ملجم نے علیؑ کو قتل کیا، تو حضرتؑ نے حسنؑ اور حسینؑ سے فرمایا جب اس شخص کو قید کر لو تو میں تمہیں قسم دیتا ہوں اگر میں مر جاؤں تو اس کو قتل کر دینا اس کا مثلہ نہ کرنا، جب حضرتؑ فوت ہوئے تو حسینؑ اور محمدؒ نے ابن ملجم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور اس کو جلا دیا، حسنؑ نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا۔

ذكر سنه يوم مات ومدة خلافته

واختلف في ذلك، فقيل: سنة وسبع خمسون، وقيل: ثمان وخمسون وقيل ثلاث وستون، وقيل خمس وستون، وقيل ثمان وستون ذكره أبو عمر وغيره

وذكر أبو بكر أحمد بن الدارع في كتاب (مواليد أهل البيت) أن سنه خمس وستون، ولم يذكر وغيره صحب النبي صلى الله عليه وسلم منها بمكة ثلاث عشرة سنة، وعمره إذ ذاك اثنا عشرة سنة. ثم هاجر فصحبه بالمدينة عشر سنين وعاش بعده ثلاثين سنة

موت کے وقت آپکی عمر اور مدت خلافت

اس میں اختلاف ہے کہ موت کے وقت آپکی عمر کیا تھی، بعض نے کہا ۵۷ سال تھی بعض نے ۵۸ سال بعض نے ۶۳، بعض نے ۶۵ سال اور بعض نے ۶۸ سال بیان کی ہے، کتاب موالید اہل البیت میں تحریر ہے کہ موت کے وقت آپکی عمر ۶۵ سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ مکہ میں ۱۳ سال رہے، اس وقت آپ کی عمر ۱۲ سال تھی، ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو رسول اللہ کیساتھ دس سال رہے اور رسول اللہ صلعم کے انتقال کے بعد ۳۰ سال زندہ رہے

الفصل الثاني عشر في ذكر ولده

وكان له من الولد أربعة عشر ذكر

أو ثمان عشرة أنثى

ذكر الذكور

الحسن والحسين، وقد استوعبنا
ذكرهما في مناقب ذوي القربى ولهما عقب
ومحسن، مات صغيرا، أمهم فاطمة بنت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها
ومحمد الأكبر، أمه خولة بنت اياس
بن جعفر الحنفية. ذكره الدارقطني
وغيره. وقال: وأختها لأمه، عوانة بنت
أبي مكمل الغفارية، وقيل: بل كانت أمه
من سبي اليمامة فصارت إلى علي، وأنها كانت
أمة لبني حنفة سنديه سوداء، ولم تكن
من أنفسهم، وقيل: إن أبا بكر أعطى عليا
الحنفية أم محمد من سبي بني حنيفة نفرجه
بن اليمان، وعبد الله. قتله المختار. وأبو بكر
قتل مع الحسين، أمهما ليلى بنت معوذ بن
خالد النهشلي، وهي التي تزوجها عبد الله
بن جعفر، خلف عليها بعد عمه، جمع بين
زوجة علي وابنته، فولدت له صالحا وأم

حضرت کی اولادِ نرینہ کا ذکر

۱۷ فرزند

۱، امام حسنؓ (۲) امام حسینؓ ان دونوں حضرات
کی اولادیں ہوئیں ۳، محسن بچپن میں فوت
ہوگئے۔ ان حضرات کی والدہ فاطمہؓ بنت رسول
اللہ صلعم ہیں۔ ۴، محمد اکبر جس کی والدہ خولہ بنت
ایاس بن جعفر حنفیہ ہیں۔ (اس بات کو دارقطنی
وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔) آپ کی مادری بہن عوانہ
بنت ابو مکمل غفاریہ ہیں۔ بعض نے کہا ہے بلکہ
آپ کی ماں یمامہ کی قیدیوں میں سے تھیں جو
علیؓ کے عقد میں آئی۔ جو بنو حنیفہ سندیہ سوداء
کی لونڈی تھیں، بعض نے کہا کہ ابوبکر نے علیؓ
کو حنیفہ دی تھی جو محمد کی ماں ہیں۔ جو بنو حنیفہ کی
قیدیوں میں سے تھی (۵) عبداللہ جس کو مختار
نے قتل کیا (۶) ابوبکر جو امام حسین علیہ السلام
کیساتھ شہید ہوئے۔ ان دونوں کی ماں لیلیٰ
معوذ بن خالد نہشلی تھیں، یہ وہ مستورہ ہیں جن
سے عبداللہ بن جعفر نے اپنے چچا کے انتقال
کے بعد شادی کی، علیؓ کی زوجہ اور آپ کی بیٹی
بیک وقت آپ کے عقد میں تھیں۔ (۷) عباس
الاکبر (۸) عثمان (۹) جعفر (۱۰) عبداللہ امام
حسینؓ کیساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔ ان کی ماں

ابنها أم محمد بني عبد الله بن جعفر، فهم
إخوة عبد الله وأبي بكر ابني علي لأمهما
ذكره الدارقطني والعباس الأكبر. و،
عثمان. و. جعفر. و. عبد الله. قتلوا مع
الحسين أيضاً. أمهم أم البنين بنت حزام
بن خالد الوحيدية ثم الكلابية. و،
محمد الأصغر. قتل مع الحسين أيضاً أمه
أم ولد. ويحيى. وعون أمهما أسماء بنت
عميس. فهما أخوا بني جعفر بن أبي طالب
وأخوا محمد ابن أبي بكر لأمهم. وعمر الأكبر
أمه أم حبيب الصهباء التغلبية. سبية
سباها خالد في الردة فاشتراها علي. ومحمد
الأوسط، أمه بنت أبي العاص

ام البنین بنت حزام بن خالد وحیدیہ ثم کلابیہ
(۱۱) محمد اصغر حسینؑ کیساتھ شہید ہوئے آپ کی
والدہ ام ولد ہے (۱۲) یحییٰ (۱۳) عون، دونوں
کی ماں اسماء بنت عمیس ہیں (۱۴) عمر الاکبر آپ
کی والدہ ام حبیب صہباء تغلبیہ ہیں، جو
لونڈی تھیں، ان کو جنگ ردہ میں خالد نے
گرفتار کیا تھا حضرت علیؓ نے اس کو خریدا تھا
محمد اوسط جن کی ماں ابو العاص کی بیٹی ہیں۔

ذكر الإناث

أم كلثوم الكبرى. و. زينب الكبرى
شقيقتا الحسن والحسين. و. رقية. شقيقة عمر
الأكبر. و. أم الحسن. و. رملة الكبرى
أمهما أم سعد بنت عروة بن مسعود الثقفي و
أم هانئ. وميمونة. و. رملة الصغرى
و. زينب الصغرى. و. أم كلثوم الصغرى
و. فاطمة. و. أمامة. وخديجة. و. أم
الكرام. و. أم سلمة. و. أم جعفر. و

حضرت کی لڑکیاں

۱۸ بیٹیاں

(۱) ام کلثوم کبریٰ (۲) زینب کبریٰ، امام حسنؑ
اور حسینؑ کی حقیقی بہنیں (۳) رقیہ عمر اکبر کی
حقیقی بہن (۴) ام الحسن (۵) رملۃ الکبریٰ
دونوں کی والدہ ام سعد بنت عروہ بن مسعود
ثقفی ہے (۶) ام ہانی (۷) میمونہ (۸) رملۃ
الصغریٰ (۹) زینب الصغریٰ (۱۰) ام کلثوم
صغریٰ (۱۱) فاطمہ (۱۲) امامہ (۱۳) خدیجہ (۱۴)

حـ ... ونقية. لأمهات أولاد شتى. ذكر
ها ابن قتيبة وصاحب الصفوة

وعقبه من الحسن والحسين ومحمد بن
الحنفية وعمر والعباس

وتزوج بنات علي بنو عقيل وبنو العباس
ماخلا زينب بنت فاطمة كانت تحت عبد الله
بن جعفر، وأم كلثوم بنت فاطمة كانت تحت
عمر بن الخطاب، فمات عنها، فتزوجها بعده
محمد بن جعفر بن أبي طالب. فمات عنها فتزو
جها بعده عون بن جعفر بن أبي طالب. فمات
عنده، وأم حسن تزوجها جعفر بن هبيرة
المخزومي، وفاطمة تزوجها سعد بن الأسود
من بني الحارث. والله أعلم

ام الکرام (۱۵) ام سلمہ (۱۶) ام جعفر (۱۷)
جمانہ (۱۸) نقیہ، حضرتؑ کی لونڈیوں سے مختلف
اولادیں تھیں۔

مندرجہ ذیل فرزندوں سے آپ کا سلسلہ
نسب چلا، امام حسنؑ، امام حسینؑ، محمد بن حنیفہ،
عمر اور عباس، علیؑ کی بیٹیوں کی شادی عقیل اور
عباس کے بیٹوں سے ہوئی۔ زینب بنت
فاطمہؑ کی شادی عبداللہ بن جعفر سے ہوئی۔ ام
کلثوم کی شادی محمد بن جعفر سے ہوئی۔ محمدؒ کی
موت کے بعد عون بن جعفر بن ابی طالب سے
شادی کی، ام حسنؑ سے جعفر بن ہبیرہ مخزومی
نے اور فاطمہؑ سے سعد بن اسود نے جو جس کا تعلق
بنی حارث سے تھا، شادی کی۔"

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
صلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

حررہ

محمد شریف عفی اللہ عنہ
۸۵۔ شمس آباد کالونی، ملتان، پاکستان
۱۲ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۰ر اگست ۱۹۷۸ء

صحت نامہ

غلط	درست	صفحہ	سطر
بن	بنت	۸	۱
فجندی اور سجلینی	جندی اور سلفی	〃	۸
طا	طائی	〃	۱۰
حبیب مری	حبیب بن مری	۹	۱۷
اپنی	آپکی	۱۰	۲۰
کر دیا کہو	کر دیا، کہا: کہو	۱۲	۱۹
ابو تراب پر ہے	ابو تراب پر	۱۲	۹
فجندی	جندی	۱۴	۹
رواسے	اسے	۱۵	۱۱
ایک	×	〃	۱۷
میں علیؑ	میں نے علیؑ	〃	۱۹
اگر	آپ کے	۱۶	۹
ریش	ریش	۱۶	۱۵
شبی	شبی	〃	۱۶
آپ کا لڑکا	آپ کا ایک لڑکا	۱۹	۱۰
اسے	×	۲۰	۱۳
اول المومنین	اول المسلمین	〃	۱۴
راوی	مروی	۲۱	۱
پہلے لایا	پہلے اسلام لایا	〃	۷
سلیمان	سلمان	〃	۱۲
نقول	منقول	〃	۱۵
اس شخص	اس شخص سے	۲۴	۲۰
کے ساتھ	×	۲۵	〃
اقائم	اقام	۲۷	۷
کے علیؑ	کے بعد علیؑ	۲۷	۸
پلنے والے	پالنے والے	۲۹	۲
تشریف	تشریف لائے	۳۰	۱
پاس شخص	پاس اس شخص	۳۱	۲۰
طازمت	ملازمت	۳۱	۱۸
بھیج جو تمہارے اور جو	بھیج جو تمہارے اور	۳۱	۱۹
جنگلوں	جنگوں	۳۳	۱
علی گالیاں	علیؑ کو گالیاں	۳۴	۱۴
میرے بعد	تیرے بعد	۳۹	۲
بعض	بغض	۴۵	۵
بعض	بغض	۴۵	۱۳
تم تمہارا بھائی ہو	میں تمہارا بھائی	۵۰	۳
بات کے تیار	بات کیلئے تیار	۵۱	۱۴
ہاتھ پر مارا	ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا	〃	۲۰
عبداللہ بن عمر	عمر بن عبداللہ	۵۲	۱۳
حدیث	سے	۵۷	۱
مدت	موت	〃	۴،۶
حضرت نے	حضرت عمر نے	[illegible]	۱۱
عن	عنہ	〃	۳
جہنم کو پل صراط کو	پل صراط کو جہنم پر	۶۳	۱۶
انہ	جعرانہ	۶۶	۲۰
نبی	بن کر	۶۷	۲۰
انہ	جعرانہ	۶۸	۱۱
سورۂ برأت	سورۂ برأت کی	۶۹	۲۴
طر المجلین	غر المحجلین	۷۳	۵
غر المجلیں	غر المحجلین	〃	۱۴
آنحضرت کی	×	۷۵	۴
ایک	آپ	〃	۱۷
ان کو	تو	۷۶	۶
دوست علی کو	دوست کو	۷۷	۱۹
گھوڑا	کہا، گھوڑا	۸۰	۶
فرمایا	فرمایا، ہاں	〃	۲۲
مرددکی	مردود سے	۸۱	۷
ریجھ	ابجھ	۸۲	۷
اپنی	آپکی	۸۴	۱۴
اس ارحام کو دلایا	اس نے ارحام کو ملایا	۸۷	۱
مجھے نے	مجھے اللہ نے	〃	۲۲
نصب	نسب	〃	۵
تم دونوں کو	تم دونوں سے	۸۸	۲۳
جس سے	جس کے ہاتھ پہ	۹۰	۶
جائیں	جائیں فرمایا	〃	۲۰
ٹکرے	ٹکڑے	۹۵	۳
نیزہ لگا	نیزہ لگاتا	〃	۱۰
کل	فرمایا کل	۹۶	۱۳
طرف	طرف بھیجا	۹۸	۲
آشوب چشم	آشوب چشم میں	۹۸	۱۲
خصوصیات	خصوصیت	۱۰۰	۱۵
کو ذیل	اس کو ذلیل	۱۰۲	۱۷
نے	نے فرمایا	۱۰۳	۵
ان	×	〃	۸
کمرے	خیمے	〃	۱۳
جوڑ کو	جن کی	〃	۱۵
لگایا	میری آنکھوں میں لگایا	۱۰۴	۷
اور مجھے	جب مجھے	〃	۱۲
ایسا شخص	ایسا شخص جلد	۱۰۶	۴
نعمر	معمر	۱۰۹	۹
نازل پر	نازل ہونے پر	۱۱۱	۸
عمر نے فرمایا	عمر نے عرض کیا	〃	۱۰
ماسوائے علی	×	۱۱۲	۱۸
رسول اللہ	رسول اللہ نے	۱۱۳	۲
کے حکم ارشاد	×	〃	۳،۴
عمر	×	〃	۲۴
میں ہزار	میں نے ہزار	۱۱۵	۱۳
بڑھ	بڑھے	۱۱۶	۷
تنفس	متنفس	۱۱۸	۱۳،۱۶
دریافت	دریافت کرو	۱۲۱	۱۵
لور	لوار	۱۲۳	۱۵
نہ ہوا	ہوا	۱۲۷	۵
عمر علیہ السلام	علی علیہ السلام	۱۳۱	۹
ہدایت	ایت	۱۳۲	۲۱
کے	کے پاس	۱۳۵	۱۶
سب	بہت	۱۳۷	۹
مانتے	اس نے مانتے	۱۳۶	۹
دیت	ایت	[illegible]	۱
دیت کو دوسری دیت	آیت کو دوسری آیت	〃	۶
اکھاڑ کیا	اکھاڑ دیا	۱۴۲	۱۷
حاکم نے علی	حاکم نے کہا	〃	۱۰
سے پہلے قیامت میں حساب ہوگا	سب سے پہلے قیامت میں حساب لیا جائیگا	۱۴۴	۶

غلط	درست	صفحہ	سطر
لوا راحمد کے	لوا حمد آپ	۱۴۹	۵
صی	حیٔ	۱۵۱	۱
صہ	طرح	۱۵۲	۴
تم نے	تم یہ	۱۵۳	۱۲
طوال نے	طوال میں	″	۱۴
اپنی	آپ کی	۱۵۴	۷
نے محمدؐ	نے کہا محمدؐ	۱۵۵	۱۰
بابغر	نابغر	″	۱۴
دلی	دلی اللہ	۱۶۰	۱
ہوئی	کی	۱۶۱	۴
[illegible]	[illegible]	۱۶۳	۱۰
جاجنتی	جنتی	۱۶۵	۱۷
اس امت	آپ اس امت کے	۱۶۶	۱۰
کو تفسیر	کی تفسیر	″	۱۶
ذوالقرنین	ذوالقرنین نے	″	″
طبر	×	۱۶۹	۳
کا	اس کا	۱۷۲	۱۳

غلط	درست	صفحہ	سطر
صرار	ضرار	۱۷۳	۱۰
اگر	اگر بیان	″	۱۳
مساکین	قوی	۱۷۴	۹
صاحب نقل	صاحب فضل	۱۷۵	۷
میں حضرت	میں نے حضرت علیؑ	۱۷۷	۹
صحبت	محبت	۱۷۸	۶،۸
رکھا	رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا	″	۱۲
دلوں	دونوں	″	۱۴
گا	بغض رکھے گا	۱۷۹	۵
قطعی	×	۱۸۰	۶
ہے	نے	″	۱۱
منفاقین	منافقین	″	۱۷
ہے	ہے جس طرح آگ لکڑی کو	۱۸۱	۱۰
صعبت	محبت	۱۸۲	۲
سنا	سنائی	۱۸۳	۵
توشرہ	توشرہ	۱۸۴	۱۰

غلط	درست	صفحہ	سطر
بوجھ	بوجھ ختم	۱۸۴	۱۶
نیکر	نکیر	۱۸۵	۶
دیا	×	۱۸۹	۱۴
طرف	طرف دیکھتے رہتے	۱۹۵	۴
پاس	پاس سے گئے	۱۹۶	۱۷
ہو	ہو کہا	۱۹۷	۷
آپ	آپ کو	۲۰۰	۱
ابوہرا	ابوالزہرار	۲۰۱	۱
حعفری	حضرمی	″	۱۰
عرب	عرب سعید	۲۰۲	۱۶
بعلام	کلام	۲۰۴	۳
اب	مفتوقضی	۲۰۵	۱۵
محمد بن جعفر	جعفر بن محمد	۲۱۷	۷
الجر	ابوالجر	۲۲۳	۱۱
کرے گا	کرے گی	۲۴۶	۶
رقم کا	تو	۲۹۵	۱۳

فوق بلگرامی کی اہم تصانیف

اسوۃ الرسول (اول)　　سراج المبین فی تاریخ امیر المومنین

اسوۃ الرسول (دوئم)　　ذبح عظیم

اسوۃ الرسول سوئم)　　ماثر الباقریہ

اسوۃ الرسول (چہارم)　　آثار جعفریہ

الزہراءؑ　　در مقصود

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان





۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنی





NOT FOR COMMERCIAL USE

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

www.ziaraat.com

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com